e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

حج 2025: سعودی حکومت نے 291 ہندوستانی بچوں کی درخواستیں کیں نامنظور

ریاض/نئی دہلی ۔(ایجنسی) سعودی عرب میں حج 2025 کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ 4 جون سے شروع ہونے والے حج کے لیے دنیا بھر سے مسلمان یکم اپریل سے ہی سعودی عرب پہنچنے لگے ہیں۔اب تک بچے، خواتین، بوڑھے سبھی حج کی سعادت حاصل کرتے آئے ہیں،لیکن اس بار حج کے قوانین میں کچھ تبدیلیاں کردی گئی ہیں۔جس کی وجہ سے ہندوستان کے 291 بچوں کو حج کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔واضح ہو کہ سعودی عرب نے حج 2025 کے لیے قوانین میں کئی تبدیلیاں کی ہیں۔نئے قوانین کے مطابق اس بار 12 سال تک کے عمر کے بچے کو حج کرنے جانے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے 291 بچوں کو بھی اس بار حج کی سعادت سے محروم ہونا پڑے گا۔

وقف قانون کے خلاف سی پی آئی اور تمل اداکار وجئے کی پارٹی نے بھی داخل کی عرضی، سماعت 16 اپریل کو

نئی دہلی۔وقف قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں داخل کی جارہی عرضیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اب کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) اور تمل ناڈو کی علاقائی پارٹی تمل گا ویٹی کشگم (ٹی وی کے) نے بھی اس قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی داخل کردی ہے۔دونوں پارٹیوں نے اس قانون کو اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزی اور آئین کے سیکولر جذبہ کے خلاف بتایا۔اتوار کو سی پی آئی کی طرف سے پارٹی کے جنرل سکریٹری ڈی راجہ نے سپریم کورٹ میں ایک تحریری عرضی داخل کی۔عرضی میں انہوں نے موقف پیش کیا ہے کہ یہ ترمیم آئین کی دفعہ 14 (مساوات کا حق)، دفعہ 25 (مذہبی آزادی کا حق) اور دفعہ 26 (مذہبی اداروں کو آزادی) کی خلاف ورزی ہے۔عرضی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس قانون کے تحت وقف جائیداد کا انتظام اب سیاسی مداخلت کا شکار ہوسکتا ہے۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 191 Tuesday , April 15 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۱۹۱) لکھنؤ، بروز منگل ۱۵-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۶/شوال المکرم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

وقف ترمیمی قانون: مسلم پرسنل لا بورڈ کی مسلم نوجوانوں سے پُرامن اور قانون کے دائرے میں رہ کر مظاہرے کی اپیل

نئی دہلی۔وقف ترمیمی قانون کے خلاف پورے ملک میں مظاہروں کا دور جاری ہے۔ایسے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پُرامن طریقے سے مظاہرے کریں۔ساتھ ہی بورڈ کی جانب سے مغربی بنگال میں پولیس پر یہ سنگین الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے 3 مسلم نوجوانوں کی جان لے لی ہے۔ بورڈ نے نوجوانوں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے افسران سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کہا کہ ”مرشدآباد میں ایک احتجاج کے دوران پولیس کی بربریت نے 3 مسلم نوجوانوں کی جان لے لی ہے، جس کی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ سخت مذمت کرتا ہے اور مغربی بنگال حکومت سے قصوروار افسران کے خلاف سخت کارروائی کرنے اور متاثرین کے اہل خانہ کو 25 لاکھ روپے کا معاوضہ دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ساتھ ہی پولیس سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی احتجاج سے نمٹنے میں انتہائی تحمل سے کام لیں۔“بورڈ نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ ”مرکزی حکومت کی جانب سے وقف ایکٹ میں کی گئی من مانی، متنازعہ، امتیازی ترامیم سے حقیقت میں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے، جو ملک کے مختلف حصوں میں احتجاج اور مظاہرے کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔ہم ذمہ دار بورڈ مسلمانوں، خاص طور سے اپنی نئی نسل کے جذبات کی قدر کرتے ہیں، لیکن ان سے اپیل کرتے ہیں کہ عجلت پسندی میں اپنے صبر و تحمل کو نہ کھوئیں۔“ بورڈ نے نوجوانوں سے یہ بھی کہا کہ ”ساتھ ہی ایسی ریاستوں میں مظاہرے کرنے سے بچیں جہاں کے حالات حکومتی طور پر مسلمانوں کے حق میں نہ ہوں۔انہیں کوئی بھی سرگرمی صرف بورڈ یا کسی ذمہ دار فریق کی نگرانی میں ہی کرنی چاہیے۔وہ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ بدنیتی پر مبنی عناصر ان کے ساتھ شامل ہوسکتے ہیں۔“ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے مسلمانوں سے پُرامن مظاہرے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ”مسلم نوجوان انتشار اور بدامنی نہ پھیلائیں۔مظاہرے کے دوران کوئی اشتعال انگیز نعرے نہ لگائیں۔ یاد رکھیں، ہماری کامیابی اسی میں مضمر ہے کہ پوری تحریک پُرامن اور قانون کے دائرے میں ہوں۔ہم یہ یقینی بنانے کی کوشش کریں کہ ہمارے ملک کے بھائی-بہن بڑی تعداد میں ہمیشہ ہمارے پروگراموں اور ہماری صفوں میں موجود رہیں۔“ ساتھ ہی بورڈ نے کہا کہ ”ہم اس مسئلہ کو ہندو-مسلم کا مسئلہ نہیں مانتے ہیں۔اللہ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط رکھیں، اس پر بھروسہ رکھیں اور اس سے مدد طلب کرتے رہیں۔اگر ہم پُرامن طریقے سے اور قانون کے دائرے میں رہ کر مظاہرہ کریں گے تو ان شاءاللہ کامیابی ضرور ملے گی۔“

سعودی عرب نے حج 2025 کے لیے گائیڈ لائن جاری کی چھوٹی سی غلطی بھی آپ کو بھاری پڑ جائے گی

نئی دہلی: سعودی عرب کی وزارت داخلہ حجاج کرام کے لیے مسلسل نئے قوانین جاری کر رہی ہے۔ دریں اثناء سعودی عرب کی حکومت نے ایک بار پھر نئے قوانین جاری کردیے ہیں۔ نئے قوانین کے مطابق 12 سال سے کم عمر کے بچوں کو حج کے لیے ویزا نہیں دیا جائے گا۔اس کے علاوہ سعودی حکومت نے حج سے قبل عمرہ کرنے والوں کے لیے بھی نئے قوانین نافذ کیے ہیں۔اس کے مطابق اب عمرہ کے لیے سعودی عرب میں داخلے کی اجازت 13 اپریل تک ہوگی تاہم عمرہ کرنے والوں کو 29 اپریل تک واپس آنا ہوگا۔سعودی عرب کی وزارت داخلہ نے خبردار کیا ہے کہ اس تاریخ تک واپس نہ آنا قواعد کی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا۔رپورٹ کے مطابق ملک کے دیگر حصوں میں مقیم غیر ملکی باشندوں کو بھی مکہ میں داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک کہ وہ مناسب اجازت نامے حاصل نہ کرلیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اجازت نامے کے بغیر داخل ہونے کی کوشش کرنے والوں کو شمیسی یا دیگر چوکیوں کے ذریعے واپس بھیج دیا جائے گا۔وزارت نے 29 اپریل سے 10 جون 2025 تک نسخ پلیٹ فارم کے ذریعے عمرہ پرمٹ کے اجراء پر پابندی کا بھی اعلان کیا ہے۔

جسٹس بھوشن گوائی ہوں گے ہندوستان کے اگلے چیف جسٹس

نئی دہلی ۔(یو این آئی) چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سنجیو کھنہ 13 مئی کو ریٹائر ہو رہے ہیں، جن کے بعد سپریم کورٹ کے سینئر ترین جج جسٹس بھوشن گوائی کو چیف جسٹس آف انڈیا کے عہدے پر فائز کیا جائے گا۔ وہ ملک کے 52ویں چیف جسٹس ہوں گے جسٹس بھوشن گوائی اس وقت سپریم کورٹ کے سینئر ترین جج ہیں اور انہیں چیف جسٹس کے طور پر مقرر کیے جانے کی سفارش کی گئی ہے۔ وہ ناگپور بار ایسوسی ایشن کے تیسرے رکن ہیں جو ملک کے چیف جسٹس بننے جا رہے ہیں۔ اس سے قبل جسٹس محمد ہدایت اللہ اور جسٹس شرد بوبڈے ناگپور بار ایسوسی ایشن سے چیف جسٹس بن چکے ہیں۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو 14 مئی کو جسٹس بھوشن گوائی کو چیف جسٹس آف انڈیا کے عہدے کا حلف دلائیں گی۔ بھوشن گوائی کا تعلق امبیڈکر نظریاتی تحریک کے پس منظر سے ہے۔ ان کے والد رام کرشن گوائی امبیڈکر نظریاتی تحریک کے سرگرم رہنما تھے، جو راجیہ سبھا کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ رام کرشن گوائی کیرالہ اور بہار کے گورنر کے عہدے پر بھی فائز رہے ہیں۔ بھوشن گوائی کی پیدائش امراوتی میں ہوئی۔ انہوں نے ناگپور یونیورسٹی سے آرٹس میں گریجویشن کرنے کے بعد قانون کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے 1985 میں ناگپور بار ایسوسی ایشن سے اپنے پیشہ ورانہ سفر کا آغاز کیا اور 1987 سے 1990 تک بامبے ہائی کورٹ میں آزادانہ طور پر وکالت کی۔ انہوں نے بمبئی ہائی کورٹ، ناگپور، اورنگ آباد اور پنجی بنچوں میں بطور جج خدمات انجام دی ہیں۔ وہ 2003 میں بمبئی ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج بنے اور 2005 میں انہیں مستقل جج مقرر کیا گیا۔ ان کی سفارش 2019 میں سپریم کورٹ کے جج کے طور پر کی گئی۔

ہلدوانی میں دوسرے دن چار مدارس سیل

نینی تال (یو این آئی) اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں غیر قانونی طور پر چلنے والے مدارس کے خلاف مہم پیر کو دوسرے دن بھی جاری رہی اور چار مدارس کو سیل کر دیا گیا۔ ضلع انتظامیہ کی جانب سے پیر کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وویک کمار رائے کی قیادت میں ایک مہم چلائی گئی۔ دو روز میں 17 مدارس کو سیل کر دیا گیا ہے جبکہ ایک پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ کل یعنی اتوار کو 13 مدارس کو سیل کیا گیا تھا۔ مسٹر رائے کے مطابق نینی تال ضلع میں اب تک 21 غیر رجسٹرڈ مدارس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ ہلدوانی کے علاوہ کالاڈھونگی میں تین مدارس کو بھی ضلع انتظامیہ نے سیل کر دیا ہے۔ آج چلائی گئی مہم کے دوران سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سٹی) پرکاش چندر، سٹی مجسٹریٹ اے پی باجپئی، میونسپل کمشنر ریچا سنگھ، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پریتوش ورما، ریکھا کوہلی، پولیس سرکل آفیسر نتن لوہنی، تحصیلدار منیشا بشٹ، کلدیپ پانڈے، ضلع سوشل ویلفیئر اور پولیس اسٹیشن انچارج وشوناتھ کے ساتھ پولیس فورس کے افسران بھی موجود تھے۔

پی ایم مودی کا وقف قانون کو لے کر کانگریس پر سخت حملہ

اگر وقف اراضی کا صحیح استعمال کیا جاتا تو مسلم نوجوان پنکچر نہ بناتے، کانگریس کسی مسلمان کو پارٹی صدر کیوں نہیں بناتی؟: مودی

پی ایم مودی نے کہا،” کانگریس نے اپنے ووٹ بینک کو خوش کرنے کے لیے 2013 میں وقف ایکٹ میں ترمیم کی تھی۔ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے کانگریس نے بابا صاحب کے آئین کو برباد کیا تھا۔ کانگریس کی نیت مسلمانوں کا بھلا کرنا نہیں ہے۔ کانگریس کا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حصار، ہریانہ: (ایجنسی) بھارت کی شمالی ریاست ہریانہ میں امبیڈکر جینتی پر آج وزیر اعظم نریندر مودی نے وقف بورڈ پر حملہ کیا۔ پی ایم مودی نے وقف کے معاملے پر اپوزیشن پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر وقف املاک کا صحیح استعمال کیا جاتا تو مسلم نوجوانوں کو پنکچر نہیں لگانا پڑتا۔ وزیر اعظم مودی نے اسی وقف قانون کو لے کر کانگریس پر سخت حملہ کیا۔ جس سے پورے ملک میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ کانگریس نے اپنے ووٹ بینک کو خوش کرنے کے لیے 2013 میں وقف ایکٹ میں ترمیم کی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آج امبیڈکر جینتی پر کانگریس کو نشانہ بنایا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ امبیڈکر کی توہین کی ہے۔ امبیڈکر کو نظام سے باہر رکھنے کی سازش کی گئی۔ پی ایم نے کہا، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ انہوں نے امبیڈکر کے ساتھ کیا کیا، جب وہ زندہ تھے، کانگریس نے ان کی توہین کی، انہیں دو بار انتخابات میں شکست ہوئی۔ ساتھ ہی پی ایم مودی نے وقف کے معاملے پر اپوزیشن پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر وقف املاک کا صحیح استعمال کیا جاتا تو مسلم نوجوانوں کو پنکچر نہیں لگنا پڑتا۔ پی ایم مودی نے مزید کہا کہ اگر کانگریس کو مسلمانوں سے اتنا ہی پیار ہے تو وہ کسی مسلمان کو پارٹی صدر کیوں نہیں بناتی؟ آپ مسلمانوں کو 50 فیصد ٹکٹ کیوں نہیں دیتے؟ کانگریس کا مقصد مسلمانوں کا بھلا کرنا نہیں ہے بلکہ صرف ان کے ووٹ حاصل کرنا ہے۔ نیا وقف ترمیمی قانون نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرے گا بلکہ قبائلیوں کے حقوق کا بھی تحفظ کرے گا۔ حصار میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ ملک بھر میں وقف کے نام پر لاکھوں ہیکٹر زمین موجود ہے۔ یہ زمین بے سہارا عورتوں اور بچوں کو فائدہ پہنچانے والی تھی۔ اگر آج اسے ایمانداری سے استعمال کیا جاتا تو مسلم نوجوانوں کو پنکچر بنانے اور سائیکلوں کی مرمت میں اپنی زندگیاں نہ گزارنی پڑتی۔ لیکن اس کا فائدہ صرف مٹھی بھر لینڈ مافیا کو ہوا ہے۔ پسماندہ مسلم کمیونٹی کو کوئی فائدہ نہیں ملا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ مختلف علاقوں میں بیٹھے لینڈ مافیا نے وقف کو خوب لوٹا۔ وہ دلتوں، پسماندہ طبقات، قبائلیوں اور بیوہ خواتین کی زمین لوٹ رہے ہیں۔ سینکڑوں بیوہ مسلم خواتین نے حکومت ہند کو خطوط لکھے جس کے بعد وقف ایکٹ کا مسئلہ سامنے آیا۔ ہم نے ایک کام کیا ہے جو بہت ذمہ دارانہ ہے۔ اب نئے وقف قانون کے تحت وقف بورڈ ہندوستان کے کسی کونے میں قبائلیوں کی زمین کو ہاتھ نہیں لگا سکے گا۔

انہوں نے کہا،” کانگریس نے اپنے ووٹ بینک کو خوش کرنے کے لیے 2013 میں وقف ایکٹ میں ترمیم کی تھی۔ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے کانگریس نے بابا صاحب کے آئین کو برباد کیا تھا۔ کانگریس کی نیت مسلمانوں کا بھلا کرنا نہیں ہے۔ کانگریس کا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وزیر اعظم مودی نے یہ بات آج امبیڈکر جینتی پر حصار میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ امبیڈکر کی توہین کی، امبیڈکر کو نظام سے باہر رکھنے کی سازش کی گئی۔ بابا صاحب برابری کے حق میں تھے لیکن کانگریس نے ووٹ بینک کی سیاست کا وائرس پورے ملک میں پھیلا دیا۔ کانگریس نے اقتدار حاصل کرنے کے لیے ہمارے مقدس آئین کو ہتھیار بنا دیا۔ جب بھی کانگریس کو اقتدار کے بحران کا سامنا ہوا، انہوں نے آئین کو کچل دیا۔ کانگریس نے ایمرجنسی کے دوران آئین کی روح کو کچل دیا تاکہ وہ کسی طرح اقتدار کو برقرار رکھ سکے۔

وزیر اعظم یہاں ہوائی اڈے کی نئی ٹرمنل عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے اور حصار سے اجودھیا کے لیے پہلی پرواز کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کرنے کے موقع پر بول رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہریانہ کی یہ مقدس سرزمین جو بھگوان شری کرشن اور مہابھارت کے زمانے سے جڑی ہوئی ہے، اب براہ راست شری رام کی مقدس سرزمین اجودھیا سے جڑ گئی ہے۔ انہوں نے اسے نہ صرف فضائی رابطے بلکہ عقیدہ، ثقافت اور قومی اتحاد کی علامت قرار دیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ یہ وہ ہندوستان ہے جو ہوائی چپل پہننے والوں کو بھی ہوائی جہاز میں بیٹھانے کا خواب لے کر چلا تھا اور اب اسے پورا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حصار جیسے شہر اب ملک کے ان مذہبی اور ثقافتی مراکز سے براہ راست جڑے ہوئے ہیں، جہاں پہلے پہنچنے میں کئی دن لگتے تھے۔

سلمان خان کو پھر جان سے مارنے کی دھمکی

ممبئی ۔سلمان خان کو ایک بار پھر دھمکی ملی ہے۔

اطلاع کے مطابق ایک نامعلوم شخص نے سلمان خان کی کار کو اڑانے کی دھمکی دی ہے۔ اس سلسلے میں پولیس نے معاملہ درج کرلیا ہے۔ فی الحال دھمکی دینے والے شخص کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔اس سے پہلے گینگسٹر لارنس بشنوئی کی طرف سے مبینہ طور پر کئی بار سلمان خان کو دھمکی دی جاچکی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ممبئی محکمہ ٹرانسپورٹ کے وہاٹس ایپ نمبر پر ایک میسج آیا تھا۔ اس پیغام میں سلمان خان کو گھر میں گھس کر جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ ساتھ ہی ان کی کار کو بھی بم سے اڑا دینے کی بات میسج میں لکھی ہوئی ہے۔ ورلی پولیس اسٹیشن میں نامعلوم شخص کے خلاف معاملہ درج کرلیا گیا ہے۔ پولیس نے دھمکی بھرے پیغام کی جانچ بھی شروع کردی ہے۔ واضح رہے کہ بشنوئی گینگ کی طرف سے مبینہ طور پر سیاہ ہرن کو مارنے کے معاملے پر سلمان خان کو کئی مرتبہ دھمکی دی جاچکی ہے۔ سیاہ ہرن قتل معاملہ 1998 کا ہے۔ سال 2024 میں بھی اداکار کو دھمکی ملی تھی جس میں مندر جا کر عوامی طور سے معافی مانگنے یا 5 کروڑ روپے دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ 30 اکتوبر کو 2 کروڑ روپے کے تاوان کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی گزشتہ سال سلمان خان کی رہائش پر گولی باری کے معاملے میں کچھ لوگوں کو گرفتار بھی کیا گیا تھا۔

پی این بی گھوٹالے کے ملزم میہول چوکسی بیلجیئم میں گرفتار

نئی دہلی (ایجنسی) مشہور ہیروں کے تاجر 65 سالہ میہول چوکسی، جو 14 ہزار کروڑ بینک فراڈ میں ملوث ہے، کو ہفتے کے روز بیلجیئم کے سکیورٹی اہلکاروں نے گرفتار کیا ہے وہ مشہور ہیروں کی کمپنی گیتانجلی کا مالک ہے اور اس پر یہ الزام ہے کہ وہ پنجاب نیشنل بینک کے اسکیم میں ملوث ہے۔ وہ 2 جنوری 2018 میں ہندوستان سے فرار ہوا تھا ہندوستان کا بیلجیئم کے ساتھ حوالگی کا معاہدہ ہے لہذا سی بی آئی نے بیلجیئم حکومت سے درخواست کی کہ اسے ایجنسی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکے۔ رپورٹ کے مطابق اسے 12 اپریل کو بیلجیئم کے ایک اسپتال سے گرفتار کیا گیا۔ میہول چوکسی اس اسپتال میں زیر علاج تھا۔ جب اس کے خلاف بینک اسکیم کیس میں انکوائری شروع ہوئی تو وہ یہاں سے امریکہ روانہ ہوگیا اور وہاں سے وہ اینٹی گوا منتقل ہوا جہاں اس نے اس ملک کی شہریت اختیار کی۔ میہول چوکسی اس وقت بیلجیئم کی جیل میں ہے، خبروں میں سی بی آئی کے ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے، اس کے خلاف ریڈ کارنر نوٹس جاری کیا تھا۔ تاہم، چوکسی کو امید کہ کہ صحت کی وجوہات کی بنا پر اسے ضمانت اور رہائی مل سکتی ہے کیوں کہ وہ کینسر میں مبتلا ہے۔ یہ کیس، جس نے 2018 میں ہندوستانی بینکنگ سیکٹر کو ہلا کر رکھ دیا تھا، اس میں جعلی لیٹرز آف انڈرٹیکنگ اور غیر ملکی لیٹر آف کریڈٹ شامل تھے، جو مبینہ طور پر بینک افسران کے ساتھ ملی بھگت سے جاری کیے گئے تھے۔ رپورٹس میں مزید کہا گیا کہ چوکسی کی گرفتاری کے دوران مئی 2018 اور جون 2021 میں ممبئی کی ایک عدالت کی طرف سے وارنٹ جاری کیا گیا تھا۔

اتر پردیش ریونیو سرپلس اسٹیٹ بن گیا ہے: سی ایم یوگی

فکی نے سرمایہ کاروں کے لیے ایک مثبت ماحول اور ماحولیاتی نظام بنانے میں حکومت کا ساتھ دیا ہے، قومی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس منعقد

لکھنؤ۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو کہا کہ سال 2017 سے پہلے جو اتر پردیش کبھی اپنے ملازمین کو تنخواہیں دینے کی حالت میں نہیں تھا۔ آج وہ ریونیو سرپلس اسٹیٹ بن چکا ہے۔ فکی کی قومی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے اور ایک صارف اور لیبر مارکیٹ ہے۔ اتر پردیش کی ترقی میں فکی کو ایک اہم شراکت دار بتاتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس تنظیم نے سرمایہ کاروں کے لیے ایک مثبت ماحول اور ماحولیاتی نظام بنانے میں حکومت کا ساتھ دیا ہے۔ بالخصوص سرمایہ کار سمٹ 2018 اور 2023 کو کامیاب بنانے میں فکی کا تعاون قابل ستائش رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش کی صورتحال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آبادی کے لحاظ سے یہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے، اس کے باوجود یہ ایک طویل عرصے سے بیمارو ریاست کے طور پر جانی جاتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے وقت اتر پردیش کی فی کس آمدنی قومی اوسط کے برابر تھی لیکن آہستہ آہستہ کم ہوکر ایک تہائی رہ گئی۔ تاہم، پچھلے آٹھ سالوں میں، اتر پردیش نے غیر معمولی ترقی کی ہے، جس کا ملک اور دنیا نے نوٹس لیا ہے۔ پالیسی سازی میں فکی جیسی تنظیموں کا تعاون اس تبدیلی کی ایک بڑی وجہ رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش اب ایک بیمار ریاست نہیں ہے بلکہ ملک کی سرکردہ معیشتوں میں سے ایک ہے۔ یہ ہندوستان کا گروتھ انجن بن گیا ہے اور ملک کی دوسری سب سے بڑی معیشت بن کر ابھرا ہے۔ ریاست نے اپنی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ایس ڈی پی) اور فی کس آمدنی کو دوگنا کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ مالی چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 2017 میں حکومت کے قیام کے بعد کسانوں کے قرض معافی جیسی تجاویز کے لیے فنڈز کی کمی تھی۔ اس وقت بینکوں سے کوئی تعاون نہیں تھا اور ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے بھی وسائل نہیں تھے۔ لیکن، حکومت نے بجٹ میں 36 ہزار کروڑ روپے کے رساو (لیکیج) کی نشاندہی کی اور اسے ختم کیا۔

حکومتیں ذات پات اور مفاد کی سیاست کو ترک کریں: مایاوتی

لکھنؤ۔(یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے سبھی حکومتوں سے ذات پات و تنگ مفاد کی سیاست کو چھوڑنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ایسا کر کے ہی آئین ساز بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے 'ترقی یافتہ' ہندوستان کے خواب کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

مایاوتی نے پیر کو ڈاکٹر امبیڈکر کو ان کی جینتی کے موقع پر خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد دلتوں، قبائلیوں، پچھڑے طبقات اور دیگر پسماندہ کو بی ایس پی سے جڑ کر امبیڈکر وادی بننے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ سبھی بہوجنوں کے لاکھ دکھوں کی ایک دوا ہے ان کا آپسی اتحاد و ووٹوں کے ذریعہ اقتدار کی ماسٹر کنجی حاصل کرنا۔ اس کے لئے مخالفین کے سبھی ہتھکنڈوں کو بھی ناکام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سبھی حکومتیں ذات وادی و تنگ مفاد کی سیاست وغیرہ کو چھوڑ کر آئین پسند ہندوستانی بنیں تاکہ عوام و ملکی مفاد میں 'ترقی یافتہ ہندوستان' اور مساوی ہندوستان بنانے کا ڈاکٹر امبیڈکر کا سپنا زمین پر پورا ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے کروڑوں بہوجنوں میں غریبی، بے روزگاری، مہنگائی، تعلیم، نقل مکانی، پچھڑے پن کو دور ہونے جیسی زندگی میں تبدیلی کا صحیح فائدہ ملتا ہوا نظر نہیں آرہا ہے۔ ایسے میں آئین کے مفاد عامہ و عوامی بہبود والی ریاست کا قیام کیسے ممکن ہے۔ بی ایس پی صدر نے کہا کہ بی ایس پی کے مساوی، سروجن ہتائے و سروجن سکھائے کی پالیسی و وصول سے ہی عوام و ملکی مفاد ممکن ہے۔

وقف احتجاج: مرشدآباد کے بعد اب بھانگڑ میں شدید جھڑپیں

بھانگڑ: (ایجنسی) وقف ایکٹ کے خلاف مظاہروں کے بیچ تشدد کی وجہ سے ابھی مرشدآباد میں حالات پوری طرح معمول پر نہیں آئے تھے کہ اب جنوبی 24 پرگنہ کے بھانگڑ میں ماحول گرم ہوگیا ہے۔ آج بروز پیر وقف ایکٹ کے خلاف احتجاج کے لیے کولکاتا جا رہے انڈین سیکولر فرنٹ (آئی ایس ایف) کے کارکنان اور پولیس کے بیچ بھانگڑ میں شدید جھڑپ ہوگئی۔ دراصل آئی ایس ایف سربراہ نوشاد صدیقی نے آج کولکاتا میں وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف احتجاج کی کال دی تھی۔ اسی احتجاج میں شرکت کے لیے جنوبی 24 پرگنہ سے بھی بڑی تعداد میں مظاہرین کولکاتا جا رہے تھے، لیکن بھانگڑ میں بسنتی ہائی وے پر پولیس نے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ پولیس نے ہائی وے پر رکاوٹیں کھڑی کردیں۔ وہیں مظاہرین نے پولیس کی رکاوٹوں کو ہٹانے کی کوشش کی جس سے پولیس اور احتجاجیوں کے بیچ شدید جھڑپ شروع ہوگئی۔ اس دوران پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا۔ بھانگڑ میں پولیس اور مظاہرین کے بیچ شدید جھڑپ کے بعد علاقے میں تشدد پھوٹ پڑا۔ اس دوران تقریباً متعدد گاڑیاں نذر آتش کردی گئیں جن میں پانچ سے زیادہ بائیک اور دو چار پہیہ گاڑیاں شامل ہیں، اس کے علاوہ سات سے آٹھ لوگوں کے زخمی ہونے کی خبر ہے۔ فی الحال علاقے میں ریپڈ ایکشن فورس تعینات کردی گئی ہے اور حالات قابو میں ہیں۔ وہیں آئی ایس ایف کی کال پر کولکاتا کے گاندھی میدان میں وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف بڑی ریلی جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اسی ریلی میں شرکت کے لیے جنوبی 24 پرگنہ سے بھی لوگ جا رہے تھے لیکن راستے میں پولیس نے بھانگڑ کے قریب بسنتی ہائی وے پر مظاہرین کے جلوس کو روک دیا۔

بی جے پی-آر ایس ایس کے لوگ بابا صاحب کے کل بھی دشمن تھے اور آج بھی ہیں: کھڑگے

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے پیر (14 اپریل) کو الزام عائد کیا کہ مودی حکومت بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کا صرف نام لیتی ہے، جب کہ بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے لوگ ہی امبیڈکر کے دشمن ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ کانگریس پر امبیڈکر کی توہین کرنے کے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بابا صاحب کو انتخاب میں ہرانے کے لیے بی جے پی کے نظریاتی آباؤ اجداد ذمہ دار تھے۔ کھڑگے نے نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران بی جے پی اور آر ایس ایس کا حوالہ دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ یہ لوگ بابا صاحب کے دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتخاب میں بابا صاحب کو ہرانے کے لیے ونا یک دامودر ساورکر اور کمیونسٹ لیڈر ایس اے ڈانگے ذمہ دار تھے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جن لوگوں نے آئین کی کاپی جلائی، ان کے چیلے آج اقتدار میں بیٹھے ہیں۔ بھیم راؤ امبیڈکر کی یوم پیدائش کے موقع پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کھڑگے نے پورے ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کی ضرورت پر زور دیا اور ساتھ ہی نجی تعلیمی اداروں میں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے ریزرویشن کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ آئین امبیڈکر کی طرف سے شہریوں کو ایک تحفہ ہے، کیونکہ یہ ان کو سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف کا حق دیتا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ ”حال ہی میں گجرات کے احمد آباد میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں ہم نے اسے آگے بڑھایا اور سماجی انصاف کے نظریات پر زور دیا ہے۔“

مستقل جنگ بندی کی ضمانت پر یرغمالیوں کو رہا کردیں گے: حماس

حماس کو جنگ بندی کے لیے ایک نئی تجویز دی گئی ہے: اسرائیلی میڈیا

غزہ (ایجنسی)۔ حماس کے ایک اعلیٰ عہدیدار کا کہنا ہے کہ غزہ میں مستقل جنگ بندی کی ضمانت پر یہ گروپ تمام اسرائیلی یرغمالی کو رہا کردے گا۔ ادھر اسرائیلی میڈیا رپورٹس کے مطابق حماس کو جنگ بندی کے لیے ایک نئی تجویز دی گئی ہے۔ فلسطینی عسکریت پسند تنظیم حماس کے ایک سینئر عہدیدار نے آج پیر 14 اپریل کو کہا ہے کہ ان کی تنظیم قیدیوں کے "سنجیدہ تبادلے" اور غزہ میں جنگ کے خاتمے کی اسرائیلی ضمانتوں کے بدلے تمام اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کرنے کے لیے تیار ہے۔ یہ بیان ایک ایسے موقع پر سامنے آیا ہے، جب حماس قاہرہ میں مصر اور قطر کے ثالثوں کے ذریعے اسرائیل کے ساتھ غزہ میں جنگ بندی کے لیے بات چیت میں مصروف ہے۔ دوحہ اور قاہرہ کے نمائندے امریکہ کے ساتھ مل کر غزہ میں جنگ بندی کی کوششوں کے لیے سر گرم ہیں۔ حماس کے ایک سینئر اہلکار طاہر النونو نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا، "ہم قیدیوں کے تبادلے کے ایک سنجیدہ معاہدے، جنگ کے خاتمے، غزہ پٹی سے اسرائیلی افواج کے انخلاء اور انسانی امداد کے داخلے کے بدلے تمام اسرائیلی اسیروں کو رہا کرنے کے لیے تیار ہیں۔" تاہم انہوں نے اسرائیل پر جنگ بندی کی جانب پیش رفت میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا، مسئلہ قیدیوں کی تعداد کا نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ اسرائیل اپنے وعدوں سے مکر رہا ہے، جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کو روک رہا ہے اور جنگ جاری رکھے ہوئے ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "اس لیے حماس نے قابض (اسرائیل) کو معاہدے کو برقرار رکھنے پر مجبور کرنے کے لیے ضمانتوں کی ضرورت پر زور دیا ہے۔" دوسری جانب اسرائیلی نیوز ویب سائٹ Ynet نے پیر کو اطلاع دی ہے کہ تل ابیب کی جانب سے حماس کو ایک نئی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس تجویز کے تحت حماس زندہ بچ جانے والے دس یرغمالیوں کو رہا کرے گا، جس کے بدلے میں امریکی ضمانت کے تحت اسرائیل جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کے لیے بات چیت میں داخل ہوگا۔ جنگ بندی کا پہلا مرحلہ، جو 19 جنوری کو شروع ہوا تھا اور اس میں متعدد یرغمالیوں کے تبادلے شامل تھے۔ تاہم یکم مارچ کو پہلے مرحلے کی تکمیل کے بعد جنگ بندی کی نئی کوششیں رک گئی ہیں، جس کی ذمہ داری فریقین ایک دوسرے پر عائد کرتے ہیں۔ نونو کا یہ بھی کہنا تھا کہ حماس خود کو غیر مسلح نہیں کرے گی، یہ ایک ایسی اہم شرط جو اسرائیل نے جنگ کے خاتمے کے لیے رکھی ہے۔ غزہ میں جنگ حماس کے سات اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر دہشت گردانہ حملے کے بعد شروع ہوئی تھی۔ اسرائیلی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس حملے کے نتیجے میں 218,1 افراد ہلاک ہوئے، جن میں زیادہ تر عام شہری تھے۔ عسکریت پسندوں نے 251 کو یرغمال بھی بنالیا، جن میں سے 58 اب بھی غزہ میں قید ہیں، جن میں 34 اسرائیلی فوج کے مطابق ہلاک ہو چکے ہیں۔ غزہ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت نے اتوار کے روز کہا کہ جنگ بندی کے پہلے مرحلے کے بعد 18 مارچ سے اب تک کم از کم 574,1 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں، جس سے جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 944,50 ہو گئی ہے۔ اسرائیل نے پیر کے روز جرمن دفتر خارجہ کی ایک سوشل میڈیا پوسٹ پر تنقید کی ہے، جس میں شمالی غزہ میں ایک ہسپتال کی عمارت پر اسرائیلی فوج کے حالیہ فضائی حملے پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اسرائیلی وزارت خارجہ نے ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ حملہ فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کی طرف سے کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر کے طور پر استعمال ہونے والی ایک عمارت پر حملہ تھا، نہ کہ ہسپتال کی بنیادوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کا رد عمل جرمنی کے دفتر خارجہ اور سبکدوش ہونے والی وزیر خارجہ انالینا بیئربوک کی اتوار کو شیئر کی گئی اس ایک پوسٹ کا جواب تھا، جس میں کہا گیا تھا، "حماس کی ظالمانہ دہشت گردی کا مقابلہ کیا جانا چاہیے، تاہم شہری مقامات کی حفاظت کے لیے خصوصی ذمہ داری کے ساتھ بین الاقوامی انسانی قانون لاگو ہوتا ہے، ایک ہسپتال کو 20 منٹ سے کم وقت میں کیسے خالی کرایا جائے؟" اسرائیلی وزارت خارجہ نے مزید کہا کہ جرمن بیان میں اہم حقائق" کا فقدان ہے، بشمول یہ کہ اسرائیلی فوج نے پیشگی وارننگ جاری کی تھی اور یہ کہ اس حملے میں کوئی شہری ہلاک نہیں ہوا۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) نے تاہم کہا کہ ہسپتال کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ایڈھانوم گیبریئس نے ایکس پر لکھا، "ہسپتال کے ڈائریکٹر کے مطابق ہسپتال سے انخلاء کے دوران دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ایک بچے کی موت ہوگئی۔" یورپی یونین فلسطینی اتھارٹی کے لیے 1.6 بلین یورو (8.1 بلین ڈالر) کے تین سالہ پیکج کے ساتھ اپنی مالی امداد میں اضافہ کرے گا۔ یہ بات مشرق وسطیٰ کے لیے ذمہ دار یورپی کمشنر نے خبر رساں ادارے روئٹرز کو ایک انٹرویو میں بتائی۔ بحیرہ روم کے لیے یورپی کمشنر ڈبراوکا سوئیکا نے کہا کہ مالی امداد فلسطینی اتھارٹی کی اصلاحات کے ساتھ مشروط ہوگی، جس پر ناقدین بدعنوانی اور خراب حکمرانی کا الزام لگاتے رہے ہیں۔ سوئیکا نے کہا، "ہم چاہتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کریں کیونکہ اصلاح کیے بغیر، وہ صرف ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ اسرائیل کے ساتھ مذاکرات کے لیے مضبوط اور قابل اعتبار نہیں ہوں گے۔" کمشنر کا یہ تبصرہ یورپی یونین کے وزرائے خارجہ اور فلسطینی اتھارٹی کے وزیر اعظم محمد مصطفیٰ سمیت سینئر فلسطینی حکام کے درمیان آج پیر کو لکسمبرگ میں ہونے والے پہلے اعلیٰ سطحی سیاسی مکالمے" سے پہلے آیا ہے۔ یورپی یونین فلسطینیوں کے لیے سب سے بڑا عطیہ دہندہ ہے اور یورپی یونین کے حکام کو امید ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے پر حکمران فلسطینی اتھارٹی، اسرائیل اور حماس کے عسکریت پسندوں کے درمیان جنگ کے خاتمے کے بعد ایک دن غزہ کی ذمہ داری بھی قبول کرلے گی۔

پابندیوں کی زبان کے ساتھ براہ راست مذاکرات کا امکان نہیں: ایرانی ترجمان بقائی

تہران (ایجنسی)۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کے ماحول میں نئی پابندیاں عائد کرنے کے امریکہ کے متضاد موقف پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مذاکرات میں ایران کا ہدف پابندیوں کا خاتمہ ہے۔ بقائی نے تاکید کی کہ ایران کے نقطہ نظر سے براہ راست مذاکرات ایسے حالات میں مفید نہیں ہیں کہ جب امریکہ دھمکی آمیز زبان استعمال کرنے پر مصر ہے، اور اسی وجہ سے اگلے ہفتے ہونے والے مذاکرات بھی بالواسطہ ہوں گے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان کے اس بیان کے بارے میں کہ ایران کو سنجیدہ ہونا چاہیے اور ایران کے خلاف پابندیاں جاری رہیں گی، کہا کہ امریکہ کے موقف میں تضاد پایا جاتا ہے اور اسے اس تضاد کو دور کرنا چاہیے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ بالواسطہ مذاکرات کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ بیک وقت مذاکرات کا بھی دعویٰ کریں اور دباؤ اور پابندیوں کی پالیسی کو بھی جاری رکھیں ایسا رویہ قابل قبول نہیں ہے۔ اسماعیل بقائی نے مزید کہا کہ ان مذاکرات میں شامل فریق اپنے فریم ورک اور اصولی موقف کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارا جوہری پروگرام پرامن ہے، اور جوہری توانائی کی عالمی ایجنسی نے بارہا اس سلسلے میں اپنی رپورٹیں پیش کی ہیں، اور اس کے پاس کوئی بہانہ نہیں کہ وہ یہ کہہ سکے کہ ایران کے ایٹمی پروگرام پرامن نہیں ہیں - ہمارا بنیادی مطالبہ ظالمانہ اور غیر قانونی پابندیوں کا خاتمہ ہے۔ یہ ہماری طرف سے ایک سنجیدہ اور بنیادی مطالبہ ہے کہ جسے ہم نے مسقط مذاکرات میں واضح طور پر بیان کیا ہے اور ہم اس مطالبے کو سنجیدگی سے آگے بڑھائیں گے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے اگلے ہفتے ایران امریکہ مذاکرات کے مقام کے بارے میں کہا کہ جیسا کہ کہا جا چکا ہے کہ یہ مسئلہ مذاکرات میں ثالثی کرنے والے فریق عمان کی ذمہ داری ہے اور ایران، عمان کی تجویز موصول ہوتے ہی اپنی حتمی رائے کا اعلان کرے گا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے ملکی امور میں مذاکرات کی حیثیت کے بارے میں کہا کہ ملک کے امور مذاکرات کے باعث معطل نہیں ہیں۔ ایران نے گذشتہ برسوں میں بھی امریکہ کے ساتھ بات چیت کی ہے، اور حکام اس بات سے آگاہ ہیں کہ مذاکرات اور ملکی امور کا چلانا دو الگ الگ مسئلہ ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے مربوط نہیں ہیں۔ اسماعیل بقائی نے تاکید کی کہ ایران پابندیاں ہٹائے جانے کا منتظر ہے لیکن ماضی کے تجربات سے سبق لے رہا ہے۔

صیہونی حکومت کی بمباری میں غزہ کے 36 اسپتال تباہ

غزہ (ایجنسی)۔ غزہ میں فلسطینی انتظامیہ کے انفارمیشن سینٹر نے یہ اعداد و شمار ایسے وقت میں جاری کئے ہیں کہ صیہونی فوج کے جنگی طیاروں نے اتوار کو المعمدانی اسپتال پر دو میزائل گرائے جس کے نتیجے میں اسپتال کے ریسپشن، لیب، دواخانے اور آوٹ ڈور سیکشن کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ اسپتال پر صیہونی جنگی طیاروں کے ذریعے میزائل گرائے جانے اور زیر علاج مریضوں کے لئے صیہونی حکومت کی دوسری وارننگ جاری ہونے کے بعد، سبھی بیمار اس اسپتال سے نکالے گئے۔ غزہ سے موصولہ رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ غاصب صیہونی حکومت کے وحشیانہ حملے اور ظالمانہ وارننگ کے نتیجے میں المعمدانی اسپتال سے نکل جانے والے زیر علاج مریض، اسپتال کے اطراف کی سڑکوں پر پڑے، طبی امداد کے منتظر ہیں جبکہ ان میں سے متعدد کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔ غاصب صیہونی حکومت کے اس وحشیانہ حملے اور غیر انسانی اقدام کی عالمی سطح پر وسیع مذمت کی گئی ہے۔

الیکٹرونکس پر محصولات کم نہیں ہوں گے، امریکی صدر کا چین کو انتباہ

واشنگٹن (ایجنسی)۔ امریکی انتظامیہ کی جانب سے کچھ ہائی ٹیک مصنوعات کو جوابی محصولات سے مستثنیٰ قرار دینے کے بعد صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چین کو متنبہ کیا ہے کہ الیکٹرونکس پر محصولات کم نہیں ہوں گے۔ قطر کے نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق اتوار کو ٹرمپ انتظامیہ کی تجارتی جنگ میں تازہ ترین موڑ اس وقت آیا جب امریکی صدر نے کہا کہ محصولات میں کوئی استثنیٰ نہیں ہے، کیونکہ اسمارٹ فونز، لیپ ٹاپ اور دیگر مصنوعات اب بھی موجودہ 20 فیصد محصولات کے تابع ہیں اور ان اشیا کو محصولات کے نئے سلسلے میں منتقل کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں کہا کہ 'ہمیں دوسرے ممالک خاص طور پر چین جیسے دشمن تجارتی ممالک کے ہاتھوں یرغمال نہیں بنایا جاسکتا'۔ اتوار کو ایئر فورس ون میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ وہ اگلے ہفتے سیمی کنڈکٹر پر نئے محصولات کا اعلان کریں گے۔ ٹرمپ نے کہا کہ یہ محصولات مستقبل قریب میں نافذ العمل ہوں گے اور اس شعبے کی کچھ کمپنیوں کے لیے لچک ہوگی۔ اس سے قبل امریکی وزیر تجارت ہاورڈ لوٹنک نے کہا تھا کہ چین میں تیار کی جانے والی ہائی ٹیک مصنوعات کے لیے رعایت عارضی ہوگی اور سیمی کنڈکٹر ٹیرف ہفتوں کے اندر نافذ العمل ہو جائیں گے۔ اے بی سی نیوز میں ان کا کہنا تھا کہ اس لیے ٹرمپ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ (ہائی ٹیک مصنوعات) جوابی محصولات سے مستثنیٰ ہیں، لیکن وہ سیمی کنڈکٹر پر عائد کردہ محصولات میں شامل ہیں، جو ممکنہ طور پر ایک یا دو ماہ میں آرہے ہیں، لہٰذا یہ جلد ہی آرہے ہیں'۔ امریکا اور چین کے درمیان تجارتی تعلقات کے نتیجے میں واشنگٹن نے چینی مصنوعات پر درآمدی ٹیکس بڑھا کر 145 فیصد کردیا ہے جبکہ بیجنگ نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے امریکی درآمدات پر 125 فیصد ڈیوٹی عائد کردی ہے۔ بیجنگ نے ابتدائی طور پر واشنگٹن کی استثنیٰ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے درست سمت میں ایک چھوٹا سا قدم قرار دیا تھا جبکہ ٹرمپ انتظامیہ سے محصولات کو مکمل طور پر منسوخ' کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ جمعے کو جاری کیے گئے ایک نوٹس میں امریکی کسٹمز اینڈ بارڈر پروٹیکشن نے ہائی ٹیک مصنوعات کی 20 اقسام کی فہرست دی ہے، جو سیمی کنڈکٹر، فلیٹ پینل ڈسپلے اور کمپیوٹرز سمیت جوابی محصولات کے تابع نہیں ہیں۔

اسرائیل نے ہزاروں فلسطینی مسیحیوں کو پام سنڈے منانے سے روک دیا

یروشلم،14اپریل (یو این آئی) اسرائیل کی قابض فوج نے فلسطین سے تعلق رکھنے والے ہزاروں مسیحیوں کو ان کا مذہبی تہوار پام سنڈے منانے سے روک دیا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مغربی کنارے پر قائم قابض اسرائیلی فوج کی چوکیوں پر ہزاروں فلسطینی مسیحیوں کو یروشلم میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق ہزاروں کی تعداد میں فلسطینی مسیحی یروشلم میں اپنے مذہبی تہوار پام سنڈے کے سلسلے میں قدیم گرجا گھروں میں جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس سال فلسطین کی مسیحی برادری کے کم از کم 50 ہزار افراد کو پام سنڈے کی خصوصی تقریبات کے لیے قدیم گرجا گھروں کا رخ کرنا تھا۔ یہ مسلسل دوسرا سال ہے جب اسرائیلی حکومت نے مسیحیوں کو ان کی عبادت کے لیے یروشلم میں داخل ہونے سے روکا ہے۔ واضح رہے کہ غزہ میں اسرائیل کی جانب سے خون کی ہولی کھیلنے کا سلسلہ جاری ہے، تازہ حملوں میں 6 سگے بھائیوں سمیت مزید 37 فلسطینی شہید ہو گئے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ روز غزہ کے علاقے دیر البلح میں بھوکے فلسطینیوں کو خوراک فراہم کرنے میں مصروف 6 سگے بھائی، جن کی عمریں 10 سے 34 سال کے درمیان تھیں اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں جام شہادت نوش کر گئے۔

وائٹ ہاؤس کے ڈاکٹر نے معائنے کے بعد صدر ٹرمپ کی صحت 'بہترین' قرار دے دی

نیویارک (ایجنسی)۔ وائٹ ہاؤس کے ایک ڈاکٹر نے امریکی صدر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اپنے پہلے سالانہ طبی معائنے کے بعد کہا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی صحت 'بہترین' ہے۔ ڈان اخبار میں شائع فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق 78 سالہ ری پبلکن ٹرمپ دوسری بار مدت صدارت کے آغاز کے بعد سے بار بار اپنی طاقت کا دعویٰ کرتے رہے ہیں، جب کہ انہوں نے اپنے 82 سالہ ڈیموکریٹک پیشرو جو بائیڈن کا مذاق اڑاتے ہوئے انہیں کمزور اور ذہنی طور پر عہدے کے لیے نااہل قرار دیا تھا۔ صدر کے معالج کی جانب سے لکھا گیا خط جسے وائٹ ہاؤس نے جاری کیا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ صدر ٹرمپ بہترین ذہنی اور جسمانی صحت کا مظاہرہ کرتے ہیں، کمانڈر ان چیف اور سربراہ مملکت کے فرائض کی انجام دہی کے لیے مکمل طور پر فٹ ہیں۔ رپورٹ میں کچھ خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سورج کی روشنی سے ٹرمپ کی جلد کو معمولی نقصان پہنچنے کا کہا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی گزشتہ جولائی میں قاتلانہ حملے کی کوشش کے دوران گولی لگنے سے ان کے دائیں کان پر زخم کا بھی بتایا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ سال کولونواسکوپی سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ ٹرمپ کو کولون میں چھوٹی تھیلیاں ہیں، 3 سال میں فالو اپ ٹیسٹ کی سفارش کی گئی تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ٹرمپ 4 دوائیں لے رہے ہیں، کولیسٹرول کنٹرول کے لیے، 2 دل کی صحت کے لیے اسپرین اور جلد کی ایک کریم استعمال کرتے ہیں۔ رپورٹ میں مجموعی طور پر ٹرمپ کی صحت کی تعریف کی گئی، ان کے 'فعال طرز زندگی' کی تعریف کی گئی اور گالف مقابلوں میں ان کی مسلسل کامیابیوں کا حوالہ دیا گیا۔ تاہم وہ فاسٹ فوڈ کھانے کے لیے جانے جاتے ہیں اور مشہور طور پر اچھی طرح سے تیار کردہ اسٹیک سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اگرچہ وہ اپنے پہلے دور کے مقابلے میں نمایاں طور پر پتلے نظر آتے ہیں۔ تازہ ترین رپورٹ میں ان کا موجودہ وزن 224 پاؤنڈ (101.6 کلوگرام) بتایا گیا ہے، جو 2019 کے 243 پاؤنڈ وزن سے کم ہے۔ ٹرمپ نے کہا تھا کہ واشنگٹن کے مضافات میں والٹر ریڈ ملٹری ہسپتال میں اپنے معائنے کے بعد وہ 'بہت اچھا محسوس کر رہے ہیں'۔ انہوں نے ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ 'میں نے ایک صحت کی جانچ کا ٹیسٹ لیا، میں نہیں جانتا کہ آپ کو کیا بتاؤں لیکن میں نے ہر جواب صحیح دیا'۔ ٹرمپ پر الزام عائد کیا جاتا رہا ہے کہ وہ امریکا کے کمانڈر انچیف کی بہتر صحت کے حوالے سے گہری دلچسپی کے باوجود اپنی صحت کے بارے میں کھل کر بات کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس سے قبل وائٹ ہاؤس نے کہا تھا کہ صدارتی معالج شان باربابیلا جسمانی صحت کے بارے میں معلومات فراہم کریں گے اور 'یقیناً وہ مکمل رپورٹ فراہم کریں گے'۔ لیکن ٹرمپ کے ذاتی اور وائٹ ہاؤس کے ڈاکٹروں نے کئی بار ان کی صحت کے بارے میں مضحکہ خیز دعوے کیے ہیں۔ سنہ 2015 میں ٹرمپ کے پہلے صدارتی انتخاب کے دوران ان کے ڈاکٹر ہیرالڈ بورنسٹائن نے ایک خط جاری کیا تھا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ 'واضح طور پر وہ صدر کے لیے منتخب ہونے والے سب سے صحت مند شخص ہوں گے'۔ بورنسٹائن نے بعد میں 'سی این این' کو بتایا کہ ٹرمپ نے خود اس پورے خط کو ڈکٹیٹ کیا تھا، میں نے یہ خط نہیں لکھا تھا۔

طبی عملے کے لاپتہ کارکن اسرائیلی حراست میں ہیں: ریڈ کراس

تل ابیب،14اپریل (یو این آئی) عالمی ریڈ کراس تنظیم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس کے طبی عملے کے لاپتہ کارکن اسرائیلی حراست میں ہیں۔ بین الاقوامی ریڈ کراس حکام نے انکشاف کیا ہے کہ مارچ اسرائیلی فوج کے ہاتھوں قتل ہونے والے 15 کارکنوں کے ساتھ لاپتہ ہو جانے والے طبی امداد کارکن اسرائیلی حراست میں ہیں۔ غزہ میں بین الاقوامی ریڈ کراس کے ترجمان ہشام مھنا نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ ان تک یہ معلومات پہنچی ہیں فلسطینی ہلال احمر سے وابستہ طبی عملے کے کارکن اسد نصرہ کو اسرائیلی پولیس نے نظر بند کر رکھا ہے۔ غزہ: اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے شہید ہونے والے طبی عملے کے 14 ارکان کی لاشیں مل گئیں انہوں نے مزید بتایا ہے کہ اسرائیلی فورسز نے 7 اکتوبر 2023 ء سے لے کر آج تک ریڈ کراس کے کسی زیر حراست فرد تک رسائی نے دی۔

نیویارک ہیلی کاپٹر حادثے کے بعد ٹوور کمپنی فوری آپریشن بند کر رہی ہے، امریکی ایوی ایشن اتھارٹی

نیویارک (ایجنسی)۔ فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (ایف اے اے) نے کہا ہے کہ ہیلی کاپٹر ٹوور کمپنی جس کا سیاحتی ٹوور کروانے والا ہیلی کاپٹر گزشتہ جمعرات کو دریائے ہڈسن میں گر کر تباہ ہو گیا تھا، فوری طور پر آپریشن بند کر رہی ہے۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق ایف اے اے نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ایف اے اے نیویارک ہیلی کاپٹر ٹوورز کے لائسنس اور سیفٹی ریکارڈ کا فوری جائزہ لے گی اور نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ کی تحقیقات کی حمایت جاری رکھے گی۔ نیویارک سے تعلق رکھنے والے امریکی سینیٹر چک شومر نے اتوار کے روز وفاقی حکام پر زور دیا تھا کہ وہ حادثے کے بعد کمپنی کا آپریٹنگ سرٹیفکیٹ منسوخ کردیں، اس حادثے میں 3 بچوں سمیت تمام 6 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم جانتے ہیں کہ نیویارک شہر کی ہیلی کاپٹر ٹوور کمپنیوں کے بارے میں ایک بات یقینی ہے، ان کا ایک مہلک ٹریک ریکارڈ ہے، عام طور پر یہ کمپنیاں ہوتی ہیں نہ کہ پائلٹ، جو کھلے عام (ایف اے اے) قوانین میں ہیرا پھیری کر رہی ہیں، منافع کما رہی ہیں۔ چک شومر کا کہنا تھا کہ ایک چیز، جو ہم ان کی زندگیوں کا احترام کرنے اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کر سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ایسا دوبارہ نہ ہو۔ نیویارک ہیلی کاپٹر ٹوورز اس سے قبل وفاقی ایوی ایشن حکام کی جانب سے تحقیقات کیے جانے والے 2 حفاظتی واقعات میں ملوث تھی۔ کمپنی کے سی ای او مائیکل روتھ نے چک شومر کی جانب سے اپنی پروازیں معطل کرنے کے مطالبے کے بارے میں 'سی این این' کی جانب سے تبصرہ کرنے کی درخواست کا اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیلی کاپٹر میں 6 افراد سوار تھے، جن میں پائلٹ کے علاوہ 49 سالہ آگسٹن اسکوبار، ان کی اہلیہ، مرسی کیمپروبی مونٹل، اور ان کے 3 بچے (دو بیٹے، جن کی عمر 4 اور 11 سال تھی) اور ایک بیٹی جو جمعہ کو 9 سال کی ہونے والی تھی بھی شامل تھے۔ نیویارک کے میئر ایرک ایڈمز نے کہا کہ بدقسمت خاندان اسپین سے آیا تھا۔ نیو جرسی سٹی کے میئر اسٹیون فلاپ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ خاندان مرسی کیمپروبی کی 40 ویں سالگرہ منانے نیویارک پہنچا تھا، ہیلی کاپٹر نیو جرسی کے ساحل ہڈسن کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ شہری حکام کے مطابق پائلٹ کی شناخت 36 سالہ سینیکس جانسن کے نام سے ہوئی ہے۔ ایف اے اے ریکارڈ کے مطابق انہیں اگست 2023 سے کمرشل ہیلی کاپٹر اڑانے کا سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا، اور این ٹی ایس بی نے نوٹ کیا کہ انہوں نے فضا میں 788 گھنٹے مکمل کر رکھے تھے۔ امریکی خبر رساں ادارے کے مطابق 1977 سے 2019 کے درمیان نیویارک شہر میں ہیلی کاپٹر حادثات میں کم از کم 32 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ خیال رہے کہ 2018 میں ہیلی کاپٹر کے پانی میں گرنے کے بعد مسافر ڈوب کر ہلاک ہو گئے تھے جس کے نتیجے میں 5 افراد ہلاک ہوئے تھے، جس کے بعد ایف اے اے کی جانب سے اس طرح کی پروازوں پر سخت ضابطے نافذ کیے گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر کی پروازوں کو روکنے کے ساتھ ساتھ شومر نے 'ایف اے اے' پر زور دیا کہ وہ شہر کی دیگر ہیلی کاپٹر ٹوور کمپنیوں میں ریمپ انسپکشن میں اضافہ کرے، اچانک معائنہ کیا جائے، جو اس بات کو یقینی بنائے کہ کمپنیاں اور ہیلی کاپٹر حفاظتی ضوابط کی تعمیل کر رہے ہیں۔ نیویارک سٹی کونسل کی رکن اور اقتصادی ترقی سے متعلق کمیٹی کی سربراہ امانڈا فاریاس نے جمعے کے روز 'موجودہ پالیسیوں کا سنجیدگی سے جائزہ لینے' کا مطالبہ کیا اور شہری انتظامیہ پر زور دیا کہ شہر کی ملکیت والے ہیلی پورٹس سے غیر ضروری ہیلی کاپٹر پروازوں پر فوری پابندی پر غور کیا جائے، جب کہ معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔ ہیلی کاپٹر آپریٹرز کی نمائندگی کرنے والے تجارتی گروپ ایسٹرن ریجن ہیلی کاپٹر کونسل کا کہنا ہے کہ پابندی درست حل نہیں ہوگا۔ اس سے قبل ایک بیان میں ہیلی کاپٹر کے چیئرمین جیف اسمتھ نے کہا تھا کہ ہیلی کاپٹر کمیونٹی اس المناک اور ہولناک واقعے کے بعد صدمے اور سوگ میں ہے، بدقسمتی سے کچھ اچھے مگر گمراہ رہنما اس سانحے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے دہائیوں پرانے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے تمام ہیلی کاپٹروں پر پابندی عائد کرنے کی بات کر رہے ہیں۔

افغانستان کے مزار شریف میں مسجد کے باہر زبردست دھماکہ

کابل،14 اپریل (یو این آئی) افغانستان کے صوبے بلخ کے دارلحکومت مزار شریف میں مسجد کے باہر زبردست دھماکہ ہوا ہے۔ دھماکے میں متعدد افراد کے زخمی کے اطلاعات ہیں۔ افغان میڈیا رپورٹس کے مطابق مزار شریف دھماکے میں ایک شخص جاں بحق، جبکہ 3 افراد زخمی ہوئے ہیں، جنہیں اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق دھماکہ پہلے سے نصب بارودی مواد سے ہوا۔ افغانستان کی حکمران طالبان تحریک نے ابھی تک دھماکے سے متعلق رپورٹوں پر کوئی بیان جاری نہیں کیا ہے۔ افغان میڈیا کا کہنا ہے کہ 2022 میں بھی ایک خودکش بمبار نے اس مسجد پر حملہ کیا تھا، جس میں درجنوں افراد اپنی زندگیوں سے محروم ہو گئے تھے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ شام کے شہر منبج میں کار بم دھماکے کے نتیجے میں 15 مزدور زندگی کی بازی ہار گئے تھے۔

پاکستان کے ماہر معاشیات خورشید احمد کا انتقال

اسلام آباد، 14 اپریل (یو این آئی) معروف پاکستانی معیشت دان، فلسفی، سیاستدان اور اسلامی اسکالر پروفیسر خورشید احمد طویل علالت کے بعد اتوار کے روز برطانیہ کے شہر لیسٹر میں انتقال کر گئے ہیں۔ ان کے خاندان اور سیاسی جماعت نے ان کی وفات کی تصدیق کردی ہے۔ 93 سالہ پروفیسر خورشید احمد 23 مارچ 1932 کو دہلی، (غیر منقسم ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے شاندار کیریئر کے دوران کئی اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیں، جن میں پاکستان کی ایوان بالا، سینیٹ کے تین مرتبہ رکن منتخب ہونا، ملک کے منصوبہ بندی کمیشن کے نائب سربراہ کے طور پر خدمات انجام دینا، اسلامی ادب، معیشت اور سماجی مسائل پر کئی کتابیں تحریر کرنا شامل ہیں۔ 1947 میں ہندوستان کی تقسیم کے بعد ان کا خاندان پاکستان منتقل ہو گیا اور لاہور میں سکونت اختیار کی۔ انہوں نے 1949 میں گورنمنٹ کالج، جو اب یونیورسٹی بن چکا ہے، میں کاروبار اور معیشت کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ لیا۔ پروفیسر خورشید احمد نے 1962 میں کراچی یونیورسٹی سے معیشت میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی اور ڈاکٹریٹ کی تعلیم کے لیے برطانیہ کا سفر کیا، جہاں انہوں نے 1968 میں لیسٹر یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ 1970 میں لیسٹر یونیورسٹی نے انہیں تعلیم میں اعزازی ڈاکٹریٹ سے نوازا اور اسی سال انہوں نے وہاں کے فلسفے کے شعبے میں معاصر فلسفے کی تدریس شروع کی۔ پروفیسر خورشید احمد نے 1950 کی دہائی میں دو مرتبہ اسلامی جمعیت طلبہ، جو ملک کی سب سے بڑی طلبہ تنظیم ہے، کے صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ تقریباً دو دہائیوں تک 2015 تک جماعت اسلامی، جو ملک کی مرکزی مذہبی و سیاسی جماعت ہے، کے نائب امیر بھی رہے۔

ہم نے دولت یا اقتدار کے لیے نہیں بلکہ اسلامی قوانین کے نفاذ کیلئے جنگ لڑی: طالبان رہنما

کابل:(ایجنسی)۔ حال ہی میں افغانستان میں قتل کے کیس میں چار افراد کو موت کی سزا سنائی گئی جنہیں کھلے عام موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ عوام کے بیچ سزائے موت دینے پر انسانی حقوق کی تنظیموں، اقوام متحدہ اور مغربی ممالک نے افغان حکومت کی مذمت کی۔ اب طالبان کے رہنما ہیبت اللہ اخوندزادہ نے عالمی رد عمل پر اپنا بیان جاری کیا ہے۔ انہوں نے ان سزاؤں کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ سزائے موت اسلام کا حصہ ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ جمعہ کو افغانستان کے ایک اسپورٹس اسٹیڈیم میں چار افراد کو سزائے موت دی گئی تھی، جو 2021 میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد ایک دن میں دی جانے والی سب سے بڑی تعداد ہے۔ دریں اثناء طالبان رہنما ہیبت اللہ اخوندزادہ نے ان سزاؤں کے نفاذ کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان کو مغربی تہذیب اور قوانین کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے ہم ہر عالمی تنقید کو مسترد کرتے ہیں۔ وہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اتوار کو ایک آڈیو کلپ جاری کیا جس میں اخوندزادہ نے کہا کہ "ہمیں مکمل طور پر اسلام میں داخل ہونا چاہیے۔ اسلام صرف چند رسومات تک محدود نہیں ہے۔ یہ احکام الٰہی کا مکمل نظام ہے۔" جنوبی صوبہ قندھار میں ایک سیمینار میں اپنی 45 منٹ کی تقریر کے دوران انہوں نے کہا کہ اسلام کا ایک حکم بھی ادھورا نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اخوندزادہ نے کہا کہ خدا نے لوگوں کو نماز پڑھنے اور اس کی طرف سے مقرر کی گئی سزاؤں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان نے دولت یا اقتدار کے لیے 20 سال جنگ نہیں لڑی، ہمارا مقصد اسلامی قوانین کو نافذ کرنا ہے اور ہم کریں گے۔ انہوں نے سزائے موت پر تنقید کو یکسر مسترد کر دیا۔

بابا صاحب نے ہمیں دنیا کا بہترین آئین دیا: ہیمنت تیواری

فلم اینڈ ٹی وی اکیڈمی سال بھر ڈاکٹر امبیڈکر پر تقریبات منعقد کریگی □ ہیمنت تیواری اور راجندر گوتم کو امبیڈکر جینتی پر اعزاز سے نوازا گیا

لکھنؤ: 14 اپریل (پی این ایس) فلم اینڈ ٹی وی اکیڈمی اتر پردیش ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر سے متعلق مختلف پہلوؤں پر سال بھر مختلف تقاریب کا اہتمام کرے گی۔ یہ اعلان اکیڈمی کے صدر، فلم ساز سنیل بتانے یہاں تلک مارگ میں ڈاکٹر امبیڈکر کے 134ویں یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ اکیڈمی کی تقریب میں کیا۔ اس موقع پر امبیڈکر کے خوابوں کا ہندوستان پر بحث کے ساتھ امبیڈکر پر ایک فلم بھی دکھائی گئی۔ اتر پردیش اسٹیٹ ایکریڈیٹیڈ کرسپونڈنٹ کمیٹی کے چیئرمین ہیمنت تیواری اور ممتاز صحافی راجندر کمار گوتم کو شال اور یادگاری نشانات سے نوازا گیا۔

سیاسی تجزیہ کار نوید شکوہ کی رہنمائی میں منعقدہ اکیڈمی کی تقریب میں اپنے صدارتی خطاب میں ہیمنت تیواری نے کہا کہ بابا صاحب نے ہمیں دنیا کا بہترین آئین دیا۔ آج اس کے کام کو آگے بڑھانے کے بجائے اس سے سیاسی فائدہ اٹھانے کا مقابلہ زیادہ ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر جہاں اپنی زندگی میں بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے وہیں وہ ایک بڑے مصنف بھی تھے، انہوں نے بہت ساری کتابیں بھی لکھیں، آج امبیڈکر جی کیلئے ہم سب کی جانب سے سب سے بڑا خراج یہ ہوگا کہ اس ملک میں جمہوریت کو پامال ہونے سے بچایا جائے اور ان کے مرتب کردہ آئین ہند کی مکمل پاسداری کی جائے۔

فلم ڈائریکٹر سنیل بتانے کہا کہ امبیڈکر کی زندگی میں نہایت کامیاب موڑ اس وقت آیا جب کہ قانون ساز اسمبلی نے ہندوستان کی آئین سازی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی اور امبیڈکر کو اس کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا گیا، ڈاکٹر امبیڈکر نے آئین کو پورے طور سے مرتب کرکے دو سال کے عرصے میں اسمبلی کو سونپ دیا۔ آئین میں پچھڑے قبائل، پچھڑی ذاتیوں اور بیک ورڈ لوگوں کو مکمل سماجی انصاف دیا گیا اور ان کے حقوق کا بھرپور دھیان رکھا گیا، انہوں نے آئین میں تمام شہریوں کے لئے ہر طرح کے حقوق، آن کی آزادی، اتحاد اور احترام پر خاص توجہ دی، اس طرح انہوں نے ہندوستان جیسے متنوع ملک کو ایک نہایت ہی شان دار سیکولر، جمہوری اور عوامی دستور دیا۔ مسٹر بتانے اکیڈمی کی 26 سالہ سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سماجی ہم آہنگی کا پیغام دینے والے ڈاکٹر امبیڈکر کا سب سے بڑا خواب تھا کہ ملک کے تمام شہریوں کو مذہب اور ذات پات کی بنیاد پر بلا تفریق مساوی حقوق ملیں اور وہ اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے میں زندگی بھر مصروف رہے۔ اس ویژن کو اپناتے ہوئے، اکیڈمی اس جوبلی سال میں مضمون، پینٹنگ، موبائل فلم، فوٹو گرافی وغیرہ سے متعلق تقریبات کا انعقاد کرے گی۔

سینئر آرٹ نقاد راج ویرتن نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر منفرد صلاحیتوں کے حامل انسان تھے جنہوں نے اپنی غیر معمولی ذہانت کے بل بوتے پر کئی تعلیمی ڈگریاں اور زبانوں کا علم حاصل کیا تھا۔ انسانی حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرنے میں ان کا کردار بہت بڑا ہے۔ خواتین اور دلت بیداری کے لئے انھوں نے جو کام کیا اس پر اور موجودہ حالات میں معاشی اور سماجی انصاف کے ان کے اصولوں پر مسلسل کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اکیڈمی سے اظہار تشکر کرتے ہوئے معزز صحافی راجندر کمار گوتم نے ڈاکٹر امبیڈکر کے ذریعہ شائع ہونے والے اخبارات جیسے مک نائک، بہشکرت بھارت وغیرہ کا تذکرہ کیا اور صحافت میں ان کے تعاون پر تفصیل سے بات کی۔ اس موقع پر ایس پی سنگھ، سنیل دیواکر، ابھے راج، نربھے، گیان پرکاش ترپاٹھی، رتیش چودھری، انور بیگ وغیرہ موجود تھے۔

بابا صاحب امبیڈکر کا پیغام آج بھی رہنما ہے: واصف حسن واعظی

لکھنؤ 14 اپریل (پریس ریلیز) سجادہ نشین خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ لکھنؤ، سید شاہ واصف حسن واعظی نے آج بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی یوم پیدائش کے موقع پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر صرف ایک فرد نہیں تھے، بلکہ وہ ایک تحریک تھے جو سماجی انصاف، مساوات، تعلیم اور انسانی وقار کے بلند اصولوں کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن نہ صرف بابا صاحب کی یاد تازہ کرنے کا دن ہے بلکہ ان کے افکار و نظریات کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کا بھی موقع ہے۔ انہوں نے ان اقدار کو اپنے کردار اور جدوجہد سے جس بلند مقام تک پہنچایا، وہ ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے۔ خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ ہمیشہ سے اس بات پر زور دیتی آئی ہے کہ ہر انسان، خواہ کسی بھی طبقہ یا پس منظر سے تعلق رکھتا ہو، عزت، برابری اور عدل کا مستحق ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے اسی نظریے کو آئینی شکل دی اور ہندوستان کو ایک ایسا آئین عطا کیا جس کی بنیاد انصاف، مساوات اور بھائی چارے پر رکھی گئی۔ سید شاہ واصف حسن واعظی نے مزید کہا کہ ہمیں آج کے دن یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہم معاشرے میں ہر قسم کے امتیاز، تعصب اور ناانصافی کے خلاف آواز بلند کریں گے، تعلیم کو ہر فرد تک پہنچائیں گے، اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

المومل کلچرل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام 'کتاب کوئز' کے انعامات تقسیم

پہلا انعام مریم زہرہ زیدی، دوسرا مصباح فاطمہ اور تیسرا فاطمہ زہرا کو دیا گیا

لکھنؤ۔ المومل کلچرل فاؤنڈیشن کی جانب سے مالی خان سرائے میں واقع امام باڑہ زین العابدین خان میں کتابی کوئز کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز مولانا اعجاز حسین نے کلام پاک کی تلاوت سے کیا۔ تنظیم کے مولانا احتشام الحسن نے تنظیم کے کاموں کے بارے میں معلومات دیں، جس کے بعد چھوٹے بچوں نے آخری امام کی تعریف میں کلام پیش کیا۔ پروگرام میں مولانا سلطان حسین نے مہدویت کے موضوع پر خطاب کیا۔ طحہٰ اسکول کے چھوٹے بچوں نے پروگرام پیش کیا تو وہاں موجود لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ ممبئی سے تشریف لائے مولانا ذکی حسن نے مہدویت کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ ایک بہتر سماج کی تعمیر کے لیے لوگوں کو مہدویت کی طرف آنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دشمن امام کے ظہور کو دور سے دیکھ رہے ہیں جبکہ ان کے مداح اسے قریب سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ کیا ہم میں اس طرح انتظار کرنے کی صلاحیت ہے جیسے کوئی کسی کا انتظار کرتا ہے۔ مولانا صابر علی عمرانی نے اپنا شعر پیش کیا۔ مولانا علی عباس خان نے اپنی تقریر کا آغاز دعائے فرج سے کیا اور آخری امام کے عدل پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے مولانا منہال حیدر زیدی نے بتایا کہ اس سال لکھنؤ کے علاوہ دیگر شہروں کے نوجوانوں نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ ممبئی اور حیدر آباد کے امیدواروں کا انتخاب قرعہ اندازی کے ذریعے کیا گیا۔ کتاب کوئز کا پہلا انعام مریم زہرہ زیدی، دوسرا مصباح فاطمہ اور تیسرا فاطمہ زہرا کو دیا گیا۔ اس کے علاوہ پروگرام میں موجود 14 افراد کو قرعہ اندازی اور 5 افراد کو مقدس شہر کربلا کا تبرک دیا گیا۔ پروگرام میں مولانا ارشد حسین موسوی، مولانا محمد عباس اعظمی، مولانا شاہد جمال، مولانا علمدار حسین، مولانا محمد حسن، مولانا محمد عقیل، ڈاکٹر کلب سبطین نوری، مولانا ذکی حسن نوری، مولانا حامد الحسن زیدی، مولانا محمد علی، مولانا کاشف زید پوری، مولانا حیدر عباس رضوی سمیت علمائے کرام اور عوام کی بڑی تعداد موجود تھی۔

مولانا سید صائم مہدی علیل

لکھنؤ۔ ۱۴ر اپریل۔ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے صدر مولانا سید صائم مہدی آل غفرانمآب آج کل کمر و پیروں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے مولانا موصوف کے اس ماہ کے سارے پروگرام ملتوی کئے جاتے ہیں۔ خاص طور پر اس ماہ کے آخر میں بہار و بنگال کے پروگرام بھی ملتوی ہوں گے۔ تمام مومنین کرام سے گزارش ہے کہ مولانا کی صحت کے لئے دعائیں کریں، تاکہ مولانا جلد از جلد صحتیاب ہوکر اپنے مذہبی امور کو بحسن وخوبی انجام دے سکیں۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

وقف ترمیمی بل 2024 کو مسلمانان ہند پوری طرح مسترد کر چکے ہیں

ملک بھر میں مسلم افراد کے بنیادی حقوق کو پاؤں تلے کچلنے کا چلن آئین اور جمہوری نظم و نسق سے کھلواڑ قابل مذمت عمل: ملی رہبر صابر علی خان

سہارنپور (احمد رضا) ہم مرتے دم تک اپنے دین اسلام اور دین اسلام کے احکامات پر ضرب نہی آنے دیں گے ہم عدم تشدد کے حامی ہیں ہم کو اللہ تعالیٰ پر یقین کامل ہے ظالم اور جابر فنا کو پہنچیں گے جیت حق کی ہو کر رہیگی ہم کو ڈرانے اور دھمکانے والے عقل سے کام لیں تیس کروڑ مسلم عوام کی حق تلفی بہت نقصان دہ ثابت ہوگی! ملی اور سوشل رہبر صابر علی خان نے ایک خاص گفتگو میں حالات حاضرہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامک اسٹڈیز نے ازل سے ہی اللہ رب العزت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے پوری دینا میں اہل ایمان کے لئے یہی قرآنی آیات کا حکم جاری اور طاری ہے تاقیامت اس عمل میں دخل یا ترمیم ناممکن احکام خداوندی اہل ایمان کے لئے سب سے افضل سب سے مقدم! آل مسلم پرسنل لا بورڈ اور تمام مسلم تنظیمیں متعدد بار یہ واضح کر چکی ہیں کہ وقف املاک سے کھلواڑ کی حکومت کو ہرگز بھی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وقف ترمیمی بل 2024 کو۔ مسلمانان ہند پوری طرح مسترد کر چکے ہیں۔ جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی نے پارلیمانی ضوابط اور حدود کا ہرگز بھی خیال نہیں رکھا اور تمام جمہوری اقدار و روایات کو بالائے طاق رکھ کر کاروائی چلائی۔ مسلم پرسنل لا بورڈ اور تمام مسلم تنظیموں نے اس بل پر اپنا موقف جے پی سی کو تحریری طور بالمشافہ پیش کیا تھا نیز مسلمانوں نے کروڑوں کی تعداد میں ای میل بھیج کر اس کی مخالفت کی تھی۔ بورڈ کے اپنے ائی شیٹیو پر تین کروڑ 66 لاکھ افراد نے ای میل بھیجے تھے، اس کے علاوہ مسلمانوں کی دیگر تنظیموں کی کوششوں سے بھی کئی کروڑ ای میل بھیجے گئے۔ جس کا ریکارڈ بھی ان تنظیموں کے پاس محفوظ ہے۔ بورڈ کے بنگلور اجلاس میں تمام مسلم تنظیموں نے مشترکہ طور پر یہ واضح کردیا تھا کہ وہ ہرگز بھی کسی کو یہ اختیار نہیں دیں گے کہ ان کی عبادت گاہوں اور دیگر وقف املاک کو ہڑپنے یا تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کرے۔ حکومت مسلمانوں کے صبر کا امتحان نہ لے اور ملک کو جمہوریت کے بجائے تاناشاہی کی طرف لے جائے۔ اقلیتوں کی جائیدادوں پر قبضہ جمانے کی کوشش سراسر ظلم ہے، جس کو کوئی بھی انصاف پسند گروہ قبول نہیں کرسکتا! ملی قائد صابر علی خان نے کہا کہ انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور مسلمانوں کی تمام دینی و ملی جماعتوں نے اتراکھنڈ میں یونیفارم سول کے نفاذ کو انتہائی افسوسناک اور ملک کے لئے بد بختانہ قرار دیا ہے مسلم قائدین نے کہا کہ جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کے ذریعہ تمام جمہوری و اخلاقی قدروں اور مسلمانوں کے دستوری حقوق کو پامال کیا گیا ہے جو قابل مذمت عملی ہے، کروڑوں کی تعداد میں دی گئی ان کی تجاویز اور شکایات کو نیز ہم سب کے جذبات و احساسات کو نظر انداز کرکے خاص طور سے ملک کی اپوزیشن جماعتوں کے ممبران کی تجاویز کو مسترد کرکے بل کی منظوری کی سفارش ہے وہ انتہائی نامعقول، غیر جمہوری اور مسلمانوں کے حقوق پر دست درازی ہے جلد بازی میں دونوں ایوانوں میں وقف املاک ایکٹ کو منظوری اور صدر مملکت سے فوری منظوری بیحد سنگین عمل ہے جس نے ملک کے تیس کروڑ مسلم عوام کو بڑا رنج و غم دیا ہے! سوشل رہبر صابر علی خان نے سرکاری اداروں کی کارکردگی کو قابل مزمت اور جمہوری نظم و نسق کے لئے خطرہ بتاتے ہوئے کہا کہ

ریاست اتراکھنڈ کا یو سی سی قانون غیر جمہوری، غیر دستوری اور شہریوں کے بنیادی حقوق پر دست درازی ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے یہ ہرگز بھی قابل قبول نہیں ہے۔ ملک کا دستور مسلمان سمیت تمام شہریوں کو اپنا مذہبی عقیدہ رکھنے اور مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ مسلم پرسنل لا دین اسلام کا جزو لاینفک ہے، جسے شریعت اپلیکیشن ایکٹ 1937 کے ذریعہ تحفظ بھی فراہم کیا گیا ہے۔ ویسے بھی کسی ریاست کو یونیفارم سول کوڈ بنانے کا ہرگز بھی اختیار نہیں ہے، یہ ریاستی حدود سے مجرمانہ تجاوز ہے۔ بورڈ کے بنگلور اجلاس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ اتراکھنڈ یو سی سی کو عدالت میں چیلنج کیا جائے گا ہمیں افسوس ہے کہ این ڈی اے کی حلیف جماعتوں نے اپنا کردار نہیں نبھایا اور بی جے پی کے فرقہ وارانہ ایجنڈے کا ساتھ دیا۔ ہم حزب مخالف کی سیکولر پارٹیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اگر یہ بل پارلیمنٹ میں پیش کیا جاتا ہے تو متحدہ طور پر اس کی پرزور مخالفت کریں۔ ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس ترمیمی بل کو واپس لے اور سابقہ قانون کو برقرار رکھے۔ ورنہ مسلمانوں کے لئے عوامی جدوجہد کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں بچے گا اور نتیجتا جو صورت حال پیدا ہوگی اس کے لئے حکومت ذمہ دار ہوگی۔ وقف کی املاک کو بچانے کے لئے ہم تمام جمہوری و دستوری ذرائع کا بھرپور استعمال کریں گے۔ جس میں کل ھند احتجاجی تحریک بھی شامل ہے۔ اس کے لئے اگر ہمیں سڑکوں پر آنا پڑے یا جیل جانا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا!

انقلاب سرسوی کی برسی پر تعزیتی جلسہ منعقد

سرسی سادات۔ مشہور شاعر انقلاب سرسوی مرحوم کی برسی کے موقع پر حکیم محمد عباس ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام منور منزل محلہ چودھریان سرسی میں ایک تعزیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں جناب ظہیر انور سرسوی نے انقلاب سرسوی مرحوم کی سوانح حیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انقلاب سرسوی نے سن 1945 میں سرسی کے علمی اور ادبی گھرانے میں سید وجیہ الحسن مرحوم کے گھر میں آنکھ کھولی اور ابتدائی تعلیم سرسی میں رہ کر حاصل کی اس کے بعد کی تعلیم اپنے چچا منظور الحسن مرحوم کے پاس رہ کر آزاد انٹر کالج بریلی میں پوری کی اور ان کے ریٹائر ہونے کے بعد اپنے وطن لوٹ ائے اور اپنے دادا مولانا حکیم محمد عباس برق سرسوی مرحوم سے تعلیم حاصل کی اور مولانا علی ہادی جو ہر سرسوی مرحوم سے اپنے اشعار کی اصلاح لیتے رہے ان کے انتقال کے بعد اصلاح کا سلسلہ بند ہو گیا اور انہوں نے اپنی قابلیت سے دلی اکر بہت سے شاگرد بنائے جون 2009 میں ریٹائر ہونے کے بعد سے لے کر مرتے دم تک شاگرد اصلاح لیتے رہے یہ سلسلہ تین مئی 202 کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا اور انہوں نے دنیا کو خیر باد کہہ دیا اخر میں مرحوم کو سورہ فاتحہ پڑھ کر دعائے مغفرت کی گئی اس موقع پر مولانا شمیم حیدر صاحب مولانا صفی اصغر نجمی معروف سرسوی تاثیر سرسوی کاظم سرسوی ماسٹر شعیب رضا نجمی سید ظفر اقبال وغیرہ موجود رہے اجلاس کی صدارت ظہیر انور سرسوی نے کی نظامت کے فرائض تاثیر سرسوی نے انجام دیے اخر میں سوسائٹی کے مینیجر کمال اختر نقوی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

چوری کے سلیپروں سے بچھانے والے تھے ایف سی آئی کے لئے ریلوے ٹریک

لکھنؤ: 14 اپریل (پی این ایس) نارتھ ایسٹرن ریلوے کے پنت پور اسٹیشن کے قریب سے چوری کیے گئے سلیپرز کانپور میں فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (ایف سی آئی) کے گودام کے لیے نئی ریلوے ٹریک بچھانے کے لیے استعمال کیے جانے تھے۔ آر پی ایف کرائم برانچ نے اس معاملے میں چھاپہ مار کر کارروائی کی ہے۔ چار ملزمان کو گرفتار کرنے کے بعد، ٹیم نے 255 سلیپر برآمد کیے جن کی مالیت 16.8 لاکھ روپے تھی۔ ملزمان کی شناخت لٹہ کے پیلوا کے رہنے والے اروند کمار، سیتاپور کے لہار پور کے رہنے والے دیپک کمار ڈکشٹ، سیتاپور کے خیر آباد کے رہنے والے پرشوتم اور پیلی بھیت کے پورن پور کے رہنے والے ارجن سنگھ کے طور پر ہوئی ہے۔

پیکر امئو کا سالانہ عرس و مشاعرہ 16 اپریل کو

لکھنؤ۔ کرسی روڈ پیکر امئو میں حضرت جھن جھن شاہ کا سالانہ تین روزہ عرس 16 اپریل سے شروع ہو رہا ہے۔ عرس کمیٹی کے رکن اسلم نیتا اور کنوینر مشاعرہ حامد لکھنوی کی اطلاع کے مطابق اس موقع پر ہونے والے مشاعرے میں جن شعرا کو مدعو کیا گیا ہے ان میں عرفان لکھنوی، رفعت شیدا۔ ڈاکٹر ہارون رشید۔ عثمان مینا۔ گلشن پاٹھک۔ ہرشت مشرا۔ قمر سیتا پوری۔ حامد لکھنوی۔ طارق سخا۔ سلیم تابش۔ حسان ساحل۔ رضوان فاروقی۔ شمشیر عالم۔ مجیب فتحپوری۔ عاصم کاکوروی۔ ابرار صارم۔ عقیل غازیپوری۔ نازیہ رفعت۔ نوری پروین۔ پریا سنگھ۔ شومالی شفیق۔ راشد راہی۔ کے نام قابل ذکر ہیں۔ کنوینر کے مطابق شعرا کرام سے خلوص و محبت کی بنیاد پر شرکت کی گزارش کی گئی ہے۔

پرکھتا ہوں میں جب بھی جذبۂ نصرت حبیبوں کا □ بہ طرز کربلا شمعیں بجھا کر دیکھ لیتا ہوں

مولانا سید محمد صادق میموریل سوشیو ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن لکھنؤ کے زیر اہتمام بزم اثر امروہوی کی غیر طرحی نشست

لکھنؤ۔ مولانا سید محمد صادق میموریل سوشیو ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن لکھنؤ کے زیر اہتمام بزم اثر امروہوی کی غیر طرحی نشست ضیا تقوی کے مکان پر منعقد ہوئی جس کی صدارت شاعر، صحافی و نقاد امیر مہدی صاحب نے کی، مہمان اعزازی معروف شاعر عابد نظر صاحب رہے جبکہ نظامت کے فرائض میزبان محفل ضیا تقوی نے انجام دیئے۔ میڈیا کوریج کا فریضہ بدر الحسن تقوی نے انجام دیا۔ شعرائے کرام نے بہترین کلام پیش کئے۔ منتخب اشعار نذر قارئین کئے جا رہے ہیں۔

ہمارے ملک کا سلطان ہے بہت جابر
اگر ہے جان بچانی تجھے، تقیہ کر
امیر مہدی

تنگ دستی سے اپنی نظر تم یہ بتاؤ کہ مایوس کیوں ہو
کیا خبر اس کی مرضی کا کیا ہے، اسکے اسرار رحمت نہاں ہیں
عابد نظر

لکھ دی قبائے ظلم پہ تحریرِ خوں چکاں
میں نے قلم اٹھایا ہے تلوار کے خلاف
عرفان زنگی پوری

ہے دعاؤں میں دعائے خاص میری یہ شکیل
آئے اہلبیت کی خوشبو مرے اخلاق سے
شکیل گیاوی

عزت نفس کا سن لیجئے نوحہ کیا ہے
میں ہوں کیا اور مرے ساتھ رویا کیا ہے
ڈاکٹر سبط حسن نقوی (سینٹ جانس کالج آگرہ سے آن لائن شرکت)

پرکھتا ہوں میں جب بھی جذبۂ نصرت حبیبوں کا
بہ طرز کربلا شمعیں بجھا کر دیکھ لیتا ہوں
ضیا تقوی

ایک دروازہ کھلا یوں جیسے بادل ہٹ گئے
سامنے اک چاند تھا اور بیچ میں پردہ نہ تھا
حسن کاظم (ضلع آگرہ سے آن لائن شرکت)

میں کیسے کہوں خود کو زمانے سے جدا ہوں
مجھ میں تو کوئی بات نرالی بھی نہیں ہے
معید رہبر

اتر کے آ گئی ہے دھوپ گھر کے آنگن میں
کہ ایسے وقت میں تم کو تو جاگ جانا تھا
ڈاکٹر منصور حسن خاں

بات ہوئی تھی اک لمحے کی سال کئی یوں گزر گئے
آج وہ مل کر رویا ایسے گال پہ موتی بکھر گئے
قسیم تابش

نشست کے اختتام پر ضیا تقوی نے تمام معزز شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور نشست اگلے پروگرام تک کے لیے ملتوی کی گئی۔

ٹی ایم ٹی کے زیر اہتمام چیمپئن امتحان

لکھنؤ۔ پچھلے کئی سالوں کی طرح، 14 اپریل 2025 کو لکھنؤ کے مرحوم ڈاکٹر کلب صادق صاحب کے قائم کردہ توحید المسلمین ٹرسٹ کی طرف سے چیمپس ٹیسٹ (مقابلہ امتحان) کا انعقاد اتر پردیش کے تقریباً 45 مراکز پر کیا گیا، جس میں 10 ہزار سے زائد طلباء نے حصہ لیا۔ کلاس 4 سے کلاس 11 تک کے بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں مقابلہ جاتی امتحانات کے لیے تیار کرنے کے مقصد سے منعقد کیے گئے اس امتحان میں لکھنؤ کے تین ہزار سے زیادہ بچوں نے حصہ لیا۔ لکھنؤ میں یونٹی کالج، سینٹ جان اسکول اور مفتی گنج گرلز انٹر کالج میں یہ امتحان لیا گیا۔ اس امتحان کو لے کر طلبہ سے زیادہ پرجوش ان کے والدین بھی پرجوش تھے۔ دو سو سے زائد کمرہ انسپکٹرز اور درجنوں رضا کاروں نے امتحانی مراکز میں امتحان کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ ایک درجن سے زائد نگرانوں نے مسلسل نگرانی رکھی۔ اس موقع پر بنیادی طور پر امیر احمد زیدی (نہال)، مولانا کلب سبطین نوری، مولانا صدف تنویر عباس شاستری، فرحت اعجاز، یونٹی کالج کے پرنسپل دیپک میتھیوز وغیرہ موجود تھے

تیز ہواؤں کے ساتھ پھر برسیں گے بادل، کئی اضلاع میں گرج چمک کا امکان

لکھنو: 14 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے مشرقی ترائی علاقے میں تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بونداباندی کی پیشین گوئی جاری کی گئی ہے۔ ہواؤں کی رفتار 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ تک جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی 18 اور 20 اپریل کے درمیان ایک نئی ویسٹرن ڈسٹربنس کے فعال ہونے کی وجہ سے ریاست کے مشرقی اور مغربی علاقوں میں دوبارہ بونداباندی کے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق منگل سے آئندہ دو روز تک تیز ہواؤں اور بونداباندی کا سلسلہ رکے گا۔ ریاست کے مشرقی اور مغربی علاقوں میں 18 اپریل تک موسم خشک رہے گا۔ تیز دھوپ کی وجہ سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوگا۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی سینٹر کے سینئر سائنس دان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ ایسے آثار ہیں کہ پیر کے بعد ریاست میں بونداباندی رک جائے گی۔ جس کے بعد اگلے دو روز تک پارہ مزید بڑھے گا۔ جن اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ گرج چمک کا امکان ہے ان میں سون بھدرا، مرزاپور، چندولی، وارانسی، غازی پور، مئو، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، بلرام پور اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔

آئی ایم انٹر کالج سرسی میں ٹی ایم ٹی کے زیر اہتمام چیمپس مقابلے کا امتحان منعقد

سنبھل سرسی آئی ایم انٹر کالج سرسی میں منعقدہ مقابلہ جاتی امتحان میں 356 طلباء نے شرکت کی۔ آئی ایم انٹر کالج سرسی کو لکھنؤ کے انسٹی ٹیوٹ ٹی ایم ٹی کے زیر اہتمام چیمپس مقابلے کے امتحان کے لیے امتحانی مرکز بنایا گیا تھا۔ کلاس 4 سے کلاس 11 تک کے طلباء نے مقابلے کے امتحان کے لیے آن لائن فارم بھرے تھے جن کا امتحان پیر کی صبح 9 بجے سی سی ٹی وی کیمروں کی نگرانی میں شروع ہوا۔ امتحان سے پہلے تمام طلبہ کو ان کے ایڈمٹ کارڈ اور آدھار کارڈ کی جانچ کے بعد ہی سنٹر میں داخلہ دیا جاتا تھا۔ امتحان میں 120 لڑکے اور 236 لڑکیاں شریک تھے جبکہ 44 لڑکے اور لڑکیاں غیر حاضر رہے۔ اس دوران سینٹر انچارج محمد شعیب زیدی، کوآرڈینیٹر مولانا محمد عباس، سپروائزر محمد اصغر، مبصر حسین مہندی اور مصطفیٰ علی، سجاد علی، حسن مہندی، مکیش کمار، سبھاش کمار، اشرف علی، علی زہرہ، عترت سیدہ، سمن زیدی، محمد رضا، ہدایت علی وغیرہ نے تعاون کیا۔

ایس پی بابا صاحب امبیڈکر واہنی نے امبیڈکر جینتی پورے ملک میں دھوم دھام سے منائی: سدرشن

لکھنؤ/ بابا صاحب کا یوم پیدائش آج ایس پی بابا صاحب امبیڈکر واہنی کے قومی جنرل سکریٹری رام بابو سدرشن اور سدرشن کمیونٹی امبیڈکر چیتنا کمیٹی کے صدر اور سینئر سماجی کارکن ڈی کے سدرشن کی قیادت میں بڑے دھوم دھام سے منایا گیا۔ مسٹر سدرشن نے کہا کہ ایس پی بابا صاحب امبیڈکر واہنی نے لکھنؤ سمیت ریاست اور ملک بھر سے بڑی تعداد میں قومی دلت پریرنا استھل پہنچ کر بابا صاحب کی مورتی پر مالا، پھول اور خراج عقیدت پیش کیا۔ اس خاص موقع پر سدرشن نے لوگوں کو یاد دلایا کہ دلتوں، آدیواسیوں، پسماندہ طبقات اور دیگر نظر انداز طبقات کے سماجی، معاشی اور سیاسی حالات بی جے پی کے دور حکومت میں مسلسل بگڑ رہے ہیں اور اب ان طبقات کے ریزرویشن کے آئینی حق پر منصوبہ بند حملے کی وجہ سے روزگار کی کمی کی وجہ سے ان کے حالات سدھرنے کے بجائے بگڑ رہے ہیں، جو کہ انتہائی تشویشناک بات ہے۔ سدرشن نے کہا کہ اس وقت ملک میں دلتوں کے خلاف تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بی جے پی کے دور حکومت میں دلت خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ پروگرام میں ڈی کے سدرشن، راجندر دھنوک، امر سدرشن، ساحل سدرشن، ماہی، ٹوئنکل سدرشن، امن سدرشن، ونو سدرشن وغیرہ سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے

اودھ نامہ

جمہوریت کے بدلتے معانی

آج کل جدھر دیکھئے وقف ترمیمی قانون ہی بحث کا موضوع ہے۔آہستہ آہستہ اس کے خلا مسلمانوں کی ناراضگی کا دائرہ بھی بڑھتا جارہا ہے۔اور بھاج حکومت والی ریاستیں احتجاج کرنے والوں کے خلاف کاروائی بھی کررہی ہیں۔جس سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا کسی جموہری ملک میں حکومت اور وزرا کی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرنا جرم ہے۔ پھر ڈیموکریسی یا جمہوریت کیا ہے۔کیا فرق ہے ڈکٹیٹرشپ اور جمہوریت میں۔جہاں نہ ہمیں سوال کرنے کی اجازت ہے اور نہ احتجاج کرنے کی۔اگرچہ لکھنے والے لکھ رہے ہیں،بولنے والے بول رہے ہیں اور نعرے بازی کرنے والے نعرے لگارہے ہیں۔تو سوال یہ بھی ہے کہ کیا اس احتجاج کا کوئی اثر ہونے والے ہے یا ہوسکتا ہے۔کیا اس کے خلاف لکھنے اور بولنے سے حکومت کو کوئی نقصان پہونچ سکتا ہے،اس حکومت کو جس کے پاس مطلوبہ اراکین کی تعداد موجود ہے۔اگر نہیں تو احتجاج کرنے کی اجازت کیوں نہیں۔اور احتجاج سے کون سا خطرہ ہے آپ کو۔ہاں اگر یہ احتجاج تشدد اختیار کرے تو آپ کو حق ہے کہ ان کے خلاف کاروائی کریں۔اگرچہ تشدد دوسرے لوگ اکثر کرتے ہیں اور تشدد پر اکساتے ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی قابل ذکر کاروائی نہیں کی جاتی۔ان کے گھروں پر بلڈوزر نہیں چلتے۔سیاہ پٹی کا باندھنا بھی اب جرم ٹھہرا۔

وقف ترمیم قانون کے تھیلے میں کون سی بلی ہے یہ اب سامنے آنے لگا ہے،آج ہی کے اخبارات میں وزیر اعلیٰ کا یہ بیان چھپا ہے کہ وقف املاک پر فلیٹ بنا کر دلتوں قبائیلیوں اور محروم ہندووں کو دئے جائیں گے۔جبکہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ وقف قانون ،وقف املاک کے انتظام میں شفافیت اور بہتر نگرانی کے مقصد سے لایا گیا ہے۔کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جو خدشہ ظاہر کیا جارہا تھا کہ وقف ترمیمی بل وقف املاک پر قبضہ کی سازش ہے۔

مسلمانوں نے ہر ممکن کوشش کی اس بل کو روکنے کی مگر حکومت نے عددی برتری کی بنیاد پر اسے پاس کرالیا۔حقیقی جمہوریت کی بنیاد عوام کی مرضی اور مشاورت پر ہوتی ہے۔اگر ایوان میں اکثریت کی بنیاد پر ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جو متعلقہ طبقے یا کمیونٹی کی مرضی کے خلاف ہوں تو یہ جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔جمہوریت صرف اکثریت کی مرضی کا نام نہیں ہے،بلکہ اس میں اقلیتوں،کمزوروں اور نظریات سے اختلاف رکھنے والوں کے حقوق کی بھی پاسداری کی جانی چاہئے۔قانون سازی صرف عددی برتری کی بنیاد پر کی جائے اور جس طبقے کے متعلق ہو اس کی اکثریت کی رائے کو مسترد کردیا جائے تو اس سے ایک تو جمہوری اقدار مجروح ہوتی ہیں دوسرے اقلیت میں بے بسی اور محرومی کا احساس پیدا ہوتا ہے جو نہ صرف سماجی ہم آہنگی کے لئے نقصان دہ ہے بلکہ اداروں اور حکومت پر اعتماد میں کمی کا سبب بھی بنتا ہے۔گزشتہ دہائی میں اکثریت کے بل پر قانون سازی کی ایسی کئی مثالیں سامنے آئی ہیں جیسے مسلمانوں کی پرزور مخالفت کے باوجود طلاق ثلاثہ کے متعلق بل پاس ہوا،اگرچہ یہ قانون مسلم خواتین کے تحفظ کے نام پر لایا گیا تھا،لیکن مسلمانوں کی اکثریت نے اسے مذہبی معاملات میں بیجا مداخلت پر محمول مانا اور آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت حاصل مذہبی آزادی میں دراندازی قرار دیا۔کسانوں کی زبردست مخالفت کے باوجود تین زرعی قوانین کا نفاذ کیا گیا۔انھیں حکومت کسانوں کی بازار تک رسائی کے نام پر لائی تھی اور کسانوں کو سمجھانے کی کوشش کررہی تھی کہ کسانوں کی فلاح اور بہبود ان قوانین کے نفاذ سے ہی ممکن ہے۔لیکن ملک بھر کے کسانوں نے اسے مسترد کردیا۔پہلی وجہ تو یہ تھی کہ کسانوں اور ان کی تنظیموں کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔پالیمنٹ میں بغیر تفصیلی مباحثے کے نہایت جلد بازی میں یہ قانون پاس کئے گئے۔ان قوانین سے اندیشہ تھا کہ چھوٹے کسانوں کو نقصان ہوگا، ان کو کارپوریشن کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائیگا اور پرائیویٹ کمپنیوں کو ترجیح مل جائے گی ۔ ایم ایس پی کے لئے بھی کوئی یقینی صورت حال نہیں تھی۔کسانوں نے ملک گیر سطح پر مہینوں احتجاج جاری رکھا۔حکومت شروع میں ضد پر اڑی رہی،دھرنے پر بیٹھے سیکڑوں کسانوں کی ہلاکت کے بعد آخر کار زبردست دباؤ کے چلتے حکومت کو زرعی قوانین واپس لینے پڑے۔مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود شہریت ترمیمی قانون CAA اور NRC وضع کئے گئے۔مسلمانوں نے اس کی شدید مخالفت اس بنیاد پر کی کہ قانون آئین کے بنیادی التزام آرٹیکل 14 سے متصادم تھا یعنی مذہب کی بنیاد پر شہریوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی جاسکتی ہے،لیکن اس قانون میں مذہبی بنیاد پر امتیاز برتا گیا۔اس کے خلاف ملک گیر احتجاج ہوا۔ پولیس فائرنگ میں درجنوں ہلاکتیں ہوئیں۔دہلی کا شاہین باغ اور لکھنو کا گھنٹہ گھر مدتوں احتجاج کے مرکز بنے رہے،لیکن حکومت پر کوئی اثر نہیں ہوا،جموں کشمیر کے عوام یا سیاسی قیادت کی مرضی کے بغیر آرٹیکل 370 کا خاتمہ کرتے ہوئے ریاست کی آئینی خودمختاری ختم کردی گئی ۔نہ صرف اسے یونین ٹیریٹری میں بدلا گیا بلکہ کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔جس کے صوبے کے عوام نے شدید مخالفت کی۔مہینوں کرفیو جیسی صورت حال بنی رہی۔اتر پردیش، گجرات، مدھیہ پردیش جیسی کئی ریاستوں میں مذہبی تبدیلی کے خلاف سخت قانون بنائے گئے۔ان تمام مثالوں میں ایک بات مشترک ہے کہ ان قوانین سے متاثر ہونے والے طبقات کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔اور ان کے احتجاج کو سختی کے ساتھ دبا دیا گیا یا پھر نظرانداز کردیا گیا۔

کرنی سینا نے آگرہ میں رانا سانگا کی شکست یاد دلادی

ڈاکٹر سلیم خان

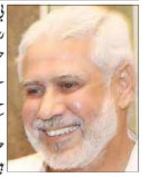

بی جے پی اپنی ذلت و رسوائی کے لیے کسی حریف کی محتاج نہیں ہے۔ اس کام کے لیے اس کی شیوسینا اور کرنی سینا جیسی حلیف جماعتیں کافی ہیں ۔ بی جے پی ہندووں کو مسلمانوں سے ڈرا کر از خود محافظ بن جاتی ہے مگر یہ جماعتیں اپنی حماقت سے ثابت کردیتی ہیں کہ سنگھ پریوار حفاظت تو دور اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت سے بھی محروم ہے۔ ممبئی میں کنال کامرا نے مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کا مذاق اڑایا تو شیوسینا کی بھلائی اس کو نظر انداز کرنے میں تھی مگر اس نے توڑ پھوڑ کرکے پہلے تو اس رسوائی کو مشہور کیا اور پھر کنال کامرا کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکی اس لیے ثابت ہوگیا کہ ’یہ بھونکتے تو ہیں مگر کاٹ نہیں سکتے‘۔ اترپردیش میں کرنی سینا نے شیوسینا سے سبق سیکھنے کے بجائے وہ غلطی دوہرادی۔ سماجوادی پارٹی کے رام جی لال سمن کا رانا سانگا سے متعلق بیان اگر بھلا دیا جاتا تو کوئی نہیں جانتا کہ انہوں نے راجپوتوں کو غدار کی اولاد کہہ دیا۔ اس رسوائی کے بعد بیچاری بی جے پی کے لب پر غالب کا یہ شعر آگیا ہوگا۔

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

رام جی لال سمن کے پارلیمانی خطاب کے بعد 26 مارچ کو کرنی سینا نے آگرہ میں شدید مظاہرہ کیا تھا۔ اس دوران بڑی تعداد میں مظاہرین نے دو بلڈوزر سمیت رکن پارلیمان کے سنجے پلیس میں واقع رہائش گاہ پر حملہ کرکے توڑ پھوڑ کی۔ اس کے بعد جب پولیس سے جھڑپ میں متعدد اہلکار زخمی ہوگئے تو پانی سر سے اونچا ہوگیا۔ یوگی کی پولیس نے جب ڈنڈا چلا کر دوڑایا تو سب رانا سانگا کے فوجیوں کی طرح سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ آگے چل کر کرنی سینا اور دیگر راجپوت تنظیموں نے رانا سانگا کی یوم پیدائش کے موقع پر ’رکت سوابھیمان مہا سمیلن‘ کا اعلان کردیا۔ درمیان میں اس کے رد ہونے کی خبر آئی مگر وہ فیصلہ پھر بدل گیا۔ اس میں چونکہ ڈھائی تین لاکھ لوگوں کی شرکت متوقع تھی اس لیے یوگی نے اسے شہر سے تقریباً 30-40 کلومیٹر دور گڑھی رامی کے مقام پر منعقد کرنے کی اجازت تو دی مگر ایک چوتھائی لوگ بھی نہیں آئے لیکن شہر میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کردیئے گئے تھے۔

یوگی اپنے لوگوں کو خوب جانتے ہیں اس لیے ان کو اندازہ تھا کہ یہ دنگائی شہر میں توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کریں گے اس لیے 4000 اہلکار تعینات کیے گئے نیز پی اے سی کی 9 کمپنیوں کو الرٹ رکھا گیا۔ شہر کے 800 مقامات پر رکاوٹیں کھڑی کرنے کے ساتھ کئی مقامات پر چیک پوسٹس بھی قائم کی گئیں۔ اس اجلاس کا مقصد ہوا میں تلواریں اور ڈنڈے لہرا کر سماجوادی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن رام جی لال سمن کو معافی مانگنے پر مجبور کرنا تھا۔ سماجوادی پارٹی نے کرنی سینا کے آگے سپر ڈالنے کے بجائے اس خلاف محاذ کھول دیا۔ بڑی تعداد میں پارٹی کے کارکن اپنی یکجہتی کا اظہار کرنے کے لیے سمن کے گھر پر جمع ہوگئے۔ پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے 19 اپریل کو آگرہ پہنچ کر رام جی لال سمن سے ملاقات کرنے کا اعلان کرکے کرنی سینا کے زخموں پر نمک پاشی کردی۔ اکھلیش یادو نے اس حملے کو پی ڈی اے یعنی پسماندہ، دلت اور اقلیتوں پر حملہ قرار دے کر بی جے پی کو مشکل میں ڈال دیا۔ یوگی انتظامیہ کو رام جی لال سمن کے گھر پر ممکنہ خطرات کے پیش نظر تین سطحی سکیورٹی فراہم کرنے پر مجبور ہونا پڑا اور اس کے نتیجے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا یعنی کرنی سینا اپنے دشمن کا بال بیکا کیے بغیر شور شرابہ کرکے بے نیل و مرام لوٹ گئی۔

رانا سانگا کے یوم پیدائش پر رکت سوابھیمان سمیلن‘ ریلی میں کرنی سینا کے کارکنان نے سرکاری آشیرواد کے سبب جم کر ہنگامہ کیا۔ پروگرام کے دوران افراتفری اور بے ضابطگی کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ ریلی میں شامل ایک نوجوان نے گاڑی کی چھت پر چڑھ کر ڈبل بیرل بندوق لہرائی، جس کی وجہ سے آس پاس کے علاقوں میں سنسنی پھیل گئی۔ یہ واقعہ لا اینڈ آرڈر کے ساتھ عام لوگوں کے تحفظ کے حوالے سے بھی ایک چیلنج تھا۔ تقریب کے مقام پر موجود ایک سر پھرا کارکن ٹینٹ پر چڑھ گیا۔ اس سے اگر خیمہ گر جاتا تو بڑا حادثہ ہوسکتا تھا، کیونکہ اس کے نیچے بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ پروگرام کے دوران غصے سے بھرے شرکاء ایک دوسرے کو دھکا مکی کرتے نظر آئے۔ کرنی سینا کا یہ پرتشدد مظاہرہ آس پاس کی سڑکوں پر پھیل گیا یہاں تک کہ ہائی وے اور ایکسپریس وے تک کو بھی بلاک کردیا۔ اس کے سبب علاقے میں لمبا ٹریفک جام لگ گیا۔ ایسے میں دیکھتے ہی انکاونٹر کرنے والی یوگی پولیس ہاتھ جوڑ کر سرکاری داماداوں کو سمجھا بجھا کر مظاہرہ ختم کرانے کی کوشش کرتی نظر آئی۔

اترپردیش کی یوگی حکومت صوبے میں جو نظم و نسق کے بہتر ہونے کے دعوے کرتی رہی ہے۔ کرنی سینا کی غنڈوں نے کھل کر تلواریں اور اسلحے لہرا کر اس دعوے کی پول کھول دی اور یوگی حکومت کی پولیس خاموش تماشائی بنی رہی۔ ڈاکٹر رام جی لال سمن کے خلاف اسٹیج سے ہونے والی اشتعال انگیزی پر اس نے کوئی اقدام نہیں کیا الٹا ایڈیشنل کمشنر بھی بھیڑ کے غصے کو دیکھتے ہوئے پولیس سمیت پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوگئے۔ سماجوادی اور دلت تنظیموں نے الزام لگایا کہ یہ سارا تنازع جان بوجھ کر سیاسی فائدے اور ذات پات کے پولرائزیشن کی خاطر اٹھایا گیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس میں ایس پی کا بڑا فائدہ ہے کیونکہ راجپوت تو ویسے بھی اس کے دشمن ہیں مگر دلتوں کے مایاوتی کو چھوڑ اکھلیش کی جانب آنے کا امکان پیدا ہوگیا ہے۔ اس لیے کرنی سینا کے اس مظاہرہ نے ایک بار پھر ریاست کی سیاست کو نہ صرف گرما دیا۔

کرنی سینا کے احتجاج والی شب بڑی چالاکی سے اس فرقہ وارانہ رنگ دینے کی ناکام کوشش بھی کی گئی۔ شاہی جامع مسجد میں مظاہرے کی رات ایک تھیلے کے اندر خنزیر کے گوشت کا ٹکڑا بلکہ سر رکھ کر امن و امان خراب کرنے کی سازش کی گئی۔ سی سی ٹی وی سے حاصل ہونے والی فوٹیج کی بنیاد پر پولیس نے گوشت پھینکنے والے نذر الدین کو گرفتار تو کرلیا مگر ضرورت اس بات کی ہے اس کے پیچھے بنی گئی سازش کا پتہ لگایا جانا چاہیے۔ پولیس نے ملزم سے پوچھ گچھ کے بعد اس فعل قبیح کے پیچھے کی سازش اور اس کی نیت معلوم کرنے کا وعدہ تو کیا مگر تفتیش کی تفصیلات تادم تحریر ظاہر نہیں کی گئی ۔ یہ کام اگر ایمانداری سے کیا جائے تو لازماً کوئی نہ کوئی زعفرانی چہرا سامنے آجائے گا مگر یوگی کے انتظامیہ سے ایسی توقع کرنا فضول ہے ۔جامع مسجد انتظامیہ کمیٹی کے صدر محمد زاہد قریشی نے مقامی لوگوں نے صبر و ضبط کا مظاہرہ کرکے ایک سازش کو ناکام کردیا ورنہ کرنی سینا اور انتظامیہ کو ایک مشترک دشمن مل جاتا اور سارا غم و غصہ رام جی لال سمن سے ہٹ کر مسلمانوں کی جانب مڑ جاتا۔

یہ کوئی خام خیالی نہیں ہے بلکہ وقف ترمیمی بل کے خلاف علامتی احتجاج کے دوران جمعۃ الوداع اور عید کی نماز کے دوران بازو پر سیاہ پٹی باندھنے والے 300 سے زائد مسلمانوں پر یو پی پولیس نے مقدمہ درج کرکے دو لاکھ کا بانڈ جمع کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس پر ملک بھر کے انصاف پسندوں نے اعتراض کیا اور اس کارروائی کو سراسر ناانصافی اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ پولیس نے پہلے تو یہ کہا تھا کہ اور لوگوں کی تلاش جاری ہے مگر اب کہہ رہی ہے کہ اضافی افراد کی شناخت نہیں کی گئی ۔مظفر نگر کے ایس ایس پی ابھیشیک سنگھ اس نوٹس کو قانونی تو کہہ رہے ہیں لیکن عدالت میں گمان غالب ہے کہ اسے ان کے منہ پر مار دیا جائے گا اور ماضی کی مانند پھر ایک بار یوگی انتظامیہ کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ اترپردیش کی پولیس جس دن اپنے اس اقدام کو جائز قرار دے رہی تھی اسی روز ایک اہم فیصلے میں الہ آباد ہائی کورٹ نے اس کو سخت ہدایت جاری کی کہ کسی شخص کو اس کی گرفتاری کی وجہ اور بنیاد بتائے بغیر گرفتار کرنا غیر قانونی ہے۔

لہٰذا عدالت نے اپنے فیصلے میں ہدایت دی ہے کہ گرفتاری کے وقت آئین کے آرٹیکل 22(1) اور سی آر پی سی کی دفعہ 50 (اب بی این ایس ایس کی دفعہ 47) کے تحت حقوق پر سختی سے عمل کیا جائے۔ عدالت نے ڈی جی پی یوپی کو ایک سرکلر جاری کرنے اور تمام ضلعی پولیس سربراہوں کو قانونی دفعات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ رانا سانگا کی طرح کرنی سینا کو بھی اس بار سماجوادی پارٹی کے خلاف دونوں مرتبہ شکست فاش سے دوچار ہونا پڑا۔ پہلے وہ ابراہیم لودھی سے ہارا مگر پھر بابر کے ساتھ اسے فتح نصیب ہوئی۔ اس کے بعد جب بابر کے خلاف میدان جنگ میں آیا تو پھر سے ہار کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ لوگ نہ تو ماضی میں اپنے بل پر کامیاب ہوسکے اور نہ مستقبل میں ہوسکیں گے۔ درمیان میں دوسروں کے سہارے انتخاب جیت گئے تھے مگر حالیہ تنازع نے ثابت کردیا ہے کہ مستقبل میں اس کامیابی کے سلسلے کو جاری رکھنا مشکل ہوگا۔☆☆☆

علاقائی اقتصادی تعاون کا BIMSTEC کے ذریعے فروغ

اسد مرزا

اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ BIMSTEC جامع ترقی اور اجتماعی سلامتی کا ایک نمونہ ہے اور یہ محض ایک علاقائی تنظیم نہیں ہے، وزیر اعظم نریندر مودی نے گزشتہ جمعہ کو BIMSTEC چوٹی کانفرنس کے دوران 20 سے زیادہ تجاویز کی نشاندہی کی، جن کے ذریعے علاقائی سلامتی سے متعلق وزراء داخلہ کے ملنے کے طریقہ کار سے لے کر UPI سے منسلک ادائیگی کے طریقہ کار تک، توانائی کے فروغ کے لیے نئے منصوبے اپنانا سے لے کر ایک نئے چیمبر آف کامرس کے قیام تک کی تجاویز شامل تھیں۔

بنکاک میں 6ویں BIMSTEC چوٹی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ ”BIMSTEC جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے درمیان ایک اہم پل کے طور پر کام کرتا ہے، اور علاقائی رابطے، تعاون اور مشترکہ خوشحالی کو آگے بڑھانے کے لیے ایک طاقتور پلیٹ فارم کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہ انتہائی اطمینان کی بات ہے کہ BIMSTEC چارٹر گزشتہ سال نافذ ہوا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ بنکاک ویژن 2030، جسے ہم آج اپنا رہے ہیں، ایک خوشحال، محفوظ، اور جامع خلیج بنگال کے خطے کی تعمیر کے لیے ہمارے مشترکہ عزم کو آگے بڑھائے گا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ ’BIMSTEC سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا پرایاس‘ کے جذبے کو یکجا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”یہ ہمارے مشترکہ وعدوں اور ہمارے اتحاد کی مضبوطی کا ثبوت ہے... مجھے یقین ہے کہ ہم مل کر یکجہتی، تعاون اور باہمی اعتماد کے جذبے کو مضبوط کرتے رہیں گے، اور BIMSTEC کو مزید بلندیوں تک لے جائیں گے۔“

اس کے ساتھ ہی آگے بڑھنے کا ایک اور قدم لیتے ہوئے ہندوستان نے تھائی لینڈ کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو اسٹریٹجک سطح تک بڑھانے کا اعلان کیا اور اس طرح خلیج بنگال کے علاقائی فورم یعنی BIMSTEC کو ایک نئی تحریک بھی دی۔ ہند-تھائی تعلقات کو اس فروغ کے ساتھ، وزیر اعظم نریندر مودی نے ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کو مضبوط کیا ہے اور بین علاقائی تعاون کو فروغ دینے کے ہندوستان کے اقدامات کو مزید مضبوط کیا ہے۔

ہندوستان نے 2016 میں سارک سربراہی اجلاس منسوخ ہونے کے بعد BIMSTEC کو بحال کیا تھا۔ اڑی، کشمیر میں پاکستان کی سرپرستی میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان نے سارک سربراہی اجلاس کا بائیکاٹ کیا تھا۔ پاکستان BIMSTEC گروپ کا رکن نہیں ہے جس میں بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، میانمار، نیپال، سری لنکا اور تھائی لینڈ شامل ہیں–وہ ممالک جو خلیج بنگال پر منحصر ہیں۔

یہاں جو چیز اہمیت کی حامل ہے وہ تھائی لینڈ کے ساتھ ہندوستان کے دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانا ہے کیونکہ یہ BIMSTEC فورم کے احیاء کی ایک اچھی علامت ہے کیونکہ سارک تقریباً معدوم ہونے کے بعد سے پاکستان نے علاقائی تعاون کے فورم سے دور رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان کے رویے نے مودی حکومت کو BIMSTEC کو دوبارہ شروع کرنے اور ایک چارٹر کی شکل میں BIMSTEC کو زیادہ سے زیادہ ادارہ جاتی بنانے کی راہ ہموار کرنے اور مختلف شعبوں میں زیادہ مخصوص تعاون کو فروغ دینا بھی شامل ہے۔ BIMSTEC کے بنکاک سربراہی اجلاس میں سمندری نقل و حمل کے تعاون کے معاہدے کے اختتام اور فورم میں ایک ویژن دستاویز کو اپنایا گیا۔ تجارت اور کاروبار پر مودی نے BIMSTEC چیمبر آف کامرس کے قیام کی تجویز پیش کی۔ مزید برآں، زیادہ سے زیادہ اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لیے ایک سالانہ BIMSTEC بزنس سمٹ منعقد کرنے کی تجویز بھی دی گئی۔ انہوں نے ہندوستان کے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) اور BIMSTEC کے رکن ممالک کے ادائیگی کے نظام کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی بھی تجویز پیش کی۔ مودی نے ہندوستان میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لیے ایک BIMSTEC سینٹر آف ایکسیلنس کے قیام کی تجویز بھی پیش کی۔ یہ مرکز آفات کی تیاری، راحت رسانی کی کوششوں میں تعاون میں سہولت فراہم کرے گا۔ مزید برآں، BIMSTEC ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز کے درمیان چوتھی مشترکہ مشق اس سال کے آخر میں ہندوستان میں منعقد کی جائے گی۔

مودی نے BIMSTEC کے آنے والے نئے چیئرمین کے طور پر بنگلہ دیش کا پرتپاک خیر مقدم بھی کیا۔

سربراہی اجلاس نے ”6ویں BIMSTEC سربراہی اجلاس کا اعلامیہ، بنکاک وژن 2030“ کو اپنایا، جو BIMSTEC کے رکن ممالک کے درمیان مستقبل کے تعاون کے لیے ایک جامع اور عملی روڈ میپ فراہم کرنے والا پہلا وژن دستاویز ہے۔ اجلاس نے ”BIMSTEC میکانزم کے طریقہ کار کے قواعد“ کو بھی اپنایا جس نے چارٹر کے ساتھ مل کر BIMSTEC کے تحت علاقائی تعاون کے لیے ادارہ جاتی فریم ورک کی بنیاد رکھی ہے۔

علاقائی رہنماؤں نے BIMSTEC کی مستقبل کی سمت طے کرنے کے لیے ماہرین کے گروپ کی رپورٹ کو بھی اپنایا۔ دستاویز میں آزاد تجارتی معاہدوں (FTAs) کے ذریعے تجارت کو بڑھانے، تجارتی سہولت کاری کے اقدامات، سنگل ونڈو سسٹم کو لاگو کرنے، اور ملٹی موڈل کنیکٹیویٹی حکمت عملی تیار کرنے کی سفارشات شامل ہیں، جن کا مقصد علاقائی تجارت کو ہموار کرنا ہے۔ سینٹر فار پالیسی ڈائیلاگ کے ایک معزز فیلو پروفیسر مستفیض الرحمان نے کہا: ”اگر اس دستاویز کو اپنایا جاتا ہے، تو یہ علاقائی تعاون کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے بہت اہم ثابت ہوگا۔“ بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر کے پریس سیکرٹری شفیق العالم نے کہا کہ ”چیف ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس علاقائی تعاون، اقتصادی ترقی اور عوام سے عوام کے رابطے کے لیے ایک بہترین وکیل ہیں۔ وہ تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور تمام علاقائی ممالک کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کو ترجیح دیں گے۔“

تاہم، خارجہ پالیسی کے تجزیہ کاروں اور اقتصادی ماہرین کے مطابق، BIMSTEC نے اپنے 27 سال کے سفر میں کچھ زیادہ حاصل نہیں کیا ہے۔ BIMSTEC کے اراکین کا مشترکہ اقتصادی حجم تقریباً 4.7 ٹریلین ڈالر ہے، جو بین ملکی تجارت کو فروغ دینے کے لیے بلاک کی وسیع صلاحیت کو اجاگر کرتا ہے، لیکن اس کی علاقائی تجارت اس کی کل تجارت کا صرف 7 فیصد ہے، جو جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی ایسوسی ایشن (آسیان) کا صرف 25 فیصد ہے۔

پروفیسر مستفیض الرحمان نے کہا کہ BIMSTEC کے فریم ورک معاہدے پر 2004 میں دستخط ہوئے تھے، لیکن ابھی تک آزاد تجارتی معاہدے (FTA) پر دستخط نہیں ہو سکے ہیں۔ رکن ممالک اہم تجارتی مسائل پر اتفاق رائے تک پہنچنے میں ناکام رہے ہیں، خاص طور پر اشیاء خورد و نوش اور خدمات میں اصل اور تجارت کے اصولوں کے بارے میں۔

ڈھاکہ یونیورسٹی میں معاشیات کے پروفیسر سلیم ریحان نے کہا کہ BIMSTEC کے لیے ایک اہم رکاوٹ رکن ممالک کے رہنماؤں کی جانب سے سیاسی عزم کی کمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”بڑے ممالک نے مستقل طور پر سیاسی عزم کا مظاہرہ نہیں کیا جس کی ضرورت ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے درکار ہے، جب کہ چھوٹے ممالک نے BIMSTEC کو خاطر خواہ ترجیح نہیں دی۔“ انہوں نے کہا۔ پروفیسر مستفیض الرحمان نے کہا کہ اراکین کے درمیان سیاسی یا دوطرفہ مسائل کے باوجود تجارتی اور اقتصادی تعاون جاری رہ سکتا ہے۔ ”علاقائی انضمام پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے کیونکہ تجارتی جنگ عروج پر ہے۔“ پروفیسر رحمان نے ٹرمپ انتظامیہ کے عالمی سطح پر زیادہ محصولات عائد کرنے کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ مجموعی طور پر جس طریقے سے پوری دنیا میں اس وقت تجارتی اتھل پتھل مچی ہوئی ہے، اس پس منظر میں علاقائی تنظیموں یا اتحاد کے ذریعے کاروبار اور معیشت کو فروغ دینا مختلف رہنماؤں کی اولین ترجیح بن گئی ہے۔ کیونکہ انھیں معلوم ہے کہ کسی ایک بڑے ملک پر انحصار کرکے آپ اپنی معیشت کو زیادہ کامیاب نہیں بنا سکتے ہیں بلکہ اس کے لیے پہلے علاقائی سطح پر متحد اور کامیاب ہونا زیادہ اہم ہے اور یہی پی ایم مودی کی Look East Policy کا محور ہے۔

(www.asadmirza.in :رابطہ کے لیے)

مسلمانوں سے ہمدردی کے نام پر بی جے پی کی مسلم دشمنی

امجد خان

نریندر مودی اور اُن کی حکومت کے بارے میں اپوزیشن قائدین اکثر یہ کہا کرتے ہیں بلکہ اس پر الزام عائد کرتے ہیں کہ اس نے مسلم دشمنی کے معاملہ میں تمام حدیں پار کرلی ہیں۔ مودی جی سے لیکر اُن کے کابینی رفقاء اور پارٹی قائدین سے متعلق بھی انصاف پسند لوگوں کی رائے ٹھیک نہیں ہے۔ 2014ء کے عام انتخابات کیلئے جب انتخابی مہم چلائی جارہی تھی اس وقت مودی کو بی جے پی نے اُن کے اپنے سیاسی گرو اور بی جے پی کو موجودہ مقام تک پہنچانے والے ایل کے اڈوانی پر ترجیح دی۔ انتخابی مہم کے دوران مودی نے پرزور انداز میں کہا کہ اگر وہ اقتدار میں آتے ہیں تو پٹرول وڈیزل کی قیمتوں کو 60-04 سے گھٹا کر 40-50 روپئے تک لادیں گے۔ بیرونی ممالک کی بینکوں میں جمع کروایا گیا سیاہ دھن Black Money ہندوستان واپس لائیں گے اور ہر ہندوستانی شہری کے بینک اکاونٹ میں 15 لاکھ روپئے جمع کروائیں گے ۔ مودی نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ ملک سے بیروزگاری اور غربت کا خاتمہ کردیں گے۔ ہر سال 2 کروڑ بیروزگار نوجوانوں کو ملازمتیں فراہم کی جائیں گی ۔خواتین کی عصمتوں کی حفاظت کی جائے گی،ملک کو سوپر پاور بنائیں گے، رشوت خوری، بدعنوانی اور اقرباء پروری کا بھی خاتمہ کردیا جائے گا لیکن مودی کی گزشتہ دو معیادوں اور اب تیسری معیاد کا جائزہ لیں تو ان کے وعدے کھوکھلے ثابت ہوئے ۔ مہنگائی نے عام ہندوستانی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اب حال یہ ہے کہ 146 کروڑ آبادی کے حامل ہمارے وطن عزیز میں اب بھی 80 کروڑ عوام راشن پر گذارا کررہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ مودی حکومت غربت کے خاتمہ میں بالکلیہ طور پر ناکام ہوگئی ہے۔

بقول راہول گاندھی مودی جی ہم دو ہمارے دو فارمولے پر عمل کررہے ہیں۔ وہ صرف اور صرف اپنے ہمنوا صنعت کاروں و تاجرین کو من مانی فوائد پہنچانے میں مصروف ہے۔ سطور بالا میں مودی جی کے جن وعدوں کا ہم نے حوالہ دیا آپ خود ان تمام کا جائزہ لیکر اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ انھوں نے کوئی وعدہ وفا نہیں کیا ۔ اس کے برعکس مودی جی حکومت میں ملک کا صرف نقصان ہی ہوا ہے ۔ خاص طور پر بی جے پی کی زیراقتدار ریاستوں میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا ہے۔ جانوروں کے نام پر انسانوں کا قتل یعنی ہجومی تشدد کے واقعات تو روز کا معمول بن گئے ہیں۔ ماؤں بیٹیوں، بہنوں اور بہووں کی عصمتیں محفوظ نہیں ہے (حالانکہ) مودی جی نے پرزور انداز میں بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ کا نعرہ دیا۔ یہ نعرہ کس طرح کھوکھلا ثابت ہوا اس کا اندازہ ملک کی مختلف ریاستوں بالخصوص بی جے پی زیراقتدار ریاستوں میں پیش آئے عصمت ریزی کے واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔ مندر کے باہر اپنے غریب ماں باپ کے ساتھ سونے والی تین سالہ بچی سے لیکر دار الحکومت دہلی میں اپنے گھر کو محفوظ سمجھنے والی 65-70 سالہ خاتون بھی محفوظ نہیں ہے۔ مودی جی کی حکومت میں دلتوں کا بھی برا حال ہے۔ اگر کوئی کمسن دلت طالب علم اپنے برہمن استاد کے گھڑے سے پانی پیتا ہے تو اسے مار مار کر موت کے منہ میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ کسی اسکول میں دلت خاتون خانساماں ہوتی ہے تو ذات پات کے نام پر اپنی اپنی روٹیاں سیکھنے والے مذہب کے ٹھیکیدار اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے سے گریز کرتے ہیں۔ انسانی اقدار کس طرح روبہ زوال ہے اس کا اندازہ ان واقعات سے لگایا جاسکتا ہے جہاں اگر کوئی دلت گھوڑی پر اپنی بارات نکالتا ہے تو اعلیٰ ذات کے لوگ اس پر یہ کہتے ہوئے سنگباری کرتے ہیں، پرتشدد حملے کردیتے ہیں کہ تو دلت ہے اور دلت کو گھوڑی پر بارات نکالنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ حالیہ عرصہ کے دوران راجستھان کے رام گڑھ میں تعمیر کردہ رام مندر کی افتتاحی تقریب سے کانگریس سے تعلق رکھنے والے قائد اپوزیشن وہاں پہنچے تب بی جے پی کے ایک لیڈر آہوجہ نے مندر میں گنگا جل کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُس کی صفائی کروائی۔ آہوجہ کا کہنا تھا کہ مندر میں اپوتر (ناپاک) آگیا تھا، ایسے میں اسے پاک کرنا ضروری تھا۔

> مسلمانوں سے ہمدردی سے متعلق مودی اور ان کی حکومت کے دعوے جھوٹے اور کھوکھلے ہیں جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ بی جے پی کے 240 ارکان لوک سبھا میں ایک بھی مسلم رکن نہیں ہے۔ راجیہ سبھا میں بھی بی جے پی کا کوئی مسلم رکن نہیں ہے۔ مرکزی کابینہ میں ایک بھی مسلم وزیر شامل نہیں ہے۔

بہرحال مودی جی 2014 سے پہلے اور آج تک جو وعدے کئے انہیں پورا نہیں کیا بلکہ ملک کو درپیش اہم مسائل پر پردہ ڈالنے اور عوام کی توجہ ان مسائل سے ہٹانے کیلئے مسلمانوں کے خلاف بلز پیش کئے۔ شہریت ترمیمی قانون، مسلم اکثریتی ریاست جموں وکشمیر کو خصوصی موقف عطا کرنے والی دستور کی دفعہ 370 کی منسوخی، طلاق ثلاثہ کو جرم قرار دینے والا قانون اور اب وقف ترمیمی قانون اس کی بدترین مثالیں ہیں۔ مودی حکومت بار بار یہ دعویٰ کررہی ہے کہ وقف ترمیمی بل اور دوسرے مسلم مخالف بل صرف اور صرف مسلمانوں سے ہمدردی کے باعث پیش کئے گئے حالانکہ مسلمانوں سے ہمدردی سے متعلق مودی اور ان کی حکومت کے دعوے جھوٹے اور کھوکھلے ہیں جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ بی جے پی کے 240 ارکان لوک سبھا میں ایک بھی مسلم رکن نہیں ہے۔ راجیہ سبھا میں بھی بی جے پی کا کوئی مسلم رکن نہیں ہے۔ مرکزی کابینہ میں ایک بھی مسلم وزیر شامل نہیں ہے۔ دوسری طرف ملک بھر میں فرقہ پرستی کا دور دورہ ہے۔ مساجد کے نیچے مندر تلاش کی جارہی ہیں۔ مساجد اور تاریخی مقامات پر دعوے کئے جارہے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ امریکی ٹیرف کے بارے میں عوام کو وقف کروانے سے گریز کیا جارہا ہے۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مولانا سید مودودی پر فیض احمد فیض کا مکالمہ

13 دسمبر 1982ء کو فیض احمد فیض صاحب کے گھر پر جمیل احمد رانا اور سلیم منصور خالد صاحبان نے فیض صاحب سے ایک انٹرویو ریکارڈ کیا۔ ان کی اہلیہ ایلس فیض اور ڈاکٹر حسن رضوی بھی اس مجلس میں شریک تھے۔ مکالمہ کا کچھ حصہ پیش خدمت ہے۔

(عبدالعزیز)

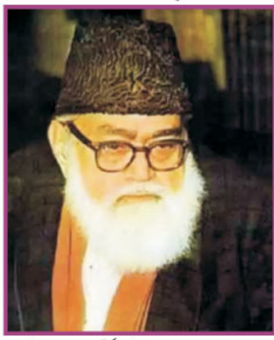

نظام تعلیم کو نظریاتی لحاظ سے مؤثر اور قومی لحاظ سے باثمر بنانے کا جو سوال ہے اس میں ہم سمجھتے ہیں کہ نظام تعلیم کو کسی صورت میں بھی سیاسی زندگی سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں نظام تعلیم ہو یا زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو، وہ اپنی نوعیت اور اہمیت کے لحاظ سے سیاسی نظام مملکت پر منحصر ہوتا ہے۔ ہم تو ابھی تک اپنا سیاسی نظام ہی نہیں طے کرسکے، نظام تعلیم کی باری تو بعد ہی میں آئے گی۔

سوال: بیسویں صدی کے جدید اردو ادب میں بیداری کی تحریک اور انقلابی شعور کے حوالے سے ایک صاحب کا کہنا ہے کہ چار آدمیوں نے روایت سے کٹے بغیر اردو ادب کو سب سے زیادہ انقلابی جذبہ وقوت عطا کی ہے۔ نثر میں مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے، جب کہ شعروسخن کے میدان میں علامہ اقبال اور فیض نے بظاہر چاہے ان کے فکری اثرات نظر نہ آئیں یا تعصب کے سبب اس حقیقت سے انکار بھی کیا جائے مگر اس دور کے ادبی پس منظر میں یہ چار آدمی نمایاں نظر آئیں گے جنہوں نے کسی نہ کسی حوالے سے اہلِ دانش، عوام اور خواص کو ادب وفکر اور ابلاغ کے دائروں میں متاثر کیا ہے، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

فیض احمد فیض: ....بھئی..........! ہم تو کسی شمار میں نہیں ہیں، باقی تین بزرگوں کے بارے میں انہوں نے جو کہا ہے وہ بلا مبالغہ صائب ہے۔

سوال: پاکستان کے کم وبیش ہر مکتب فکر کے اہل قلم کی نگارشات کا مطالعہ میرا موضوع ہے۔ اس ضمن میں میں نے مولانا مودودی کو بھی پڑھا ہے۔ ان کے معرکۃ الآراء رسالہ ترجمان القرآن کے پرانے فائل دیکھتے ہوئے ایک چیز نظر سے گزری۔ یعنی یہ زمانہ 1940ء کا ہے جس میں مولانا نے ایک کالج میں خطبہ تقسیم اسناد دیا تھا جو ترجمان میں شائع ہوا۔ خطبہ کے آغاز میں ایک صفحے کا تعارفی نوٹ تحریر کرتے ہوئے مولانا مودودی نے لکھا ہے:

"کچھ مدت ہوئی مجھے ایک اسلامیہ کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں خطبہ عرض کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ یہاں اس بات کی داد نہ دینا ظلم سمجھتا ہوں کہ جس تلخ صاف گوئی سے میں نے اپنے خطبہ میں کام لیا اسے وہاں نہایت ٹھنڈے دل سے سنا گیا اور بہتوں نے صداقت کا اعتراف بھی کیا۔ کالج کے پرنسپل ایک ایسے صاحب تھے جو موجودہ زمانہ کے "ترقی پسندوں" کی صف اول میں ہیں۔ میرے نقطۂ نظر سے ان کو سخت اختلاف ہونا ہی چاہئے، لیکن اپنی "ترقی پسندی" کے ایک کھلے دشمن کو دعوت دینے والے وہ خود ہی تھے اور اس کی تلخ گفتاری کو بھی سب سے زیادہ خندہ پیشانی کے ساتھ انہوں نے ہی سنا۔ اگرچہ ایسی ہی بلکہ اس سے زیادہ تلخ صداقت مجھے ان دارالعلوموں میں بھی جا کر عرض کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جہاں مسلمانوں کی نوخیز نسلوں کے ساتھ اس سے بدتر معاملہ ہو رہا ہے، لیکن میں جانتا ہوں کہ "سوٹوں میں لاکھوں عیوب کے باوجود جتنے بڑے دل چھپے ہوئے ہیں، جبوں میں اتنے بڑے دل بھی نہیں ہیں۔ جو کچھ میں ایک کالج میں کہہ گزرا اس کا بیسواں حصہ بھی کسی دارالعلوم میں اس سے بہت زیادہ ادب کے ساتھ دست بستہ عرض کروں تو جان کی امان نہیں پاسکتا۔"

اس کے بعد مولانا نے اپنا پورا خطبہ شائع کیا جس میں انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ "دراصل میں آپ کی اس مادرِ علمی کو......اور مخصوص طور پر اسی کو نہیں بلکہ ایسی تمام مادرانِ علمی کو......درس گاہ کے بجائے قتل گاہ سمجھتا ہوں، میرے نزدیک آپ فی الواقع یہاں قتل کئے جاتے رہے ہیں اور یہ ڈگریاں جو آپ کو ملنے والی ہیں، یہ دراصل موت کے صداقت نامے (Death Certificate) ہیں۔" تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ مولانا کو خطاب کی دعوت دینے والے ڈاکٹر محمد دین تاثیر اور آپ تھے......سوال یہ ہے کہ جب آپ لوگ ان کے خیالات سے واقف تھے اور وہ بھی آپ کے فکری رخ کو پہچانتے تھے تو آپ نے مولانا مودودیؒ ہی کو کیوں مدعو کیا اور وہ بھی کالج کے دوسرے جلسہ تقسیم اسناد میں، حالانکہ وہ تو کوئی نواب تھے نہ بڑے ڈگری یافتہ اور نہ کوئی مشہور لیڈر تھے۔ بس ایک ماہانہ پرچے کے ایڈیٹر تھے اور 36 سال کے نوجوان؟

فیض احمد فیض: اس لئے کہ مولانا مودودی صاحب علم اور صاحب فضل تھے، وہ عالم بھی تھے، اپنی طرز کے مقرر بھی تھے...... قطع نظر اس کے کہ اختلافات تو لوگوں میں ہوتے ہی ہیں، لیکن اس سے افراد کی بزرگی میں یا ان کی عظمت میں فرق نہیں آتا، خواہ رائے کا اختلاف کیسا تھ بھی کیوں نہ ہو۔ وہ (مولانا) اسی زمانے میں پنجاب میں وارد ہوئے تھے اور اسلامیہ کالج میں پڑھا بھی رہے تھے، جب تقسیم اسناد کے نووکیشن کی تقریب ہو رہی تھی اور اسی زمانے میں ہم نے ان کی تحریریں دیکھی تھیں اور ان کا نام بھی تجویز کیا تھا کہ ایک عالم ہمارے ہاں وارد ہوا ہے تو اپنے تلامذہ کو ان سے روشناس ہونے کا موقع میسر آنا چاہئے۔ اس خیال سے ان کو مدعو کیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس تقریب سے وہ بھی خوشنود گئے تھے اور ہم لوگ بھی فیض یاب ہوئے۔ یہ درست ہے کہ وہ کوئی رئیس، نواب یا عہدے دار نہ تھے، مگر صاحب علم وفضل تو تھے اور اصل چیز تو یہی ہوتی ہے۔

سوال: آپ نے مولانا مودودی کی کوئی خاص تحریر پڑھی ہے؟ اس کا کوئی قابلِ ذکر تاثر؟

فیض احمد فیض: ہم نے ان کی تحریریں، بہت سی پڑھی ہیں جن میں "تفہیم القرآن" سے لے کر "تفہیمات" تک سب کتابیں ہیں۔ تاثر تو سب سے پہلے ہمارا یہی ہے کہ جس قدر سلاست اور Lucidity سے وہ بیان کرتے ہیں وہ اپنی جگہ طرز تحریر کے اعتبار سے مفید چیزیں ہیں۔ مولانا اپنی تحریر میں شکوہ الفاظ سے مرعوب نہیں کرتے، بلکہ ندرتِ استدلال سے قائل اور ایمان کی سچائی سے مسحور کرتے ہیں۔

سوال: مغربی تہذیب کے ایک نقاد کی حیثیت سے اور دینی اقدار کے تحفظ کے حوالے سے مولانا کا مقام آپ کی نظر میں کیا ہے؟

فیض احمد فیض: بات یہ ہے بھئی! کہ ہم ان مسائل کے محقق یا ناقد تو نہیں ہیں، تہذیب مغرب پر تنقید کوئی نئی چیز نہیں تھی، اس لئے کہ اس ضمن میں ہمارے علماء کی جانب سے ایک تنقیدی روایت چلی آ رہی تھی...... جہاں تک نظر دوڑا کے ہم نے سوچا، دیگر علماء کے مقابلے میں مودودیؒ صاحب کا نقطۂ نظر اس معاملے میں زیادہ معتدل ہے، اکثر و بیشتر استدلال وہ عقلی توجیہہ سے کرتے ہیں، محض روایتی طریقے سے نہیں کرتے۔ انہوں نے تہذیب مغرب پر جذباتی انداز سے نہیں بلکہ غیر جذباتی اور استدلالی انداز سے تنقید کی ہے۔

سوال: تاریخ پاکستان کے ابتدائی دو تین برسوں کے بارے میں جب ہم پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قیام پاکستان کے ڈیڑھ دو سال کے دوران ہی دو گروہوں کے خلاف دارو گیر کا سلسلہ شروع ہوا جس میں عام اجتماعی وسیاسی گروہوں میں سے ترقی پسند زیر عتاب تھے اور دوسری جانب دینی طبقوں سے مولانا مودودیؒ اور ان کے رفقاء جبر کا سامنا کر رہے تھے۔ کیا اس عمل کے پس منظر میں حکمرانوں کی کوئی مخصوص نفسیات کارفرما تھی یا اس کے کوئی دوسرے عوامل بھی ہیں؟

فیض احمد فیض: یہ تو ظاہری بات ہے کہ حکومت بھی نہیں کہنا چاہئے وہ بہت 'بڑی چیز' ہے، بلکہ بیوروکریسی کہنا چاہئے، کیونکہ بیوروکریسی کا اس طبقے پر زلزلہ گرتا ہے جو ان کی نمبرداری کو پوری طرح قبول نہیں کرتے اور جو بجا طور پر اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ زندگی کے معاشرتی، معاشی اور سیاسی کاروبار میں جو بھی نقائص ہیں یا کوتاہیاں ہیں یا غلطیاں ہیں ان کی درستی کی جائے، وہ ایک نقطۂ نظر سے کی جائے یا دوسرے نقطۂ نظر سے درست کی جائے، اس پر مکالمہ ہوسکتا ہے۔ باقی ظاہر ہے کہ جو بھی تنقید کرے گا اور چودھراہٹوں کو تسلیم نہیں کرے گا، لاٹھی تو اسی پر برسے گی نا، اور جو لوگ چپ کر کے گھر میں بیٹھیں گے اور کہیں گے کہ سب ٹھیک ہے ظاہر ہے کہ انہیں کوئی بھی نہیں چھیڑے گا۔ ہمیشہ کوئی بھی حاکم وقت ہو۔ بادشاہ ہو یا ڈپٹی کمشنر ہو، اس پر جب بھی اور جو بھی تنقید کرے گا، اسی پر اس کی نگاہ پڑے گی۔ دوسروں کی طرف تو نگاہ نہیں پڑتی۔ پس ان طبقوں کا یہی نفسیاتی مسئلہ ہے جو ہمارے ساتھ بھی اور مودودی صاحب کے ساتھ بھی روا رکھا گیا۔

سوال: کیا یہ بات تو نہیں ہے کہ مقتدر طبقے سمجھتے ہوں کہ یہ جاندار اور منظم قوتیں ہیں، اس لئے ان کو ابتداء ہی میں دبا لیا جائے، یہ بات بھی تو ہوسکتی ہے؟

فیض احمد فیض: ہاں، ہاں! اس کا یہی پہلو ہے۔

سوال: مولانا سے آپ کی کتنی ملاقاتیں ہوئیں؟

فیض احمد فیض: شمار تو مشکل ہے۔ البتہ اول اول ہماری ملاقات امرتسر میں ہوئی تھی، پھر وہ ہمارے کالج میں اسلام پر خصوصی لیکچر دینے آئے تھے، اس کے بعد تقسیم اسناد کے موقع پر آئے تھے۔ اس دوران میں لاہور میں ان سے ملاقات رہی۔ جب پاکستان بن گیا تو ہم "امروز" اور "پاکستان ٹائمز" سے وابستہ تھے، ان دنوں بھی ملتا رہا۔ پھر وہ بھی 1953ء میں گرفتار تھے۔ تب کچھ عرصہ جیل میں ملاقاتیں رہیں۔

سوال: وہ کس طرح؟

فیض احمد فیض: جب 1953ء کا پہلا مارشل لاء آیا تو مودودی صاحب سزائے موت سننے کے بعد عمر قید بھگت رہے تھے، دوسری جیل سے ہم مولانا والی جیل میں دو چار ہفتوں کیلئے علاج کی غرض سے منتقل کئے گئے تھے۔ اس طرح مل بیٹھنے کا اچھا موقع ہاتھ لگا۔

سوال: جیل کے دنوں میں ایک دوسرے کے ذہن کو سمجھنے سمجھانے کا بڑا نادر موقع ملتا ہے، فرد باہر کے ماحول سے کٹ کر غور وفکر اور احتساب فکر وذات کرتا ہے......اس لئے اس گرفتاری کے دوران جیل میں، اسپتال میں آپ کی جو ملاقاتیں مولانا مودودی سے ہوئیں ان کے کچھ احوال بیان کیجئے؟

فیض احمد فیض: نہیں ہم نے تو اس زمانے میں سیاسی گفتگو نہیں کی، ان سے شعر وادب کی باتیں ہوتی تھیں۔ ہمیں عربی، فارسی کی کوئی پرانی پڑھی ہوئی بات یاد آتی تو اس پر باتیں ہوتی تھیں۔ یہی یاد پڑتا ہے کہ بیشتر وقت ہم شعر وسخن کی باتیں ہی کیا کرتے تھے، ان کا اردو، فارسی، عربی، شعر وادب کا بھی خاصا مطالعہ تھا۔ جیل خانے جا کر آدمی تھوڑی دیر کیلئے سیاست سے چھٹکارا پالیتا ہے۔

سوال: مولانا نے آپ کی مخالفت میں کبھی کوئی بات کہی اور اس پر آپ کا ردِ عمل؟

فیض احمد فیض: جہاں تک مجھے یاد ہے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ اصل میں یہ بہتان طرازیوں اور دشنام کا رواج ہی بعد میں چلا ہے۔ مولانا کے ہاں اختلاف کرنے کا ایک قاعدہ اور مخالفت سننے کا ایک سلیقہ تھا۔ نظریات کی مخالفت اور چیز ہے، جب کہ شخصی بہتان طرازی ایک دوسری چیز ہے۔ مولانا کے ہاں بہتان طرازی نہ تھی۔

سوال: بحیثیت سیاسی رہنما مولانا مودودی کا قومی جمہوری تحریکوں میں جو کردار رہا ہے اس کے بارے میں..........؟

فیض احمد فیض: سیاسی سوال مجھ سے نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔ باقی بات یہ ہے کہ قانون کی عمل داری اور شہری آزادیوں یا جمہوریت کی بحالی کے ضمن میں مودودی صاحب کی جدوجہد سے کون انکار کرسکتا ہے۔ وہ نہ صرف روشن خیال رہنما تھے بلکہ بہت بڑے ڈیموکریٹ اور عملاً شہری حقوق کے داعی تھے، پاکستان میں پہلے سیاسی اتحاد "سول لبرٹیز یونین" میں ہم نے مشترکہ جدوجہد بھی کی۔

سوال: ایک نظریاتی مخالف ہونے کی حیثیت سے ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

فیض احمد فیض: ہم کسی کے مخالف نہیں ہیں۔

سوال: آپ کی شاعری کے متعلق مولانا مودودی کی کیا رائے تھی؟

فیض احمد فیض: وہ ہم سے ہمارے شعر سنتے تھے، ان میں شعر وسخن کا ستھرا ذوق تھا اور تنقیدی حس بھی۔

سوال: پاکستان کے نظامِ تعلیم کی قومی تشکیل نو اور معیار کی بہتری کیلئے آپ کیا فرماتے ہیں؟

فیض احمد فیض: نظام تعلیم کو نظریاتی لحاظ سے موثر اور قومی لحاظ سے باثمر بنانے کا جو سوال ہے اس میں ہم سمجھتے ہیں کہ نظام تعلیم کو کسی صورت میں بھی سیاسی زندگی سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں نظام تعلیم ہو یا زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو، وہ اپنی نوعیت اور اہمیت کے لحاظ سے سیاسی نظام مملکت پر منحصر ہوتا ہے۔ ہم تو ابھی تک اپنا سیاسی نظام ہی نہیں طے کرسکے، نظام تعلیم کی باری تو بعد ہی میں آئے گی۔

E-mail:azizabdul03@gmail.com
Mob:9831439068 / 9874445664

افسانچے

زکوٰۃ

رئیس صدیقی

رمضان کا مہینہ آتے ہی بیگم صاحبہ زکوٰۃ نکالنے کے لیے حساب کتاب کرنے لگتی ہیں۔ پھر زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنے کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ رضوان نے مشورہ دیا کہ سب سے پہلے اپنے غریب رشتہ داروں کو تلاش کرو۔ اس پر وہ یاد دلاتی ہیں کہ سیدزادوں کو زکوٰۃ نہیں دی جاتی ہے۔

اچانک انہیں ایک غریب بیوہ خاتون کی یاد آجاتی ہے جو کسی گھر میں صاف صفائی کا کام کرتی ہے لیکن وہ اپنی اولاد کو ایک مہنگے بڑے پبلک اسکول میں پڑھاتی ہے۔ کئی لوگ اس کی بھاری بھرکم فیس کی سہاہی قسط زکوٰۃ سے ادا کرتے ہیں۔ بیگم بولیں کہ ایک سہاہی کی فیس میں دوں گی لیکن رضوان کا دوسرا نظریہ ہے۔ اس نے کہا کہ اس خاتون کو اپنی اولاد کو بڑے پبلک اسکول میں پڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ سرکاری اسکول میں بھی اپنی اولاد کو پڑھا سکتی ہے۔ مڈل کلاس کا طبقہ بھی اپنے بچوں کو سرکاری اسکول میں پڑھاتا ہے اور ہندوستان کی سب سے بڑی سروس، انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس میں سرکاری اسکول کے بچے بھی منتخب ہوتے ہیں۔ اس خاتون کو اپنے پیر اتنے ہی پھیلانے چاہئے، جتنی بڑی اسکی چادر ہو

لہذا ہمیں اپنی زکوٰۃ کی رقم ایسے بے سہارا، لاچار، غریب، مسکین، یتیم اور بیواؤں کو دینی چاہیے جو واقعی زکوٰۃ کے مستحق ہوں۔

- باالفاظ دیگر، جو زکوٰۃ کی رقم کا صحیح استعمال کریں۔

زکوٰۃ زندگی کے بہت سے ضروری اور لازمی مالی مسئلہ حل کرنے کے لئے ہوتی ہے، نہ کہ معیار زندگی بلند کرنے کے لیے

کشور کی دیوالی

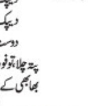

وسیم جیلانی، بالاپور (مہاراشٹر)

دیوالی میں اب کچھ ہی دن باقی تھے۔ ہر کوئی بے صبری سے اس تہوار کا انتظار کر رہا تھا۔ گاؤں میں ہر طرف رنگ برنگے قمقمے اور روشنیوں کی چمک دمک نظر آ رہی تھی۔ امیر لوگوں نے اپنے گھروں کے سامنے مہنگے دیے اور چراغ آویزاں کیے ہوئے تھے۔ ہر طرف خوشی اور جوش وخروش کا ماحول تھا۔

انہی رنگین روشنیوں کے درمیان ایک گلی میں کشور نام کا ایک کمہار رہتا تھا۔ کشور غریب، مگر نہایت محنتی انسان تھا۔ اس کے تین بچے تھے: بڑے بیٹے کا نام رمیش، دوسرے کا منوج، اور سب سے چھوٹی بیٹی کا نام شیلا تھا۔ کشور دن رات اپنے کام میں مصروف رہتا تھا۔ اس نے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے قرض لے رکھا تھا، اور قرض کی ادائیگی کی فکر ہر وقت اس کے دل ودماغ پر چھائی رہتی تھی۔

دیوالی میں صرف دو دن باقی تھے۔ کشور مٹی کے کھلونے اور مٹکے بنانے میں مصروف تھا، لیکن کاروبار جمود کا شکار تھا۔ شام کے وقت اس کی بیوی سرلا، جو خود بھی غریبی کی تلخیوں کی عادی تھی، بولی:

دیوالی سر پر آگئی ہے، لیکن ہمارے پاس ایک پیسہ تک نہیں بچا۔ نہ ہی اب کوئی قرض دینے والا ہے۔ غریب کا کون ہوتا ہے؟

سرلا کی بات سن کر کشور کا دل بھر آیا۔ اس نے ایک لمبی سانس لی اور بولا:

تم ٹھیک کہہ رہی ہو، سرلا۔ غریب کا کوئی نہیں ہوتا، سوائے اوپر والے کے۔ وہی ہماری مدد کرے گا۔ ہمیں کسی اور سے شکوہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

یہ کہہ کر کشور خاموش ہوگیا۔ دونوں میاں بیوی نے حسرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا، گویا وہ اپنے ارمانوں کو صبر کے گھونٹ کے ساتھ دفن کر چکے ہوں۔ ان کا گھر گاؤں کے باقی گھروں کی خوشیوں کے مقابلے میں اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔

دیوالی کی صبح گاؤں میں چہل پہل عروج پر تھی۔ ہر طرف روشنیوں، مٹھائیوں اور پٹاخوں کی گونج تھی۔ لیکن کشور کے گھر کا دروازہ بند تھا۔ بچے نئے کپڑوں کے لیے ضد کر رہے تھے، لیکن کشور خاموش اور بے بس تھا۔

اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ کشور نے چونک کر دروازہ کھولا۔

ارے بھائی کشور! دروازہ کھولو، میں تمہارا بچپن کا دوست دیپک ہوں!

کشور حیران ہوا اور جلدی سے دروازہ کھولا۔ سامنے دیپک کھڑا تھا، جو خوشی سے مسکرا رہا تھا۔

دیپک! تم یہاں؟ کیسے آنا ہوا؟

دیپک نے آگے بڑھ کر کشور کو گلے لگایا اور کہا:

دوست! میں تمہیں بھلا کیسے بھول سکتا ہوں؟ مجھے تمہاری حالت کا پتہ چلا، تو فوراً شہر سے گاؤں چلا آیا۔ یہ لو، یہ کچھ کپڑے ہیں تمہارے اور بھابھی کے لیے۔ بچوں کے لیے نئے کپڑے، مٹھائیاں اور پٹاخے بھی لایا ہوں۔ اور ہاں، یہ کچھ پیسے بھی رکھ لو۔ اب دیوالی منانے کی فکر چھوڑ دو۔ جب تک تمہارا دوست زندہ ہے، تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں؟

دیپک کی بات سن کر کشور کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ اس نے دل سے دیپک کا شکریہ ادا کیا اور سوچا کہ واقعی خدا کسی نہ کسی طرح اپنی مخلوق کی مدد ضرور کرتا ہے۔

کشور کے گھر میں خوشیاں لوٹ آئیں۔ بچے نئے کپڑوں میں خوشی سے چمک رہے تھے، اور سرلا کے چہرے پر سکون ومسکراہٹ تھی۔ کشور کے دل میں دوست کے لیے بے انتہا محبت اور شکرگزاری کے جذبات تھے۔ دیوالی کا اندھیرا روشنی میں بدل گیا، اور کشور کے گھر کے چراغ بھی پوری شدت سے جلنے لگے۔

موبائل: 9922871571

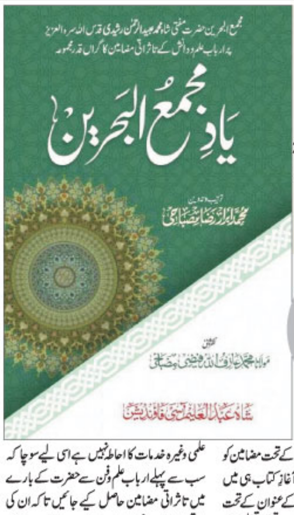

یادِ مجمع البحرین

ترتیب وتدوین: محمد ابرار رضا مصباحی
صفحات: 486، قیمت: 400، سنہ اشاعت: 2025
ناشر: شاہ عبدالعلیم آسی فاؤنڈیشن، دہلی

مبصر: محمد چاند رضا

حضرت مجمع البحرین متعدد اوصاف وخصائل کے جامع تھے۔ شہرت وناموری سے ہمیشہ دور رہے، سماجی اور ملی معاملات کا ہمہ وقت خیال رکھتے، حلم وبردباری کا اعلیٰ نمونہ تھے، اسلاف کے سچے پیروکار، مال وزر اور دنیا کی ظاہری چمک دمک سے یکسر لاتعلق، اسوۂ حسنہ کے علمبردار اور صلہ رحمی میں اوجِ کمال پر فائز تھے۔ ایسی بیشمار خوبیاں آپ کی ذاتِ اقدس میں مختلف جہات سے الگ الگ انداز میں نمایاں تھیں۔ روحانی، عرفانی اور علمی مجالس میں آپ کی بابرکت ذات سے بے شمار گم گشتگانِ راہ کو رشد وہدایت کا سرچشمہ میسر آتا اور لوگ آپ کے فیوض وبرکات سے اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتے۔ آپ شریعت اور طریقت دونوں کے جامع تھے، اسی لیے آپ کو "مجمع البحرین" جیسے بلند پایہ اور پر معنی لقب سے سرفراز کیا گیا جو آپ کی ہمہ گیر شخصیت کا عکاس ہے۔

حضرت مجمع البحرین جامعِ منقولات ومعقولات تھے۔ درس وتدریس، فنِ مناظرہ، فقہی جزئیات کے فہم اور علم وعرفان میں کامل درک رکھنے کی بدولت اساتذہ، طلبہ، مریدین وخلفاء غرض کہ ہر خاص وعام میں آپ نہایت مشہور ومقبول تھے۔ آپ کو سن 1986 میں ہندوستان کی قدیم اور تاریخی خانقاہ، خانقاہِ رشیدیہ جون پور کا گیارہواں سجادہ نشین منتخب کیا گیا۔ آپ نے اپنی نوکِ قلم سے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، جن میں "اختیارِ نبوت، بیانِ حقیقت، جواہر الحدیث، آیاتِ نافعہ، اذکارِ نافعہ، اور معمولاتِ قطب الاقطاب" شامل ہیں۔ ان میں سے بعد کی تین کتابیں مریدین کی خواہش پر ترتیب دی گئیں۔ ان کے علاوہ بھی آپ کے کثیر تحقیقی مضامین مختلف علمی ودینی رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہتے تھے۔

زیرِ نظر تبصرہ بنام "یادِ مجمع البحرین" دراصل مجمع البحرین، مقبول الحق المعروف حضرت صاحب حضرت مفتی شاہ عبیدالرحمن رشیدی – رحمۃ اللہ علیہ – پر اربابِ علم وفن کے تاثراتی ومعلوماتی مضامین کا ایک گراں قدر مجموعہ ہے، جس کی ترتیب وتدوین کا کارِ خیر قابلِ رشک نوجوان قلم کار محمد ابرار رضا مصباحی نے انجام دیا ہے۔ موصوف اس سے قبل بھی کئی بزرگانِ دین کے قلمی نسخوں کو بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ ترتیب دے چکے ہیں اور تا ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس مجموعۂ مضامین پر نظرِ ثانی مولانا عارف اللہ فیضی مصباحی نے فرمائی ہے اور یہ کتاب خانقاہِ رشیدیہ کے زیرِ اہتمام اشاعتی ادارہ "شاہ عبدالعلیم آسی فاؤنڈیشن" سے سنہ 2025 میں شائع ہوئی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں مشمولات کے تحت مضامین کو کئی خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آغازِ کتاب ہی میں "حضرت مجمع البحرین: ایک نظر" کے عنوان کے تحت حضرت کا نام، لقب، عرف، ولادت اور تعلیم وتعلم کے علاوہ دیگر ضروری معلومات کو اختصار کے ساتھ درج کر دیا گیا ہے جس سے قارئین کو مضامین پڑھنے سے قبل ہی حضرت کی شخصیت کے متعلق چیدہ چیدہ باتیں معلوم ہو جاتی ہیں، جو انہیں کتاب کے مطالعے کی جانب راغب کرتی ہیں۔ اس کے بعد صاحب ترتیب کا "یادِ مجمع البحرین" کے نام سے معنون ایک وقیع وبلیغ مقدمہ شامل ہے، جس میں حضرت کی کتابِ حیات کے روشن پہلوؤں کو نہایت خوش اسلوبی اور نفیس پیرایۂ بیان میں پیش کیا گیا ہے۔ حضرت کی سادہ لوح زندگی اور بے لوث خدمات کا مختصر مگر مؤثر انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں، حضرت کی حیاتِ طیبہ یا وفات کے بعد جو مضامین آپ پر لکھے گئے ہیں، ان کتب ورسائل کی فہرست بھی دی گئی ہے، جو مستقبل میں تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے نہایت معاون ومفید ثابت ہوگی۔ ان تاثراتی مضامین کو یکجا کرنے اور کتابی شکل میں شائع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس حوالے سے فاضل مرتب رقم طراز ہیں:

"کچھ رسالوں اور مجموعوں میں جو مضامین شائع ہوئے ہیں ان میں حضرت کی حیات وسیرت اور دینی وعلمی وغیرہ خدمات کا احاطہ نہیں ہے اسی لیے سوچا کہ سب سے پہلے اربابِ علم وفن سے حضرت کے بارے میں تاثراتی مضامین حاصل کیے جائیں تاکہ ان کی ذاتی مشاہدات ومحسوسات، خیالات وتاثرات، باہمی تعلقات وروابط اور قابلِ ذکر واقعات کی روشنی میں حضرت پر مختلف معلومات کا ایک ذخیرہ جمع ہو جائے اور ان کے پاس حضرت پر موجود معلومات تحریری شکل میں فراہم ہو جائیں۔"

مجموعۂ مضامین میں مشمولات کے تحت کئی ذیلی عناوین قائم کیے گئے ہیں، جیسے: احوال وکوائف، حقائق ومشاہدات، مراتب وکمالات، اوصاف وخصائل، تعزیتی پیغامات، اور منظومات۔ ان تمام عناوین کے تحت کل 107 مضامین اور 15 منظومات شامل کی گئی ہیں۔

مضامین لکھنے والوں میں حضرت کے معاصر علما، درسی رفقا، تلامذہ، مریدین اور خلفاء شامل ہیں۔ ان تمام مضامین میں حضرت کے زمانۂ طالب علمی، فراغت کے بعد ملک کے مشہور ومعروف ادارے میں تدریسی خدمات، خلافت وسجادگی کے منصب پر فائز ہونے اور مختلف مقامات واوقات میں مجلسی گفتگو میں شرکت کرنے والوں نے اپنی اپنی یادداشتوں اور ملاقاتوں کی بنیاد پر اپنے تاثرات قلم بند کیے ہیں، جو قارئین کے لیے اس عظیم شخصیت کو سمجھنے اور ان کے قرب کا احساس حاصل کرنے کے لیے نہایت مفید وکارگر ہیں۔

حضرت کو نام ونمود پسند نہ تھا اور نہ ہی آپ دکھاوے کے لیے کوئی کارِ خیر انجام دیتے تھے۔ مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدرسہ منڈواڈیہ میں کچھ سیٹھ حضرات نے بغرضِ تعمیر ایک ایک کمرہ تعمیر کرانے کی خواہش ظاہر کی، لیکن شرط رکھی کہ ہر کمرے پر ایک بورڈ آویزاں کیا جائے جس پر ان کے آباء واجداد کے نام درج ہوں۔ اس پر حضرت نے بلاتردد کمرے میں نام کا بورڈ لگانے سے صاف انکار فرما دیا لیکن قدرت نے ایسا مخلص شخص مہیا فرما دیا جس نے اس کارِ خیر کو بغیر کسی نام ونمود کے مکمل کیا۔

آگے نعمانی صاحب لکھتے ہیں:

"پھر کچھ دنوں کے بعد ایک اللہ والے سیٹھ صاحب آئے اور انھوں نے تمام کمروں کی تعمیر کا خود ذمہ لے لیا اور یہ بھی منظور کر لیا کہ ہم کسی کا نام ان کمروں پر نہیں لکھوائیں گے۔ یہ حضرت مفتی صاحب کی وہ شان ہے کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ فقر اس کو کہتے ہیں درویشی اس کا نام ہے۔"

زیرِ نظر مجموعے کی طباعت میں عمدہ کاغذ کا استعمال کیا گیا ہے، اس کا سرورق نہایت خوش نما اور دل کو موہ لینے والا ہے۔ فرنٹ کور پر دو خطوط شامل کیے گئے ہیں: ایک رئیس القلم، علامہ ارشد قادری علیہ الرحمہ کے نام حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ کا ہے، جو حضرت مجمع البحرین کے تعلق سے ہے اور دوسرا خط خود علامہ رئیس القلم کا ہے جو حضرت مجمع البحرین کے نام تحریر کردہ ہے۔ بیک کور پر سابق متولی ومعنوی سجادہ نشین، خانقاہِ رشیدیہ جون پور، محبوب الشاہد حضرت سید شاہ ہاشم علی سبز پوش جامی گورکھپوری کا ایک گراں قدر خط شامل ہے جو حضرت مجمع البحرین کے نام ہے۔

یہ تمام خطوط نہ صرف تاریخی اہمیت کے حامل ہیں بلکہ حضرت کی شخصیت، مقام اور اثرات کا ایک نایاب اور قیمتی عکس پیش کرتے ہیں جو قارئین کو فکری وروحانی انداز میں بھی متاثر کرتے ہیں۔

حضرت مجمع البحرین کی باکمال شخصیت کو سمجھنے کے لیے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ اس مختصر تبصرے میں تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں؛ البتہ اصل کتاب کا مطالعہ قارئین کو حضرت کی علمی، روحانی اور اخلاقی عظمت کا اندازہ لگانے میں بھرپور مدد دے سکتا ہے۔

(ریسرچ اسکالر دہلی یونیورسٹی۔ دہلی)

مرمو، مودی، سونیا، راہل، کھڑگے سمیت تمام رہنماؤں کا ڈاکٹر امبیڈکر کو خراج عقیدت، بابا صاحب کی خدمات وقربانیوں کو کیا سلام

نئی دہلی۔ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی 135ویں جینتی پر ہر کوئی انہیں یاد کر رہا ہے۔ اس موقع پر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، وزیراعظم نریندر مودی، لوک سبھا اسپیکر اوم برلا، دہلی کی وزیراعلیٰ ریکھا گپتا، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، کانگریس رہنما سونیا گاندھی، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی سمیت تمام رہنماؤں نے بابا صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے امبیڈکر جینتی کے موقع پر پیر کو پارلیمنٹ احاطہ میں 'پریرنا استھل' پر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیراعظم نریندر مودی نے ڈاکٹر امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ بابا صاحب کی تحریک کی وجہ سے ہی ملک آج سماجی انصاف کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے وقف ہے۔

کانگریس رہنما راہل گاندھی نے بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے پوسٹ میں لکھا، "ہندوستانی آئین کے معمار بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر جی کو ان کے یوم پیدائش پر صادر سلام۔ ملک کی جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے ہر ہندوستانی کے یکساں حقوق کے لیے، ہر طبقہ کی حصہ داری کے لیے ان کی جدوجہد اور تعاون، آئین کی حفاظت کی لڑائی میں ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتا رہے گا۔" واضح رہے کہ بابا صاحب امبیڈکر کو درج فہرست ذاتوں کو بااختیار بنانے کے لیے پوری زندگی کی ان کی جدوجہد اور آئین کا مسودہ تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔ دلت کنبہ میں 1891 میں پیدا ہوئے امبیڈکر ایک ہونہار طالب علم تھے جو بیرون ملک مطالعہ کرنے گئے تھے۔ ہندوستان سماج میں ان کے ذریعہ جھیلے گئے امتیازی سلوک نے انہیں ایک پرعزم سماجی مصلح بنا دیا تھا۔ وہ ہندوستان کے پہلے وزیر قانون بھی تھے۔ ڈاکٹر امبیڈکر کا 1956 میں انتقال ہوا تھا۔

بھارت رتن بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کو پورا ملک آج یاد کر رہا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کے رہنما ڈاکٹر امبیڈکر کی خدمات اور ان کی قربانیوں کے لیے انہیں سلام کر رہے ہیں۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے اور پارٹی کی جنرل سکریٹری اور وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے بھی ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے 135ویں یوم پیدائش پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

ملکارجن کھڑگے نے ڈاکٹر امبیڈکر کو یاد کرتے ہوئے 'ایکس' پر لکھا، "بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر نے ہم اہل وطن کو انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارہ کے جمہوری اقدار پر مبنی ہندوستانی آئین دیا جو سماجی انصاف اور چہار طرفہ ترقی کے لیے سب سے طاقتور اوزار ہے۔ انہوں نے ملک کی ترقی اور اتحاد کے لیے جامعیت کو اپنا پہلا فرض بتایا اور سبھی کے حقوق کے تحفظ پر زور دیا۔ ان کے 135ویں یوم پیدائش پر ہم سماجی تبدیلی اور سماجی انصاف کے ان کے خیال کے تئیں اپنے غیر متزلزل عزم کو ایک بار پھر دہراتے ہیں۔ کانگریس پارٹی یہ حلف لیتی ہے کہ ہم آئینی اقدار کی سلامتی اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے ہمیشہ پابند رہیں گے۔" وہیں پرینکا گاندھی نے بھی 'ایکس' پر اپنے پوسٹ میں کہا، "معمار آئین، ملک کے پہلے وزیر قانون، بھارت رتن بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر جی کے یوم پیدائش پر انہیں خراج عقیدت۔ بابا صاحب کی انتھک کوششوں سے ہمیں ہمارا آئین ملا۔ اس آئین نے ہر ہندوستانی کے لیے سماجی انصاف، مساوات، بھائی چارہ اور انسانی حقوق کی گارنٹی دی ہے۔ ہمارا آئین ہر ایک ہندوستانی کا 'سرکچھا کوچ' ہے اور آج اس حفاظتی ڈھال کو توڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اقتدار کے زور سے آئین کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ آئیے ہم عزم کریں کہ ہم بابا صاحب کے آئین کے آئین اور اس کے اقدار کی ہر حال میں حفاظت کریں گے۔"

وقف ترمیمی قانون لوٹ کی بے لگام آزادی پر ایک سرجیکل اسٹرائک: نقوی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سابق مرکزی وزیر اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر لیڈر مختار عباس نقوی نے آج کہا کہ وقف ترمیمی قانون لشکر کی لوٹ مار کے بے لگام لائسنس پر ایک سرجیکل اسٹرائیک ہے مسٹر نقوی نے آج یہاں وقف سے متعلق صحافیوں کے ذریعے پوچھے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "لشکر کو پہنچنے والی چوٹ پر نکلنے والی چیخیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ وقف کے نظام کی دال کالی ہی نہیں بلکہ میں پوری دال ہی کالی ہو گئی تھی۔ اس گندگی کو صاف کرنا ملک اور مذہب کے مفاد میں ہے۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ وقف اصلاحات سے متعلق قانون عقیدے کے تحفظ اور نظام کی اصلاح سے متعلق ہے، یہ قانون کسی مذہب کا نہیں بلکہ ملک کا ہے، اس سے کسی مذہب یا کسی مذہبی مقام کو نقصان نہیں پہنچتا ہے۔ سابق مرکزی وزیر نے کہا کہ کچھ لوگ خوف اور انتشار سیدھے سادے لوگوں کے کندھوں پر بندوق اور فرقہ پرستی کی سازش کا صندوق لیے گھوم رہے ہیں۔ ایسے انتشار کے گٹر میں اعتماد کا نشتر لگا کر سازشی سنڈیکیٹ کے فرقہ وارانہ انفیکشن کا صفایا کرنا ہوگا۔ مسٹر نقوی نے کہا "وقف اصلاحات ایکٹ لوٹ کی دنیا میں قانون کا ڈھول بجائے گا، وقف نظام کی الجھنوں، تضادات اور تنازعات کو دور کرے گا اور اصلاحات اور بااختیار بنانے کی راہ ہموار کرے گا۔" سابق مرکزی وزیر نے کہا کہ وقف ترمیم پر بحث کے دوران پارلیمنٹ میں جو لوگ دلائل اور حقائق کی کمی کے ساتھ ایوان کو گمراہ کر رہے تھے۔

نیم پلیٹ کے تنازع پر علاقے میں کشیدگی

بھرت پور۔ (یو این آئی) راجستھان میں سوائی مادھوپور کے بونلی میں پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ (پی ڈبلیو ڈی) کے ذریعہ چوراہے پر بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی تعمیر میں نام کی تختی لگانے کو لے کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور کانگریس ایم ایل اے اندرا مینا کے درمیان ہاتھا پائی کی وجہ سے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق اتوار کی رات تقریباً 2 بجے بامن واس سیٹ سے ایم ایل اے اندرا مینا اور بی جے پی منڈل صدر ہنومان کشت کے درمیان ہاتھا پائی کے بعد علاقے میں کشیدگی کو دیکھتے ہوئے پولس اور انتظامیہ کافی محتاط ہو گئی ہے۔

سکھو نے امبیڈکر کے مجسمے کی نقاب کشائی کی

شملہ۔ (یو این آئی) ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ سکھویندر سنگھ سکھو نے پیر کو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے یوم پیدائش کے موقع پر ہمیر پور کے ڈپٹی کمشنر آفس کمپلیکس میں ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمے کی نقاب کشائی کی اور تقریباً 38 کروڑ روپے کے مختلف ترقیاتی کاموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد ڈپٹی کمشنر آفس کے احاطے میں کانگریس پارٹی کے درج فہرست ذات ڈپارٹمنٹ کی جانب سے منعقدہ امبیڈکر جینتی تقریب میں آئین ساز کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے ہندوستانی آئین کو ایک ایسا شاندار ڈھانچہ دیا ہے۔

سمراٹ کو لے کر سینی کے بیان سے بہار میں سیاسی ہلچل تیز

جے ڈی یو نے بھی دیا جواب، نائب سینی نے کہا، ہم سمراٹ چودھری کی قیادت میں بہار انتخاب جیتیں گے۔ جے ڈی یو ترجمان نے کہا کہ بہار انتخاب نتیش کمار کی قیادت میں ہی لڑا جائے گا

پٹنہ/نئی دہلی۔ (ایجنسی) اس سال بہار میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس کو لے کر ابھی سے سیاسی ماحول کافی گرم ہو چکا ہے۔ سبھی سیاسی پارٹیاں سرگرم ہیں۔ اس سلسلے میں اتوار کو دہلی۔ این سی آر میں ایک اعلان ہوا جس نے بہار کا سیاسی پارہ چڑھا دیا ہے۔ یہ اعلان بہار کے نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کو لے کر ہے۔ دراصل ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سینی نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم سمراٹ چودھری کی قیادت میں بہار انتخاب جیتیں گے۔ انہوں نے کہا "سمراٹ چودھری جی بیٹھے ہیں، ہریانہ کے بعد اس بار بہار کی باری ہے۔ یہ فتح کا سلسلہ رکنا نہیں چاہیے۔ یہ فتح کا پرچم بہار میں بھی لہرائے گا اور ہمارے سمراٹ چودھری جی کی قیادت میں لہرائے گا"۔

جس وقت نائب سینی یہ باتیں کہہ رہے تھے اس وقت اسٹیج پر سمراٹ چودھری کے ساتھ ساتھ این ڈی اے کے ایک اور معاون اوپندر کشواہا بھی موجود تھے اور موقع تھا گروگرام میں آل انڈیا سینی سیوا سماج کے ذریعہ مہاتما جیوتبا پھولے کی جینتی کے موقع پر منعقد راشٹریہ جاگرتی مہاسمیلن' کا۔

نائب سینی کے بیان کے بعد بہار میں سیاسی ہلچل ایک بار پھر تیز ہو گئی ہے اور قیاس آرائیوں کا بازار گرم ہے۔ واضح رہے کہ این ڈی اے نے بہار میں ابھی تک وزیر اعلیٰ چہرے کی باضابطہ کوئی تصدیق نہیں کی ہے۔ حالانکہ این ڈی اے کے رہنما وقت وقت پر یہ کہتے نظر ضرور آئے ہیں کہ نتیش کمار کی قیادت میں بہار انتخاب لڑا جائے گا۔ ویسے بہار انتخاب کے بعد کیا ہونے والا ہے اس کا پتہ لگانا ابھی مشکل ہے۔ نائب سینی کا یہ بیان سامنے آنے کے بعد جے ڈی یو نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ بہار انتخاب نتیش کمار کی قیادت میں ہی لڑا جائے گا۔ اس کا اعلان بی جے پی اعلیٰ کمان کی طرف سے کیا جا چکا ہے۔ جے ڈی یو ترجمان نیرج کمار نے کہا کہ ملک کے وزیر داخلہ امت شاہ نے خود کہا ہے کہ 2025 کا انتخاب نتیش کمار کی قیادت میں لڑا جائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے بھی یہ بات کہی ہے۔ ساتھ ہی این ڈی کی سبھی اتحادی پارٹیوں کے ریاستی صدور کا بھی یہی موقف ہے۔ جب سبھی رہنما اور پارٹی ایک ہی آواز میں کہہ رہے ہیں کہ انتخاب نتیش کمار کی قیادت میں لڑا جائے گا تو اس بیان (سینی) کا کوئی مطلب ہی نہیں ہے۔

بتا دیں کہ بہار کے پٹنہ میں این ڈی اے نے کل ایک بڑی سیاسی میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں این ڈی اے اتحاد کے سبھی اہم رہنماؤں نے شرکت کی۔ میٹنگ کے بعد نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے بڑا بیان دیتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ بہار میں نتیش کمار ہی این ڈی اے کے رہنما ہیں اور آگے بھی رہیں گے۔ اس دوران انہوں نے تیجسوی یادو کو بحث کا چیلنج دیتے ہوئے الزام لگایا کہ آر جے ڈی کے دور میں بہار میں نہ تو میڈیکل کالج تھے، نہ اسکول، نہ یونیورسٹی، آج 33 میڈیکل کالجوں پر کام چل رہا ہے۔ اس موقع پر سمراٹ چودھری نے نتیش کمار کے کام کی تعریف کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ان کی قیادت میں گزشتہ 5 سالوں میں 50 لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو نوکری ملی ہے اور یہ سلسلہ آگے بھی جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب این ڈی اے کی نظر 2030 تک ترقی یافتہ بہار کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے پر ہے۔ سمراٹ چودھری نے آگے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی بہار اور خاص طور پر متھلانچل علاقے پر خصوصی توجہ ہے۔ بہار کو پی ایس یو سے تقریباً 40,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری ملنے والی ہے۔ اس سے ریاست میں نوکری اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

ہنومان جینتی: شوبھا یاترا پر حملہ سے ناراض وی ایچ پی اور بجرنگ دل اراکین کا مظاہرہ، پولیس نے کیا لاٹھی چارج

بھوپال (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے گنا میں ہنومان جینتی پر نکالے جا رہے جلوس پر پتھراؤ کے بعد سے کشیدگی کا ماحول برقرار ہے۔ پتھراؤ کے واقعہ کی مخالفت میں وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے اراکین کے ذریعہ ہنومان چوک پر احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ اس دوران حالات کو بے قابو ہوتا دیکھ کر پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کر دیا۔ اس مظاہرہ میں شامل وی ایچ پی اور بجرنگ دل کارکنان ہنومان جینتی شوبھا یاترا پر حملے کے قصورواروں کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ پتھر مارنے والے سبھی قصورواروں کو جلد گرفتار کیا جائے اور ان کے گھروں پر بلڈوزر چلائے جائیں۔ مظاہرین نے کرنل گنج میں دوبارہ گھسنے کی کوشش بھی کی، لیکن پولیس نے انہیں کھدیڑ دیا۔ اس کے بعد وہ واپس کلکٹر دفتر پہنچے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گنا کے ہنومان چوراہے پر تقریباً 11.30 بجے سے ہی وی ایچ پی اور بجرنگ دل کے کارکنان جمع ہونے لگے تھے۔ سبھی کلکٹر دفتر میں ایک عرضداشت سونپنے جا رہے تھے۔ اس میں ملزمین کے گھروں پر بلڈوزر چلانے کا مطالبہ کیا گیا۔ تقریباً دوپہر 12 بجے کارکنان روانہ ہوئے، لیکن ایک ٹولی ہاٹ روڈ کی طرف جانے لگی۔ یہاں جگت سنیما کے پاس سے پولیس نے کارکنان کو کھدیڑ دیا۔ یہ جگدیش کالونی ہوتے ہوئے پوسٹ آفس کے سامنے سے کرنل گنج میں گھسنے کی کوشش کرنے لگے۔ ہندو تنظیموں کے کارکنان کے پیچھے پولیس و انتظامیہ کے افسران موقع پر پہنچے اور انہیں واپس کھدیڑا۔ تقریباً پندرہ منٹ تک یہ معاملہ چلا، اور اس کے بعد سبھی کارکنان کو کلکٹریٹ کی طرف روانہ کیا گیا۔ اس کے بعد انھوں نے کلکٹر کو عرضداشت سونپا۔ اس واقعہ کے بعد سے قصبہ میں کثیر تعداد میں پولیس فورس تعینات ہے۔ کشواہا نے اپنی شکایت میں کہا ہے کہ ڈی جے ہٹانے کو لے کر ہوئے جھگڑے کے دوران امین پٹھان نے تھار گاڑی چلا رہے رجت گوال پر پستول سے فائر کیا۔ گولی رجت کے کان کے پاس سے ہو کر گزری۔ اس کے بعد رجت پر لاٹھی ڈنڈوں سے حملہ کیا گیا، جس سے اس کے ہاتھ میں چوٹ آئی ہے۔ شوبھا یاترا میں شامل دیگر لوگوں کو بھی لاٹھی و پتھروں سے مارا گیا۔

نوجوان کی حراست میں موت، 32 پولیس اہلکار لائن حاضر

جھنجھنو۔ (یو این آئی) راجستھان کے جھنجھنو ضلع کے کھیتڑی پولس اسٹیشن میں چوری کے الزام میں پکڑے گئے پپورام مینا (28) کی پولیس حراست میں موت پر سخت رویہ اپناتے ہوئے پولیس سپرنٹنڈنٹ شرد چودھری نے پیر کو تھانہ افسر سے لے کر کانسٹیبل تک 32 پولیس اہلکاروں کو لائن حاضر کر کے پولیس لائن جھنجھنو بھیج دیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق کھیتڑی پولیس اسٹیشن میں پولیس لائن جھنجھنو سے نیا عملہ تعینات کیا گیا ہے۔ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں اور پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی موت کی اصل وجہ معلوم ہو سکے گی۔ جھنجھنو ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ شرد چودھری کے مطابق اجیت گڑھ کے سیپور کے رہنے والے پپورام مینا (28) کو اتوار کی شام 5 بجے چوری کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ پولیس اسٹیشن میں پوچھ گچھ کے دوران پپورام کی طبیعت خراب ہو گئی۔ اسے گھبراہٹ ہونے لگی اور کچھ دیر بعد اسے الٹیاں آنے لگیں۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس اسے کھیتڑی کے سرکاری اسپتال لے گئی جہاں سے اسے بی ڈی کے اسپتال، جھنجھنو ریفر کیا گیا۔ رات ایک بجے علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ مسٹر چودھری نے کہا کہ معاملے کی غیر جانبداری سے تفتیش کی جائے گی اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ تاہم پولیس نے نوجوان کے ساتھ مار پیٹ اور تشدد کی بات سے انکار کیا ہے۔ دوسری جانب متوفی کے بھائی کانا رام نے بتایا کہ پپو 6 اپریل کو اپنی بہن کے سسرال نیا باس گیا تھا۔

میہول چوکسی کو مفرور اقتصادی مجرم قرار دینے کی درخواست تقریباً 7 برس سے ممبئی کی خصوصی عدالت میں زیر التوا

ممبئی۔ (یو این آئی) پنجاب نیشنل بینک لون فراڈ کیس میں کلیدی ملزم اور مفرور ہیروں کے تاجر میہول چوکسی کو بیلجیئم میں گرفتار کر لیا گیا ہے، جبکہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے انہیں مفرور اقتصادی مجرم (ایف ای او) قرار دینے کی درخواست گزشتہ تقریباً 7 برسوں سے ممبئی کی خصوصی عدالت میں زیر التوا ہے۔ چوکسی، عمر 65 سال، اور اس کا بھتیجا نیرو مودی، جو خود ہیروں کا تاجر ہے، دونوں 13,000 کروڑ روپے کے بینک قرض فراڈ میں اہم ملزم ہیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، ہندوستانی تحقیقاتی ایجنسیوں کی جانب سے حوالگی کی درخواست کے بعد چوکسی کو بیلجیئم میں گرفتار کیا گیا۔ ای ڈی نے جولائی 2018 میں خصوصی عدالت میں درخواست دائر کی تھی، جس میں چوکسی کو مفرور اقتصادی مجرم قرار دے کر ان کے اثاثے ضبط کرنے کی اجازت مانگی گئی تھی۔ تاہم، چوکسی کی طرف سے عدالت میں دائر کی گئی مختلف درخواستوں کے سبب یہ معاملہ بار بار ملتوی ہوتا رہا۔ ملزم کی درخواستوں میں ای ڈی کی عرضی پر طریقہ کار کی خامیوں کا الزام لگایا گیا تھا، جس کی وجہ سے پی ایم ایل اے عدالت اور بامبے ہائی کورٹ میں سماعت میں تاخیر ہوئی۔ ای ڈی کے ایک افسر نے کہا کہ "عدالت کو غیر ضروری درخواستوں میں الجھایا جا رہا ہے اور ایف ای او قرار دینے کی ہماری درخواست پر گزشتہ 7 سالوں سے سماعت ملتوی ہوتی آ رہی ہے۔ افسر نے زور دیا کہ ایک بار عرضی دائر ہو جانے کے بعد عدالت کو سماعت جاری رکھنی چاہیے اور مستقبل کی کارروائی کے بارے میں فیصلہ دینا چاہیے۔ انہوں نے عدالت سے بار بار ایک ہی نوعیت کی درخواستیں دائر کرنے کے رجحان پر نوٹس لینے اور انہیں مسترد کرنے کی اپیل کی۔ چوکسی کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ملزم بیلجیئم میں مشتبہ کینسر کے علاج کے سلسلے میں زیر علاج ہے اور اسی تناظر میں مزید درخواست دائر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایف ای او ایکٹ کے تحت کسی ایسے فرد کو مفرور اقتصادی مجرم قرار دیا جا سکتا ہے جس کے خلاف 100 کروڑ روپے یا اس سے زائد کے جرم میں وارنٹ جاری کیا گیا ہو اور وہ ہندوستان چھوڑ کر واپسی سے انکار کر دے۔ ایک بار ایف ای او قرار دیے جانے کے بعد ایجنسی اس فرد کی جائیداد ضبط کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ چوکسی نے ای ڈی کی عرضی کو بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا اور الزام لگایا تھا کہ ایجنسی نے مناسب طریقہ کار اختیار کیے بغیر عرضی داخل کی، جس سے اس کی توہین ہوئی۔ تاہم، ستمبر 2023 میں ہائی کورٹ نے ان کی عرضی مسترد کر دی اور فیصلہ دیا کہ ای ڈی نے ایف ای او ایکٹ کے تحت مقررہ طریقہ کار پر عمل کیا ہے۔ عدالت نے خصوصی عدالت کی کارروائی پر جاری حکم امتناعی بھی منسوخ کر دیا۔ اس کے باوجود چوکسی کے وکلاء کی جانب سے مسلسل درخواستیں دائر کیے جانے کے سبب ایف ای او قرار دینے کی سماعت کا آغاز نہیں ہو سکا۔ اگرچہ ان میں سے زیادہ تر درخواستیں مسترد ہو چکی ہیں، چند تا حال زیر التوا ہیں۔

ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے گھٹا ٹوپ تاریکی میں روشنی پھیلائی: لکشمن پرساد آچاریہ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) صاحب بصیرت رہنما اور قائد ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی وراثت کی یاد اور اس کی بازیافت کے لیے پروگراموں کے سلسلے کے آغاز میں جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ان کی ایک سو پینتیسویں یوم پیدائش کے موقع پر انہیں شاندار خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک پروگرام منعقد کیا آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جانب سے 'ملک کی تعمیر میں بابا صاحب، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی خدمات' کے عنوان سے منعقدہ پروگرام میں پروفیسر ہرنش دکشت، مشیر راج بھون سکریٹریٹ حکومت آسام بطور مہمان اعزازی کی موجودگی میں لکشمن پرساد آچاریہ، گورنر آسام، پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اسکول آف سوشل سائنس، جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) کے پروفیسر وویک کمار نے پروگرام کا کلیدی خطبہ پیش کیا جس کی صدارت پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ساتھ کی۔ پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے خیر مقدمی تقریر میں جو غیر شعوری طور پر بھوجپوری اور آسامی زبانوں سے آراستہ تھی اور جس سے ذاتی تعلق اور خلوص وجذبہ چھلک رہا تھا کہا کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ جو ہندوستانی روایات واقدار کی نشوونما کا گہوارہ رہا ہے اور جو ملک کی گنگا جمنی تہذیب کی نمایاں مثال ہے اور جس میں سو سالہ ثروت مند تاریخ سمائی ہوئی ہے اس سرزمین پر آسام کے گورنر کا استقبال کرتے ہوئے انہیں عزت افزائی کا احساس ہو رہا ہے۔ آزادی سے قبل کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے پروفیسر آصف نے کہا "جامعہ صرف ایک یونیورسٹی نہیں ہے بلکہ ایک مشن ہے جس کی اخلاقی ثروت مندی اور بنیادی اقدار مہاتما گاندھی، رابندر ناتھ ٹیگور اور علی برادران جیسے ممتاز اور نمایاں رہنمایان قوم اور ملی قائدین کے افکار ونظریات سے روشنی حاصل کرتی ہے اور سبھی کے لیے عزت وتوقیر اور اخوت و بھائی چارہ اور گہرے طور پر مضبوط تہذیبی اقدار کا گہوارہ ہے۔ یہی تہذیب، سنسکار اور سنسکرتی ہے جو جامعہ کی روح میں جاگزیں ہے اور جو ہمارے طلبہ کو آدمی سے انسان بنانے کا انقلاب آفریں کام کرتی ہے۔" شیخ الجامعہ نے سامعین کو یاد دلاتے ہوئے کہ ڈاکٹر امبیڈکر آج، پہلے سے کہیں زیادہ بامعنی ہیں کہا کہ ہماری کئی بنیادی آزادی جن سے ہم آج فیض یاب ہو رہے ہیں جیسے اظہار رائے کی آزادی، مذہب کی آزادی، آزادانہ طور پر نقل وحرکت کی آزادی، لباس کی آزادی وغیرہ وغیرہ یہ انہی سے منسوب ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تقریباً چالیس فی صد طلبہ جغرافیائی، لسانی، سماجی اور معاشی لحاظ سے سماج کے کمزور اور پس ماندہ طبقات اور خطوں سے آتے ہیں اور اس طرح یونیورسٹی نہ صرف ان کی زندگیوں اور برادریوں کو خود مختار بناتی ہے بلکہ ملک کی تعمیر میں بھی اہم کردار نبھا رہی ہے۔ پروفیسر آصف کا اعلان کہ یہ پروگرام صرف شروعات ہے اور جامعہ بابا صاحب کے یوم پیدائش کا جشن انتہائی جوش وخروش اور توانائی و سرگرمی کے ساتھ منائے گی۔

زندگی کا مقصد روحانی، اخلاقی اور نیکی کے اصولوں پر گامزن ہونا ہے

مرکز الثقافہ کے آغاز تعلیم کے افتتاحی درس سے شیخ ابوبکر احمد کا خطاب

کالی کٹ۔ مرکز الثقافۃ السنیہ میں آغاز تعلیم کا افتتاح درس صحیح البخاری سے جامعہ کے بانی ومہتمم شیخ ابوبکر احمد نے کیا۔ اس موقع پر انہوں نے روحانیت، اخلاقیت اور نیکی کے اصولوں کی تلقین کی۔ شیخ ابوبکر احمد نے تعلیم اور اخلاق دونوں میں بہتری ضروری ہے۔ مشکل حالات میں طلبہ صبر وتحمل سے کام لیں، اپنے مستقبل اور قوم کے تئیں بیداری وحمیت پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم بامقصد کے تحت ہونا چاہئے۔ قبل ازیں اساتذہ جامعہ نے تعلیم اور اصول وضوابط پر روشنی ڈالی۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی اور احساس ذمہ داری کا ذوق وشوق پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ واضح رہے کہ مرکز کنونشن سینٹر میں آغاز درس صحیح البخاری سے جامعہ مرکز کے ماتحت ملک کی مختلف ۱۹ ریاستوں میں آج سے باضابطہ تعلیم وتعلم کا آغاز عمل میں آ رہا ہے۔

افتتاحی سیشن کی صدارت مولانا سی محمد فیضی ڈائریکٹر جنرل، ڈاکٹر حسین ثقافی نے تعارفی خطاب کیا، اس موقع پر سمستھا کیرالا جمعیۃ العلماء، وی پی ایم فیضی، عبدالجلیل ثقافی، عبدالعزیز ثقافی، کنجی محمد ثقافی، مولانا عبداللہ ثقافی، عمر علی ثقافی نے بھی خطاب کیا۔ اہم شرکا میں عبداللہ مسلیار، پی سی عبدالرحمن فیضی، نوشاد ثقافی، عبدالغفور ازہری، بشیر ثقافی، ابوبکر ثقافی، عبدالرحمن اور سید جزیل ثقافی موجود تھے۔ مرکز کنونشن سینٹر میں منعقدہ مختلف شعبہ جات کے ذمہ داران، اور اساتذہ نے شرکت کی۔ طلبہ اساتذہ اور سرپرست کے ساتھ مشاورتی میٹنگ بھی ہوئی۔ تاکہ مزید تعلیم میں بہتری لائی جا سکے۔ مختلف فیکلٹی بشمول کلیہ الشریعۃ، اصول الدین، تخصص، دورۃ الاسلامیہ والاجتماعیہ وغیرہ میں نئے تعلیمی سال میں ۵۵۰ طلبا کو تعلیم کا سنہرا موقع ملا ہے۔ کالی کٹ میں منعقدہ "آغاز تعلیم کے افتتاحی درس سے شیخ ابوبکر احمد خطاب کرتے ہوئے۔ تصویر میں دیگر اراکین بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

سلی گڑی میں دو گروپوں میں تنازعہ، پولس نے حالات کو قابو میں کیا

سلی گڑی۔ (یو این آئی) مغربی بنگال میں سلی گڑی کے جیوتی نگر علاقے میں پیر کی صبح دو گروپوں کے درمیان تنازعہ نے علاقے میں کشیدگی کا ماحول پیدا کر دیا۔ معلومات کے مطابق دو دن پہلے مہانندا ندی میں اسنان کرنے جا رہے چرک عقیدت مندوں پر حملے کے بعد تنازعہ مزید گہرا ہو گیا۔ حملے میں زخمی ہونے والے دو عقیدت مند ابھی بھی سلی گڑی کے اسپتال میں داخل ہیں اور ان کا علاج چل رہا ہے۔ اس پس منظر میں آج صبح ایک بار پھر دو گروپوں میں تصادم ہوا جس کے نتیجے میں کئی مکانات میں توڑ پھوڑ اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی اور حالات کو قابو میں کیا۔ سلی گڑی کے پولس کمشنر سی سدھاکر اور دیگر اعلیٰ حکام نے جائے وقوع کا دورہ کر کے صورتحال کا جائزہ لیا۔

وزیراعظم حج کوٹے میں کمی کا معاملہ سعودی حکومت کے ساتھ اٹھائیں: فاروق عبداللہ

سری نگر۔ (یو این آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے حج کوٹے میں کمی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم ہند سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے کو سعودی عرب کی حکومت کے ساتھ اعلیٰ سطح پر اٹھائیں تاکہ ہزاروں عازمین کو اس اہم فریضے کی ادائیگی سے محروم ہونے سے بچایا جا سکے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ "حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم فریضہ ہے، اور دنیا بھر کے مسلمان اس کی ادائیگی کے لیے برسوں تک محنت ومشقت سے رقم جمع کرتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے سعودی حکومت نے 52,000 عازمین کے کوٹے کو منسوخ کر دیا ہے، جو مختلف ٹور آپریٹروں کے ذریعے حج پر جانے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے سے جموں وکشمیر کے سینکڑوں عازمین بھی متاثر ہوئے ہیں، جنہوں نے پہلے ہی حج کے لیے رقم جمع کر دی تھی۔" یہ اقدام نہ صرف عازمین حج کو فریضہ انجام دینے سے محروم کر رہا ہے بلکہ سینکڑوں ٹور آپریٹروں کے ذریعہ معاش پر بھی منفی اثر ڈال رہا ہے۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ سعودی حکومت کے اس فیصلے سے لوگوں میں بے چینی پائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ہمارے ملک اور سعودی عرب کے درمیان دوستانہ سفارتی تعلقات ہیں، اس لیے میں وزیر اعظم سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیں اور سعودی قیادت سے رابطہ کر کے حج کوٹے میں کمی کا فیصلہ واپس لینے کی درخواست کریں۔

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے: مولانا محمد سفیان قاسمی

دارالعلوم وقف دیوبند میں نئے تعلیمی سیشن کا آغاز: مہتمم ادارہ مولانا محمد سفیان قاسمی نے بخاری شریف کا پہلا درس دیا

دیوبند،14؍اپریل (فیروز خان) عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم وقف دیوبند میں جدید داخلوں کی کارروائی کو برق رفتاری سے انجام دے کر بخاری شریف کے افتتاحی درس کے ذریعہ نئے تعلیمی سیشن کا آغاز کردیا گیا اور (آج) بدھ کے روز سے تمام درسگاہوں میں باضابطہ درس کا آغاز ہوگیا، اس موقع پر دارالعلوم وقف دیوبند کے روح رواں و مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی نے بخاری شریف کا پہلا درس دیتے ہوئے امام بخاری کی عظمت اور جلالت شان پر تفصیلی خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ امام بخاری نے پہلی حدیث میں اس جانب اشارہ دیا ہے کہ اعمال کا مدار آپ کی نیتوں پر ہے۔ لہٰذا اپنی نیتوں کو خالص کرلیجیے، محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنے آپ کو حصول علوم نبویؐ میں مصروف کرلیں، اپنی زندگی سنت نبوی کے مطابق گذارنے کا عزم کریں، اسی میں دو جہاں کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں نیتوں کی اصلاح ضروری ہے وہیں یہ بھی ضروری ہے کہ آپ وقتاً فوقتاً اپنی نیتوں کا جائزہ لیتے رہیں کہ کیا اب بھی آپ کی نیت اسی طرح خالص ہے یا اس میں کھوٹ پیدا ہوچکا ہے، ساتھ ہی ادارہ کے اصول وضوابط کا لحاظ رکھیں، حاضری اور اسباق کی پابندی کا خصوصی اہتمام کریں۔ آپ ﷺ کی سیرت میں تمام نظامہائے حیات موجود ہیں اور پھر جس کتاب کا آپ آغاز کررہے ہیں اس میں وہ تمام احادیث جمع ہیں جن کا تعلق انسان کی انفرادی زندگی سے بھی اجتماعی زندگی سے بھی، داخلی زندگی سے بھی ہے، خارجی زندگی سے بھی غرضیکہ اس میں تمام شعبہ ہائے حیات اور بین الاقوامی نظام زندگی موجود ہیں۔ آپ اس انداز میں پڑھیں کہ آپ کو امت کے ہر طبقہ کے قیادت کا فریضہ انجام دینا ہے۔ اس لئے آپ احادیث کی وسعتوں اور گہرائیوں میں غواصی کریں اور اپنے اساتذہ کی مدد سے ان قیمتی جواہر کو تلاش کریں جو مستقبل میں آپ کے لئے راہنما ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بخاری شریف صرف ایک حدیث کی کتاب نہیں بلکہ علوم کا سمندر ہے۔ اس سمندر سے آپ کیا حاصل کرتے ہیں یہ آپ کی محنتوں، کاوشوں اور صلاحیتوں پر موقوف ہے۔ اس میں فقہی مسائل کا بیان بھی ہے اور موجودہ مشکلات کا حل بھی، آیات قرآنیہ کی تفاسیر بھی ہے اور سیر و مغازی کے واقعات بھی۔ سلوک وتصوف کا ذکر بھی ہے اور زبان و بیان کی چاشنی بھی۔ انہوں نے کہا کہ احادیث کے یہ دفاتر اور علمی مجموعے اکابرین کی محنت ومشقت اور جدوجہد کی آئینہ دار ہے۔ طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حصول علم کے لئے آپ کا انتخاب منجانب اللہ ایک عظیم نعمت ہے جو کہ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ شکر کی متقاضی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی اشاعت وتبلیغ کے لئے آپ کو منتخب کیا ہے اور اپنے اکابر و اسلاف کی علمی وراثت کی حفاظت کا فریضہ آپ کے ذمہ عائد کیا ہے۔ آپ اسلاف کے جانشین ہیں، اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خود کو سخت محنت کے لئے تیار کیجیے، تب ہی کامیابی آپ کے قدم چومے گی، لایعنی مشاغل، بے شعوری اور غفلت سے کلی اجتناب کرتے ہوئے آنے والے وقت کے لئے تیار ہوں۔ دین کے داعی اور اس کے پیغامبر بنیں، اپنے اندر اخلاص پیدا کریں اور ہمیشہ بارگاہ ایزدی میں علم نافع کے لئے دعاء کے خواست گار رہیں۔ مجلس کا اختتام مولانا محمد سفیان قاسمی کی دعاء پر ہوا۔ اس موقع پر جملہ اساتذہ موجود تھے۔

شمیم امروہوی مشہور نعت گو اور مسلم کمیٹی امروہہ کے اہم ستون

امروہہ۔ حافظ شمیم امروہوی کا گزشتہ شب پاکبڑا کے ایک نجی ہسپتال میں دوران علاج انتقال ہو گیا انکو دو روز قبل ہی ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا جہاں ستر سالہ حافظ شمیم امروہوی کا رات تقریباً دس بجے انتقال ہو گیا انکے انتقال کی خبر سنکر سینکڑوں چاہنے والے سیاسی سماجی ادبی اور دیگر شعبہ جات سے منسوب لوگ انکی رہائش گاہ محلہ کٹرہ غلام علی پہنچے جہاں انکو خراج عقیدت پیش کیا اور لواحقین سے اظہار تعزیت کیا انکی تدفین بعد نماز ظہر کیلسہ روڈ پر واقع انکے آبائی قبرستان میں ہوئی حافظ شمیم امروہوی بیحد خوش گلو بچپن سے ہی نابینا تھے لیکن لوگوں کی آواز سے شناخت ایک دم درست تھی وہ شاعر جن کی شہرت صرف امروہہ میں ہی نہیں پورے ملک اور بیرون ممالک میں بھی تھی شہر کی بیشمار رات کی محفلوں میں انکی حاضری رہتی تھا۔ خصوصاً ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی کی رات کی محفل میں حافظ شمیم کو اکثر نعت پاک اور غزل پڑھتے دیکھا گیا ان کے انتقال پر اقبال احمد خان، حاجی اقرار احمد انصار نے کہا کہ شمیم امروہوی کی تلاوت اور طرز نعت گوئی کا ہمارے دل ودماغ سے نکالنا مشکل ہوگا۔ آپ کا جذبہ ہمیشہ یادر کھا جائے گا دینی محافل میں آپ کی شرکت صرف کلام سنانے تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ کلمۃ اللہ کی تلاوت اور اللہ سے دعا کرنے میں بھی شریک رہتے تھے۔ آپ کو مسلم کمیٹی کے اجلاسوں میں ہمیشہ یاد کیا جائے گا حاجی عبدالقیوم رائنی نے کہا کہ وہ ایک عظیم شخصیت تھے جن کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ سماجی رکن طارق عظیم ایڈووکیٹ نے ہم حافظ شمیم کو یاد رکھیں گے کہ جلوس محمدی کے دوران کوٹ چوراہے کو نعت گوئی سے منور کرتے تھے اور ہر کوئی اپنے طور پر اس جلوس میں شامل ہوتا تھا چوہدری خوشتر مرزا نے کہا کہ دل ودماغ کو تازگی بخشنے والی خوبصورت آواز ہمیشہ کے لیے خاموش ہوگئی۔ اللہ حافظ صاحب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ سابق چیرمین ڈاکٹر افسر پرویز نے کہا کہ حافظ شمیم امروہوی کا ہم سے اچانک جانا امروہہ کے لیے بہت تکلیف دہ ہے۔ حاجی محبوب علی ممبر اسمبلی سابق کیبنٹ وزیر نے کہا کہ حافظ شمیم کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے ہمیشہ دین دنیا کے ساتھ سماجی رشتوں کو بھی مستحکم رکھا ڈاکٹر جمشید کمال امروہوی پرویز علی سابق ایم ایل سی، حاجی ناصر صدیقی پھول تارا بیڑی کمپنی، فیروز کمال عباسی، آصف قریشی حاجی غفران احمد، مقبول فیول اسٹیشن، حاجی محبوب حسین زیدی، مولانا سعد امروہوی، زبیر ابن سیفی، ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی سید تنویر حسن نقوی، ڈاکٹر چندن نقوی نے کہ حفظ شمیم امروہوی ہم سے رخصت ہوگئے۔ حافظ جی کی ادبی خدمات بیان سے باہر ہیں۔ اس شخص کے مرتبے اور مقام کا تصور کریں جس کو دنیا کی روشنی نصیب نہیں ہوئی لیکن بدلے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے ذہن کو اپنے کلام سے اور دل کو اپنے محبوب کی یاد سے نوازا۔

پریاگ راج: شنکر گڑھ میں سنسنی خیز واردات

پریاگراج: 14؍اپریل (پی این ایس) اتوار کی رات تقریباً 8 بجے دو موٹر سائیکل سوار نوجوانوں نے شنکر گڑھ تھانہ علاقے کے تحت نری باڑی میں ایک ٹریکٹر آپریٹر کی کار پر بم پھینکا۔ کار میں سفر کررہے تاجر اس حملے میں بال بال بچ گیا۔ جرم کرنے کے بعد مجرم چک گھاٹ کی طرف بھاگے۔ اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ سی سی ٹی وی کے ذریعے بدمعاشوں کی شناخت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ناری بری کے سوروال چندیل کے قریب چک گھاٹ کا ایک تاجر روی کیسروانی اپنے دوستوں وکی کیسروانی اور وید دویدی کے ساتھ پریاگ راج میں ایک دعوت میں شرکت کرنے جارہا تھا۔ سوروال کے قریب وہ اپنے بہنوئی راکیش کیسروانی، بیجناتھ کیسروانی کے بیٹے کے گھر ٹھہرے۔ جیسے ہی گاڑی اسے ساتھ لے جانے کے لیے گھر کے سامنے رکی تو پریاگ راج سے ایک بائک پر سوار دو نوجوانوں نے کار پر بم سے حملہ کردیا۔ روی کیشروانی ولد مرحوم دیو داس ساکن چک گھاٹ اور اس کا دوست وید دویدی شدید زخمی ہوگئے۔

دیوبند میں سہ روزہ حج تربیتی کیمپ کا انعقاد 18 اپریل سے

ملک اور صوبہ ... ٹریننگ کیمپ میں شرکت کر سکتے ہیں

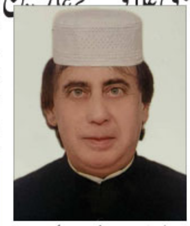

دیوبند،14؍اپریل (فیروز خان) سالہائے گزشتہ کی طرح اس سال بھی عازمین حج 2025 کی عملی ٹریننگ کے لئے مسلم فنڈ ٹرسٹ دیوبند کی جانب سے ڈاکٹر نواز دیوبندی اور ڈاکٹر محمد اعظم کی زیر سرپرستی شیخ الہند حال عیدگاہ روڈ دیوبند میں سہ روزہ عملی حج ٹریننگ کیمپ منعقد کیا جائے گا۔ اس سہ روزہ (18 اپریل تا 20 اپریل جمعہ، ہفتہ اور اتوار) حج ٹریننگ کیمپ میں شرکت کرنے والے عازمین مرد وخواتین کو حج وعمرہ کے ارکان کی ادائیگی سے متعلق مفتیان کرام، علماء حضرات اور حج وعمرہ کے ارکان سے واقفیت رکھنے والے تجربہ کار حضرات ماڈلوں اور نقشوں کی مدد سے عملی ٹریننگ دیں گے۔ حج ٹریننگ کیمپ کے کنوینز اور مسلم فنڈ ٹرسٹ دیوبند کے منیجر سہیل صدیقی نے تمام عازمین حج کو مقدس حج کے لیے منتخب کیے جانے پر مبارکباد دی اور ان کے حج کی کامیابی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ اس سہ روزہ حج ٹریننگ کیمپ میں شرکت کرنے والے عازمین کے قیام وطعام کا انتظام منجانب مسلم فنڈ ٹرسٹ کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ پورے ملک اور صوبہ کے کسی بھی علاقہ کے عازمین اس ٹریننگ کیمپ میں شرکت کرسکتے ہیں۔ سہیل صدیقی نے بتایا کہ اس سال دہلی سے حج پروازیں دو مرحلوں میں روانہ ہوں گی۔ پہلا مرحلہ 29 اپریل سے 15 مئی 2025 تک جبکہ دوسرا مرحلہ 16 مئی سے 30 مئی 2025 تک چلنے کا امکان ہے۔ کیمپ کے منتظمین فیضی صدیقی اور فہیم صدیقی نے بتایا کہ حج ٹریننگ کیمپ میں خواتین کی ٹریننگ کیلئے باپردہ نظم رہے گا اور خواتین کو تجربہ کار خواتین ہی ٹریننگ دیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ ٹریننگ کیمپ میں شرکت کرنے والوں کو اپنے ساتھ اپنے کور نمبر اور آدھار کارڈ ساتھ لانے ہوں گے، جو عازمین ٹریننگ کیمپ میں شرکت کرنے کے خواہشمند ہوں وہ 18 اپریل بروز جمعہ صبح 9 بجے تک شیخ الہند ہال عیدگاہ روڈ دیوبند پہنچ کر اپنا رجسٹریشن کرالیں۔ عازمین کیمپ میں شرکت کے لئے واٹس ایپ نمبر 9997357686 پر میسج بھیج کر بھی اپنا رجسٹریشن کراسکتے ہیں۔ تین دنوں تک چلنے والا حج ٹریننگ کیمپ 20 اپریل بروز اتوار بعد نماز عصر اختتام پذیر ہوگا۔ ٹریننگ کیمپ کے اختتام کے بعد عازمین کو ٹریننگ سرٹیفکیٹ اور حج وعمرہ سے متعلق معلوماتی کتابچے بھی تقسیم کئے جائیں گے۔

گریٹر نوئیڈا کے جیور ہوائی اڈے سے پری چوک تک بس سروس جلد شروع ہوگی، یوپی ایس آر ٹی سی کا فیصلہ

نوئیڈا:14 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (یوپی ایس آر ٹی سی) جلد ہی گریٹر نوئیڈا کے جیور ہوائی اڈے سے پری چوک تک ایک نئی بس سروس شروع کرنے جارہی ہے۔ یہ اقدام یمنا ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (YEIDA) کے علاقے میں عوامی نقل وحمل کو مضبوط بنانے اور علاقے کی تیز رفتار ترقی کو تیز کرنے کے مقصد سے اٹھایا جارہا ہے۔ اس اسکیم کے تحت کل تین نئے بس روٹس تیار کیے گئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم 42 کلومیٹر طویل راستہ ہوگا جو جیور ہوائی اڈے اور پری چوک کے درمیان چلے گا۔ یہ سروس نہ صرف یہاں کے مقامی لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوگی بلکہ آنے والے مسافروں کے لیے بھی آسان ثابت ہوگی، خاص طور پر جب جیور ہوائی اڈہ مکمل طور پر فعال ہوجائے گا۔ اگرچہ 2023 سے اس روٹ پر ایک محدود بس سروس چل رہی ہے، لیکن اب جونئی توسیع کی جارہی ہے اس سے مسافروں کو بہتر کوریج اور زیادہ فریکوئنسی والی بسیں مہیا ہوں گی۔

شمیم امروہوی کی رحلت میدان نعت گوئی کا ناقابلِ تلافی نقصان: محبوب زیدی

وفات حافظ شمیم امروہوی پر کاروان خُلوص کی جانب سے دعائیہ جلسہ کا اہتمام

امروہہ۔ دنیا بھر میں مقبول عظیم نعت گو شاعر حافظ شمیم امروہوی کے سانحہ ارتحال پر امروہہ کی متعدد ادبی سماجی تنظیموں کی جانب سے انکو خراج عقیدت پیش کیا جارہا ہے، اس سلسلہ میں مسلم کمیٹی امروہہ، اتر پردیش اُردو ادب سوسائیٹی امروہہ، انجمن ترقی اُردو امروہہ، سابق کابینہ وزیر حاجی محبوب علی نے حافظ شمیم امروہوی کی رحلت پر تعزیتی کلمات پیش کرتے ہوئے انکی خدمات کو یاد کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں مشہور ادبی مرکز کاروان خُلوص کے زیر اہتمام سید محبوب حُسین زیدی کی صدارت میں ایک دعائیہ جلسہ کا اہتمام زیدی ہاؤس میں کیا گیا جسمیں اراکین کاروان خُلوص نے مرحوم شاعر حافظ شمیم امروہوی کے لیے دعائے مغفرت کی۔ ماہر قانون ایم اسلام عالمی نے اس بابت اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ مرحوم ایک سادہ مزاج انسان تھے، انکی آواز میں ایک خاص روحانیت تھی۔ آپکے کلام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت جھلکتی تھی۔ ان کی ہر نعت عشقِ رسول کی خوشبو سے معطر تھی۔ جب وہ کلام پیش کرتے تھے تو سننے والے پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ نائب صدر بھون شرما نے کہا کہ مرحوم میرے ہم سایہ تھے۔ بہُت محنت سے پیش آتے تھے۔ انکا انتقال زبان ادب کا ایک بڑا نقصان ہے۔ پروفیسر ناشر نقوی نے کہا کہ حافظ شمیم امروہوی اللہ سے قریب کرنے کی ایک آواز تھے، اُنھیں نے نعت رسول پاک کو دلوں میں اُتار کر ایمانی شمع کو روشن رکھا وہ اپنی ذات میں اُردو ادب کی ایک روایت بھی تھے میں انکی خدمات کو سلام کرتا ہوں۔ معروف اصلاحی فکر کے شاعر سلیم امروہوی نے کہا کہ حافظ شمیم امروہوی جب اپنی کھنکتی ہوئی آواز میں نعت رسول پیش کرتے تھے تو ماحول میں ایک روحانیت چھاجاتی تھی۔ نواب منزل میں کاروان خُلوص کی ادبی تقریبات انکی گواہ بنی ہے۔ ہمیں ہر تقریب میں انکی کمی شدت سے محسوس ہوگی۔ صدر کاروان خُلوص سید محبوب حُسین زیدی نے دعاء کراتے ہوئے کہا کہ شمیم امروہوی کا انتقال میدان نعت گوئی کا ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ رحلت شمیم امروہوی سے پیدا ہوا خلا کبھی پر نہیں ہوسکتا۔ ان کی سحر انگیز آواز عاشقان رسول پر منفرد کیفیت پیدا کر دیتی تھی۔ اس دوران استجاب حُسین زیدی، حکیم حامد علی، مہتاب حُسین، رضا تحسین، گلزار امروہوی، ذیشان حیدر، مراد علی خان، حسنین نواز، ارمان نواب، ناز اختر، ارمان حُسین، شفاعت حُسین، مہمد علی افضال، علمدار حسین نقوی، عالمگیر خسرو، حُسین مہمد جان، علی عباس خاں، امداد عابدی، حکیم فر×ول اسلام، شجاع الحسن، گمان حُسین، علی عابدی امروہوی، اکرام حُسین زیدی، منصور زیدی، ڈاکٹر ضیاء وغیرہ ودیگر افراد شامل تھے۔ دوسری جانب اتر پردیش اُردو ادب سوسائیٹی کی جانب سے ایک جلسہ تعزیت کا اہتمام صدر دفتر محلہ ملانہ میں کیا گیا جس میں کلمات تعزیت پیش کرتے ہوئے کوثر علی عباسی نے کہا کہ حافظ شمیم امروہوی ایک بہترین نعتیہ شاعر اور قاری تھے۔ انکی آواز میں ایک گونج تھی جس کو سنکر ایمان تازہ ہوجاتا تھا اور روحانی سکون ملتا تھا۔ انہوں نے امروہہ کی نمائندگی کی ہے۔ اُردو دنیا میں انکا ایک الگ مقام تھا۔ آج پوری اُردو دنیا انکی رحلت پر تعزیت پیش کررہی ہے۔ اس دوران جملہ اراکین اتر پردیش اُردو ادب سوسائیٹی موجود تھے۔

وارڈ ممبران نے میلہ چیئر پرسن کو میمورنڈم دیا

دیوبند،14؍اپریل (فیروز خان) نگر پالیکا پریشد دیوبند کے وارڈ ممبران نے میلہ چیئر پرسن مہک چوہان کے شوہر ونمائندے شیام چوہان کو ایک میمورنڈم دیکر میلے میں لگنے والے مختلف قسم کے جھولوں اور بائک اسٹینڈ پر کھڑی ہونے والی گاڑیوں کے مالکان سے لیا جانے والا کرایہ کم کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ دئے گئے میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ دنوں ہوئی نگر پالیکا بورڈ کی میٹنگ میں اتفاق رائے سے یہ طے کیا گیا تھا کہ اس مرتبہ پاس دئے جانے کا سلسلہ ختم کر جھولوں کے ریٹ 20-30-اور40 روپے کر کے لوگوں کو سیدھا ریلیف دیا جائیگا اور اسی طرح بائک اسٹینڈ پر کھڑی ہونے والی گاڑیوں سے 20-20 روپے ہی لئے جائیں گے باوجود اس کے بائک اسٹینڈ کا ٹھیکیدار فی گاڑی 50 روپے اور جھولے والے بھی ایک فرد کے 50 روپے سے زائد وصول کررہے ہیں جس سے دیوبند کی عوام میں نگر پالیکا پریشد دیوبند کے تئیں ناراضگی کا ماحول بنا ہوا ہے۔ وارڈ ممبران نے مفاد عامہ میں بائک اسٹینڈ اور جھولوں کا کرایہ کم کرائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ میمورنڈم دینے والوں میں وارڈ ممبر واجد ملک، افشاں لیاقت، بلقیس بانوں، شاہد حسن، گلناز فاطمہ، اوصاف گڈو اور وسیم احمد وغیرہ شامل تھے۔

اسلامیہ ڈگری کالج میں ادبی تقریب کا انعقاد

سہارنپور (احمد رضا) اسلامیہ ڈگری کالج میں اردو زبان وادب سے متعلق کل ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں ہمارے شہر سہارنپور کی عظیم علمی، دینی اور ادبی شخصیات نے شرکت کی اور اپنے خیالات سے طلبہ اور طالبات کو متعارف کرایا کیا اس خاص موقع پر ڈاکٹر جمیل مانوی نے علامہ اقبال کی شاعری اور ان کی شخصیت کے بارے میں اظہار خیال کیا، ماسٹر موسی نے بھی میر تقی میر کی شاعری کے بارے میں اپنا بہترین مقالہ پیش کیا، جلال عمر سابق پرنسپل نے غالب کی شاعری کے بارے میں، ڈاکٹر شاہد زبیری نے میر و غالب کی شاعری کا موازنہ بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا ان کے علاوہ ڈاکٹر غضنفر زیدی پروفیسر اسلامیہ ڈگری کالج، شعیب اسلام فردوسی اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیہ ڈگری کالج، ڈاکٹر قدسیہ انجم پرنسپل ہندو کنیا انٹر کالج اور دیگر اردو دوست اور اردو ادب سے تعلق رکھنے والے تمام معزز مہمانوں نے پروگرام میں اپنا بھرپور تعاون پیش کرتے ہوئے اس شاندار ادبی تقریب کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ کامیاب بنایا۔۔۔!۔

سی پی آئی (ایم ایل) کی جانب سے امبیڈکر جینتی پر سیمینار کا انعقاد

ایودھیا 14 اپریل۔ سی پی آئی (ایم ایل) نے بھارت رتن، آئین ساز، مساوات اور جمہوریت کے عظیم حامی بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی 134 ویں یوم پیدائش پر دشرتھ کنڈ وارڈ کے شاہنواز پور میں آئین اور جمہوریت پر بڑھتے ہوئے حملے اور ہمارے سامنے چیلنجز کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا۔ AIPWA کی ضلع کنوینر سنیتا گوڑ کی صدارت میں اور CPI-ML برانچ سکریٹری رمیش کمار کی زیر صدارت منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے CPI-ML کے ضلع انچارج عتیق احمد نے کہا کہ آج جب ہم بابا صاحب کی یوم پیدائش منارہے ہیں، اسی وقت ڈاکٹر امبیڈکر کے لکھے ہوئے ملک کے آئین کو جمہوریت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس پر حملہ کیا جارہا ہے۔ ایسے میں بابا صاحب کے افکار، جدوجہد اور سماج اور سیاست میں ان کے تعاون کو یاد کرنا اور ان کے راستے پر آگے بڑھ کر ان کی عزت کرنا اور بھی زیادہ ضروری ہوگیا ہے۔
انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں وزیر داخلہ امت شاہ نے ڈاکٹر امبیڈکر کے بارے میں تضحیک آمیز تبصرہ کیا تھا۔ ہمیں اس توہین کا جواب ڈاکٹر امبیڈکر کی تبدیلی، مساویانہ وراثت کو مضبوطی سے برقرار رکھتے ہوئے اور آئین کے دیباچے کی سیکولر جمہوری روح کو وسیع پیمانے پر پھیلا کر دینا چاہیے۔

یوپی پولیس! چور کے پتے پر جج کو تلاش کرتی رہی

فیروز آباد: 14 اپریل (پی این ایس) فیروز آباد ضلع میں پولس کی چونکا دینے والی حرکت سامنے آئی ہے۔ جج نے ایک ملزم کی جائیداد قرق کرنے کا حکم دیا تھا لیکن اس کے پتے پر یوپی پولیس جج کو تلاش کرتی رہی۔ بعد میں انسپکٹر کی جانب سے عدالت میں پیش کی گئی رپورٹ دیکھ کر جج حیران رہ گئے۔ رپورٹ میں چور کے نام کی جگہ جج کا نام لکھا گیا تھا۔ جج نے حکام کو خط لکھ کر پولیس کی اس لاپرواہی سے آگاہ کیا ہے۔ پیر کو ایس ایس پی نے لاپرواہ انسپکٹر کو لائن پر لگا دیا۔ ساتھ ہی کیس کی تفتیش سی او کو سونپ دی گئی ہے۔ معاملہ ضلع کے شمالی تھانے کا ہے۔ ایک مقدمے میں ملزم راج کمار عرف پپو کے خلاف کارروائی کی جانی تھی جو مونٹیسوری اسکول، کوٹلہ روڈ، تھانہ نارتھ کے قریب رہتا ہے۔ اس کے خلاف چوری اور سامان کی وصولی کا مقدمہ درج ہے۔ سماعت کے دوران ملزم عدالت میں پیش نہیں ہوا۔ کئی بار وارنٹ گرفتاری بھی جاری ہوئے۔ ملزم کے پیش نہ ہونے پر سول جج سینئر ڈویژن نغمہ خان نے پولیس کو ملزم کے خلاف اٹیچمنٹ کی کارروائی کا حکم دیا۔ اس آرڈر کی کاپی پیش کرنے کی ذمہ داری کوتوالی نارتھ کے سب

رپورٹ میں لکھ دیا ملزم نہیں ملا

انسپکٹر بنواری لال کو دی گئی۔ انسپکٹر بنواری لال کی جانب سے عدالت میں پیش کی گئی رپورٹ دیکھ کر جج نغمہ خان بھی حیران رہ گئیں۔ رپورٹ میں لکھا گیا کہ ملزمہ نغمہ خان کے پتے پر تلاشی لی گئی لیکن وہاں اس نام کا کوئی شخص نہیں ملا۔ یعنی پولیس نے جج نغمہ خان کو چور راج کمار کے پتے پر تلاش کیا۔ جج نغمہ خان نے پولیس کی اس لاپرواہی کو لے کر ڈی جی پی اور ایس ایس پی کو خط لکھا تھا۔ اس پر پیر کو ایس ایس پی نے انسپکٹر بنواری لال کو لائن ڈیوٹی پر لگا دیا۔ ساتھ ہی کیس کی تفتیش سی او کو سونپ دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی روی شنکر پرساد کا کہنا ہے کہ عدالت نے ملزم راج کمار ولد گنیشی لال ساکن پی کے مونٹیسوری اسکول کے پاس تھانہ نارتھ کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کیا تھا۔

اے ایم یو: دو نامور بین الاقوامی ماہرین کی آمد

علی گڑھ:14 اپریل (پی این ایس) اعلیٰ تعلیم میں معیار اور بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیتے ہوئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں گلوبل انیشیٹیو آف اکیڈمک نیٹ ورکس (گیان) کے تحت آئندہ ہفتے دو کورسیز منعقد کئے جائیں گے۔ یونیورسٹی کا شعبہ انڈسٹریل کیمسٹری، 14 تا 18 اپریل 2025 ایک گیان کورس منعقد کرے گا، جس میں بین الاقوامی ایکسپرٹ کے طور پر پروفیسر ہاکتا وکیلو (یونیورسٹی آف پٹس برگ، امریکہ) خطبہ دیں گے۔ وہ نینو سائنس، سرفیس کیمسٹری اور ڈی این اے پر مبنی نینو فیبریکیشن کے ماہر ہیں۔ ان کے ساتھ پروفیسر سمیر سپرا (آئی آئی ٹی دہلی) بھی کورس میں شامل ہوں گے، جو نینو میٹریلز اور کوانٹم ڈاٹس ریسرچ کے نامور اسکالر ہیں۔ اسی کے ساتھ، شعبہ انگریزی میں 15 تا 19 اپریل ایک گیان کورس ”کلچرلی امپاورنگ ٹیچر ٹریننگ تھرو لینگویج اینڈ لٹریچر“ یعنی زبان و ادب کے ذریعے ثقافتی طور سے بااختیار بنانے والی ٹیچر ٹریننگ کے موضوع پر منعقد کیا جائے گا جس میں سویڈن کی جون کوپنگ یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی ممتاز اسکالر پروفیسر یلوا لندبرگ شرکت کریں گی۔ وہ جامع کثیر لسانی اور ڈیجیٹل تعلیم کے حوالے سے خطبات دیں گی۔ ان کے ہمراہ معروف قومی اسکالرز پروفیسر بینود مشرا (آئی آئی ٹی روڑکی) اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق استاد پروفیسر انیس الرحمٰن بھی موجود رہیں گے جو زبان وادب، اور ابلاغی صلاحیتوں میں اپنی مہارت سے شرکاء کو مستفید کریں گے۔ اے ایم یو میں گیان پروگرام کی مقامی کوآرڈینیٹر پروفیسر وبھا شرما نے بتایا کہ یونیورسٹی میں رواں سال کے آغاز میں اس سے قبل پانچ گیان کورسز منعقد کیے جاچکے ہیں۔ یہ گیان کورسز اے ایم یو کے وژن کی عکاسی کرتے ہیں، جو عالمی مہارت کو مقامی تعلیم سے ہم آہنگ کرنے کا داعی ہے۔ ایسے پروگرام نہ صرف تعلیمی ماحول کو بلند بناتے ہیں بلکہ طلبہ کو بین الاقوامی معیار کے ماہرین سے براہِ راست سیکھنے کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ گیان، وزارت تعلیم، حکومت ہند کا ایک اہم اقدام ہے، جس کا مقصد نامور بین الاقوامی وقومی ماہرین کے تجربات سے استفادہ کرکے اعلیٰ تعلیم میں معیار کو فروغ دینا، تعلیمی اصلاحات کی رفتار کو تیز کرنا اور ملک میں سائنس وٹکنالوجی کی صلاحیتوں کو بہتر بنانا ہے۔

ہندوستان کا آئین اب بھی ملک کے شہریوں پر لاگو ہوتا ہے

بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے یوم پیدائش پر وزیر اعلیٰ نے خراج عقیدت پیش کی

لکھنؤ:14 اپریل۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ مادر ہند کے عظیم فرزند بودھی ستوا بھارت رتن ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے کہا تھا کہ وہ شروع سے آخر تک ہندوستانی ہیں۔انہوں نے خود طعنے سہے لیکن کبھی ہندوستان کی توہین نہیں ہونے دی۔اس عظمت کی وجہ سے آزاد ہندوستان ان سے اظہار تشکر کرتا ہے۔وزیر اعلیٰ آج یہاں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ رام جی امبیڈکر کے یوم پیدائش کے موقع پر بھارت رتن بودھی ستوا بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر مہاسبھا کے زیر اہتمام ایک پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔پروگرام سے پہلے انہوں نے مہاسبھا کے احاطے میں نصب تتھا گتا بدھ اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسموں پر پھول چڑھائے اور ڈاکٹر امبیڈکر کی راکھ والے کلش پر پھول چڑھائے۔ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر مہاسبھا کی طرف سے شائع ہونے والے میگزین کو جاری کیا۔قبل ازیں وزیر اعلیٰ نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے جی پی او حضرت گنج میں واقع مجسمہ پر پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بابا صاحب نے کہا تھا کہ تعلیم یافتہ بنو۔اگر آپ تعلیم یافتہ رہیں گے تو آپ اپنے فرائض سے کبھی انحراف نہیں کریں گے۔آج بابا صاحب کا یوم پیدائش ملک بھر میں شان و شوکت سے منایا جارہا ہے۔وہ 1891 میں مہو، مدھیہ پردیش میں پیدا ہوئے۔معاشرے کے لیے کچھ کرنے کے جذبے کے ساتھ وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ روانہ ہوئے۔اس کے پاس پیسوں کی کمی تھی۔ان کی معذوری کو دیکھ کر مہاراجہ بڑودہ نے انہیں اسکالرشپ سے نوازا۔انگلینڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ ہندوستان واپس آگئے۔استحصال اور محروموں کو حقوق دلانے کا ان کا عزم تھا۔ان پروگراموں کو آگے بڑھاتے ہوئے بابا صاحب نے ملک کی آزادی کی تحریک میں شمولیت اختیار کی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر کو آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر قانون وانصاف کے طور پر بھی کام کرنے کا موقع ملا۔انہوں نے آئین ساز اسمبلی کی ڈرافٹنگ کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دیں۔آج بھی، ہندوستان کے آئین میں ملک کے شہریوں کو شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک جوڑنے کا اختیار ہے۔ جو لوگ ہندوستان کے اتحاد کے حق میں نہیں تھے،وہ آزادی کے بعد ہندوستان کے اتحاد کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا تھے۔اس کے خدشات غلط ثابت ہوئے۔ ہندوستان اتحاد کے دھاگے میں بندھ کر دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر اپنی شناخت قائم کررہا ہے۔یہ ہندوستان کے آئین کی وجہ سے ممکن ہوا ہے، ہر کوئی بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کو آئین کے معمار کے طور پر یاد کرتا ہے۔ نامساعد حالات میں ایک غریب گھرانے میں پیدا ہونے والے اور اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کرنے والے بابا صاحب نے لاکھوں محروم لوگوں کی زندگیوں کو روشن کرنے کا کام کیا۔ اس کے کرتوتوں کو جان کر ساری دنیا اس کا موازنہ ایک عظیم انسان سے کرتی ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ محترم اٹل بہاری واجپئی جی نے آزاد ہندوستان میں بابا صاحب کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کی کوششیں شروع کی تھیں۔وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے ان کوششوں کو نئی سمت اور رفتار دینے کے لیے کام کیا۔ملک کے ہر علاقے کی ہمہ جہت ترقی کر کے وزیر اعظم نے محروموں کی تعلیمی، معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کی راہ ہموار کی ہے۔ ہندوستان دنیا کا پہلا ملک ہے جہاں کورونا جیسی وبا کے دوران ملک کے 80 کروڑ لوگوں کو مفت راشن کی سہولت فراہم کی گئی۔ یہ فائدہ آج بھی فراہم کیا جارہا ہے۔ملک کے 50 کروڑ لوگوں کو آیوشمان کارڈ فراہم کیا گیا، 12 کروڑ غریبوں کو بیت الخلا فراہم کیے گئے، 45 کروڑ غریب خاندانوں کو جن دھن اکاؤنٹ فراہم کیا گیا، 10 کروڑ غریبوں کو پردھان منتری اجولا یوجنا کے تحت ایل پی جی سلنڈر فراہم کیے گئے اور 4 کروڑ غریبوں کو رہائش کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ ریاست میں غریبوں کو جہاں اس کا گھر واقع ہے، زمین لیز پر دینے کا کام کیا جارہا ہے۔ سوامیتو یوجنا کے تحت ریاست میں اب تک 01 کروڑ خاندانوں کو مکان کی ملکیت کے دستاویزات فراہم کیے گئے ہیں۔ ان میں غریب اور دلت خاندانوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔56 لاکھ غریبوں کو رہائش کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم کی حوصلہ افزائی سے ریاستی حکومت نے صفر غربت کے ہدف کے ساتھ ایک بڑا پروگرام آگے بڑھایا ہے۔ اس کے تحت ہر غریب اور محروم شخص کو خط غربت سے اوپر اٹھانے کا کام کیا جارہا ہے۔ پچھلے 8 سالوں میں، ریاستی حکومت نے 100 فیصد سیر ہونے والے قبائل جیسے ونٹانگیا، مشہر، تھارو، بکسا اور چیرو کو سہولیات کے ساتھ کام کیا ہے۔ انہیں رہائش، بیت الخلا، پنشن، راشن کارڈ، آیوشمان کارڈ وغیرہ سے جوڑ دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پہلے مرحلے میں 14 سے 15 لاکھ غریب خاندانوں کو ایک ہی بار میں بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے پروگرام کو اسی ماہ ہی آگے بڑھایا جائے گا۔ ہر گرام پنچایت میں 20 سے 25 ایسے خاندان ہوں گے، جنہیں آج تک اتنی سہولتیں نہیں ملی ہوں گی۔ ڈبل انجن حکومت انہیں یہ سہولیات فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے 134 ویں مقدس یوم پیدائش کے موقع پر وہ ان سہولیات کو بابا صاحب کو وقف کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عوامی فلاحی اسکیمیں بابا صاحب کے نام سے ہی جانی جائیں گی کیونکہ انہوں نے ہی ملک کو تعلیمی، سماجی اور معاشی طور پر ترقی دینے کا فلسفہ دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت اور رہنمائی میں، ملک کی سب سے زیادہ آبادی والی ریاست ہونے کے باوجود، اتر پردیش پہلی ریاست ہوگی جو صفر غربت کے ہدف کو حاصل کرنے کی سمت قدم اٹھائے گی۔ آپ سب کو بھی اس مقصد میں شامل ہونا ہوگا۔ چیف منسٹر یوتھ انٹرپرینیور ڈیولپمنٹ مہم کے تحت اب تک 30 ہزار سے زائد نوجوانوں کو بینکوں سے سود اور گارنٹی کی مفت قرض کی سہولت فراہم کی جاچکی ہے۔اس مہم کے تحت درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات کے نوجوانوں کے ساتھ دوسرے ایسے نوجوانوں کو بھی فائدہ ہورہا ہے جو مارجن منی کا بندوبست بھی نہیں کر سکتے۔ آنے والے وقت میں ہر سال 01 لاکھ نوجوان اس سہولت سے منسلک ہوں گے۔کاروبار شروع کرنے میں دلچسپی رکھنے والے نوجوان تربیت کے ساتھ اس مہم میں شامل ہو سکتے ہیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ گرام پنچایتوں کے کمیونٹی بیت الخلاء سے متعلق کمیٹی کو ہر ماہ اعزازیہ ملے، تاکہ بیت الخلاء میں کام کرنے والے کارکنوں کو ملنے والا اعزازیہ انہیں باقاعدگی سے فراہم کرنے کا انتظام کیا جاسکے۔حکومت اس نظام کو فوری طور پر آگے لے جانے کے لیے کام کرے گی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نے دلتوں اور محروموں کو عزت دینے کا کام کیا ہے۔اس نے بابا صاحب کے پنچ تیرتھوں کو تیار کیا۔ پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان سے متاثرین کو ہندوستان میں پناہ دینے اور انہیں شہریت دینے کے لیے کام کیا۔ جوگیندر ناتھ منڈل نے بیان کیا تھا کہ تاریخ کی غلطیاں ہمیں معاف نہیں کرتیں۔ تاریخ کے واقعات اپنے آپ میں سبق ہیں۔ ایسا کوئی عمل نہیں ہونا چاہیے جس سے ملک اور معاشرہ کمزور ہو، کیونکہ ہم سب کے وجود کا دارومدار ملک کے وجود سے ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب برجیش پاٹھک، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر مہاسبھا کے صدر اور قانون ساز کونسل کے رکن ڈاکٹر لال جی پرساد نرمل، سماجی بہبود کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) شری اسیم ارون اور رکن پارلیمان شری برج لال نے بھی پروگرام سے خطاب کیا۔اس موقع پر پانی بجلی کے وزیر جناب سوتنتر دیو سنگھ، لکھنؤ کی میئر شریمتی۔ سشما کھڑکوال، چیف منسٹر کے پرنسپل سکریٹری، داخلہ اور اطلاعات شری سنجے پرساد اور دیگر معززین موجود تھے۔

کرچھنا قتل کیس

کرچھنا پہنچے کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے

یوپی میں لا اینڈ آرڈر پر اٹھائے سوال، متاثرہ اہل خانہ کو 50 لاکھ معاوضے کا کیا مطالبہ

لکھنؤ:14 اپریل (پی این ایس) کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے پیر کو کرچھنا علاقے کے اسوٹا لوہنگ پور گاؤں پہنچے۔ ایک دن پہلے جل کر ہلاک ہوئے دلت نوجوان دیو شنکر کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور تعزیت کا اظہار کیا اور انہیں تسلی دی۔انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑی ہے اور اس وقت تک سکون سے نہیں بیٹھے گی جب تک خاندان کو انصاف نہیں مل جاتا۔ اس کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ یوپی میں لاء اینڈ آرڈر پوری طرح سے برباد ہوچکا ہے۔ آئین ساز بابا صاحب کی یوم پیدائش سے ایک دن پہلے کرچھنا میں ایک دلت نوجوان کو جلا کر مار ڈالا گیا۔ ریاست میں جنگل راج کا راج ہے۔ وارانسی میں چند روز قبل ایک شرمناک واقعہ پیش آیا۔ ایک لڑکی کو 23 افراد نے زیادتی کا نشانہ بنایا۔ کاس گنج میں بی جے پی کے ایک سرکردہ لیڈر سمیت آٹھ لوگوں نے ایک لڑکی کی عصمت دری کی۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ اتر پردیش میں لاء اینڈ آرڈر نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے دلت نوجوان کے قتل کی شدید مذمت کی اور ریاستی حکومت سے 50 لاکھ روپے معاوضہ، رہائش اور دیگر سہولیات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملزمان کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے۔ اس موقع پر کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اجول رمن سنگھ، سابق ایم ایل اے انوگرہ نارائن سنگھ، وویکانند پاٹھک، سنجے تیواری اور دیگر کئی رہنما موجود تھے۔ دیو شنکر (35) جو اتوار کی رات کرچھنا کے اسوٹا لوہنگ پور گاؤں میں کام پر گیا تھا، کا قتل کر کے اس کی لاش کو جلا دیا گیا۔ باغ میں اس کی آدھی جلی ہوئی لاش ملی۔ ناراض کنبہ کے افراد اور گاؤں والوں نے اسی گاؤں کے ایک خاندان پر الزام لگایا اور اس کے ایک رکن پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو ان کے ساتھ ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ لواحقین کی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے سات لوگوں کو نامزد کیا ہے اور سبھی کو حراست میں لے لیا ہے۔ دیوی شنکر مزدوری کے ساتھ ساتھ شادیوں میں موسیقی بھی بجایا کرتے تھا۔ والد اشوک کمار نے بتایا کہ ہفتہ کی رات تقریباً 10.30 بجے اسی گاؤں کے دلیپ سنگھ نے ان کے بیٹے کو بلایا اور اسے گیہوں کا بوجھ پہنچانے کے لیے لے گیا۔ اس کے بعد وہ گھر واپس نہیں آیا۔ پولیس حکام کے مطابق والد کی شکایت کی بنیاد پر دلیپ سنگھ، اجے سنگھ، ونے سنگھ، منوج سنگھ، سونو سنگھ عرف سنجے، شیکھر سنگھ، موہت اور دیگر نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ والد نے قتل کا الزام لگایا ہے لیکن کوئی وجہ نہیں بتائی۔ اس کا کہنا ہے کہ ملزم دلیپ نے اسے بلایا اور لے گیا۔

آر ایل ڈی نے منائی امبیڈکر جینتی

لکھنؤ:14 اپریل (پی این ایس) راشٹریہ لوک دل کے قومی صدر جینت چودھری کی ہدایات کے مطابق بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے یوم پیدائش پر قومی جنرل سکریٹری آرگنائزیشن ترلوک تیاگی نے آج ریاستی ہیڈکوارٹر پر بابا صاحب چودھری چرن سنگھ اور چار جیت سنگھ کی تصویروں پر پھول چڑھا کر پارٹی کی فعال رکنیت مہم کا آغاز کیا۔ سنگھ سب سے پہلے قومی جنرل سکریٹری تنظیم ترلوک تیاگی نے قومی جنرل سکریٹری انیل دوبے، قومی سکریٹری انوپم مشرا، قومی سکریٹری وجے سریواستو کو رکنیت حاصل کی۔ شری ترلوک تیاگی نے کہا کہ پارٹی 14 اپریل 2025 سے 15 اکتوبر 2025 تک رکنیت سازی مہم چلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی تنظیم کے انتخابات 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک ہوں گے۔ پارٹی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قومی جنرل سکریٹری تنظیم ترلوک تیاگی نے کہا کہ قومی صدر شری جینت چودھری نے آج امبیڈکر جینتی کے مبارک موقع پر رکنیت سازی مہم کا اعلان کیا ہے، میں اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ راشٹریہ لوک دل ایک ایسی پارٹی ہے جو بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، چودھری چرن سنگھ، سردار پٹیل کے نظریات کی پیروی کرتی ہے کیونکہ ان سب نے ساری زندگی سماجی ہم آہنگی اور ہر طبقے کے استحصال زدہ اور محروم طبقات کے لیے جدوجہد کی۔ مسٹر تیاگی نے کہا کہ راشٹریہ لوک دل کسی بھی قیمت پر سماجی تانے بانے کو خراب نہیں ہونے دے گی۔ راشٹریہ لوک دل کسانوں اور سماج کے ہر طبقے کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ ان کے مفادات اور حقوق کی جنگ لڑتے رہیں گے۔ آج صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ راشٹریہ لوک دل نے سب سے پہلے ضلع انتظامیہ کے دکانوں پر نام لکھنے اور سڑک پر نماز پڑھنے کی اجازت نہ دینے کے فیصلے کی مخالفت کی۔ انہوں نے وزیر اعظم مودی کے ساتھ ملاقات کا بھی ذکر کیا جس میں انہوں نے کسان مسیحا چودھری چرن سنگھ کو بھارت رتن سے نوازنے پر ملک کے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا۔ اس ملاقات کے دوران مودی نے کہا کہ مرکزی حکومت کسانوں کے لیے منصوبے بنا کر کام کررہی ہے۔

ڈاکٹر امبیڈکر ہمیں مشکل حالات میں جینا سکھاتے ہیں: شاہین

اے آئی پی ایم ایم نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا یوم پیدائش منایا

لکھنؤ۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج، لکھنؤ کے قومی دفتر میں بابا صاحب ڈاکٹر۔ بھیم راؤ امبیڈکر کا 135 واں یوم پیدائش بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقع پر تنظیم کی قومی سکریٹری اور ریاستی انچارج شاہین انصاری نے کہا کہ ہم سب کا فرض ہے کہ ایسی عظیم شخصیت ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو سچی خراج عقیدت پیش کریں جنہوں نے ہمیں حقوق، سوچ کی آزادی دی اور مساوات کا راستہ دکھایا۔ ہر سال 14 اپریل کو پورا ملک امبیڈکر جینتی مناتا ہے، جس میں نہ صرف بابا صاحب کی سالگرہ بلکہ ان کے خیالات اور جدوجہد کو بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ہاں جب ہم مساوات، تعلیم اور انصاف کی بات کرتے ہیں تو اس کے پیچھے ڈاکٹر امبیڈکر کی دور اندیشی اور عظیم سوچ چھپی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر 14 اپریل 1891 کو مہو، مدھیہ پردیش میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا تعلق ایک غریب گھرانے سے تھا اور انہیں بچپن میں ذات پات اور امتیازی سلوک کا سامنا تھا، لیکن انہوں نے کبھی ہار نہیں مانی اور سخت جدوجہد کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے کولمبیا یونیورسٹی اور لندن اسکول آف اکنامکس سے تعلیم حاصل کی اور اپنے علم سے پوری دنیا میں ہندوستان کا نام روشن کیا۔ ڈاکٹر امبیڈکر کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، اگر ذہن میں اعتماد اور مقصد کو حاصل کرنے کا عزم ہو تو کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ امبیڈکر جینتی صرف ایک تہوار نہیں ہے بلکہ ایک بہتر ہندوستان کی تعمیر کی طرف آگے بڑھنے کی تحریک ہے۔ تنظیم کے لکھنؤ ضلع صدر فیض محمد نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے ہندوستانی سماج میں چھوت چھوت، ذات پات اور عدم مساوات کے خلاف آواز بلند کی۔ انہوں نے کمزور طبقات کو حقوق دلانے کے لیے کئی تحریکیں چلائیں اور ہندوستانی آئین کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کا خواب تھا- ایک ایسا ہندوستان جہاں ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل ہوں، خواہ اس کی ذات، مذہب یا طبقے سے قطع نظر۔ انہوں نے کہا کہ امبیڈکر جینتی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمیں سماج میں برابری اور انصاف کے لیے مسلسل کوشش کرنی چاہیے۔ اس موقع پر تنظیم کے ریاستی سکریٹری سراج، مشرقی اتر پردیش کے نائب صدر مہتاب عالم ادریسی، ضلع نائب صدر حبیب انصاری، نعیم ادریسی، برجیش جی، شمس الدین برکاتی، ضلع ایگزیکٹو ممبر ظفر عالم، احتشام وغیرہ موجود تھے۔

مرد اساس معاشرے میں خواتین کو بااختیار بنانے میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا اہم کردار: پروفیسر کالی چرن سینی

لینگویج یونیورسٹی میں ڈاکٹر امبیڈکر کے یوم ولادت پر ایک روزہ سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ، 14 اپریل 2025 آج خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے اٹل ہال میں وائس چانسلر پروفیسر اجے۔ پی پانڈے کے زیر نگرانی بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے یوم ولادت کے موقع پر "خواتین کو بااختیار بنانے میں بابا صاحب امبیڈکر کا کردار" کے موضوع پر ایک روزہ سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اس سیمینار کے پہلے سیشن میں امبیڈکر کی شخصیت اور خواتین کو بااختیار بنانے میں ان کے کردار پر پروفیسر کالی چرن سنہی نے بڑی معنی خیز گفتگو کی۔ اس سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے پروفیسر کالی چرن سنہی نے کہا کہ قدیم ہندوستان سے لے کر آج تک ہندوستانی معاشرہ پدرانہ تصور پر مبنی ہے جس میں خواتین کو مختلف سماجی ناہمواریوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے جیسے بچپن کی شادی، ستی نظام، پردہ کا نظام، دیوداسی نظام، جہیز اور گھریلو تشدد کے ساتھ ساتھ لڑکی جنین قتل وغیرہ رسوم کو ختم کرنے میں ڈاکٹر امبیڈکر کے کردار کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے کہا کہ سماجی انصاف کے لیے خواتین کو بااختیار بنانا ضروری ہے، تب ہی خواتین سماج میں ترقی کر سکتی ہیں۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا مقصد آزادی، مساوات اور بھائی چارے کے جمہوری نظریات کے ساتھ معاشرے کی تشکیل نو کرنا تھا جس میں خواتین کو سامنے لایا جانا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی پوری زندگی کی جدوجہد استحصال زدہ اور محروم سماج کو برابری کی سطح پر لانے اور ان کے جائز حقوق دلانے سے عبارت ہے اسی لئے جب ہم غیر استحصالی سماج اور مساوات پر مبنی معاشرے کی تعمیر کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے تب ہی بابا صاحب کے خیالات و نظریات کو معنی خیزیت عطا کرسکیں گے اور یہی انہیں حقیقی اور سچی خراج عقیدت ہوگی۔

اشعبۂ بزنس ایڈمنسٹریشن کے صدر پروفیسر مشیر احمد نے اپنی صدارتی خطاب میں کہا کہ سماجی انصاف اور معاشرتی عدل کی تعمیر کی تحریک میں وہ صرف ایک امید ہی نہیں تھے بلکہ مجموعی اعتبار سے وہ ہندوستان کی ایک مستحکم، مضبوط اور روشن آواز تھے۔ وہ کسی ایک طبقے یا کسی ایک مذہب سے تعلق رکھنے والے رہنما نہیں تھے بلکہ پوری دنیا کے استحصال زدہ طبقے، محروم سماج اور محنت کشوں کے رہنما تھے اسی لئے ڈاکٹر امبیڈکر کی شخصیت کی تفہیم کسی ایک زاویے سے ممکن ہی نہیں ہے، ان کی شخصیت کے لئے فکر کے ایک بڑے کینوس کی ضرورت ہے۔ ان کے افکار و خیالات آج بھی ہمارے لئے معنی خیز اور بحث انگیز ہیں۔ عام طور پر کسی شخصیت کے نظریات و خیالات زمانے کے گزران کے باعث دھندلے پڑ جاتے ہیں تاہم امبیڈکر کے نظریات اور خیالات آج بھی روشن ہیں۔ انہوں نے مزدوروں، اجیروں اور خواتین کی آزادی کے لئے آواز اٹھائی۔ انھوں نے ایک آئین ساز کے طور پر ایک نیا وژن دیا اور شہریت، مساوات، حقوق، آزادی اور ریزرویشن جیسے اہم سیاسی موضوعات پر اپنے تصورات پیش کیا اور ان کے یہ تصورات آج بھی ہمارے مشعل راہ ہیں۔ اس ایک روزہ سیمینار کے کنوینر ڈاکٹر ابھے کرشنا نے ڈاکٹر امبیڈکر جی کی ابتدائی زندگی، تعلیم اور ان کے نظریات اور فلسفیانہ خیالات پر اظہار خیال کیا۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر ایک قانون داں، ماہر اقتصادیات اور دلت رہنما تھے جنہوں نے اس کمیٹی کی سربراہی کی جس نے ہندوستان کا آئین تیار کیا اور آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر قانون کے طور پر خدمات انجام دیں اور وانہوں نے دنیا کے سب سے بڑے جمہوری ملک میں جمہوریت کی راہ ہموار کی۔ ملک کے ہر شہری کے لیے قانون بنانے والے امبیڈکر کی زندگی اپنے آپ میں ایک تعلیم ہے۔ اس سیمینار کے دوسرے سیشن میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی شخصیت اور عورتوں کو بااختیار بنانے کے حوالے سے مختلف موضوعات پر مقالہ نگاروں نے اپنے مقالے پیش کیا اور سامعین نے ان مقالوں کے حوالے سے سوالات کئے جس کا مقالہ نگاروں نے تشفی بخش جوابات دیا۔ آخر میں سیمینار کے کو کنوینر ڈاکٹر منیش کمار نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس سیمینار کے ذریعے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو نئے زاویوں سے تفہیم کی گئی ہے اور نئے پہلوؤں سے گفتگو کی گئی اور اس کی نظامت نشرح انصاری اور رودراکش نے کی۔ اس سیمینار کے انعقاد میں ڈاکٹر ابھے کرشنا، ڈاکٹر پونم چودھری، ڈاکٹر منیش کمار اور ڈاکٹر ظفر النقی نے اہم کردار ادا کیا۔ اس سیمینار میں پروفیسر ثوبان سعید، ڈاکٹر نیرج شکلا، ڈاکٹر راجیندر ترپاٹھی، ڈاکٹر مھیندر، ڈاکٹر موسیٰ رضا، ڈاکٹر عباس رضا حیدری، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر سدھارتھ سدیپ، ڈاکٹر اصغر رضوی اور ڈاکٹر لکشمن سنگھ کے علاوہ یونیورسٹی کے دیگر اساتذہ اور کثیر تعداد میں طلبہ بھی موجود تھے۔

بابا صاحب امبیڈکر تعلیم کو ترقی کی اصل کنجی سمجھتے تھے: عبدالقدوس ہاشمی

مولانا آزاد میموریل اکادمی میں سماجی انصاف: ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر پر دو روزہ مذاکرات کا اہتمام

لکھنؤ 14 اپریل۔ پریس ریلیز۔ مولانا آزاد میموریل اکادمی و اسٹیٹ تکمیل الطب کالج کے زیر اہتمام آئین ہند کے معمار بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی 135 ویں یوم پیدائش کی مناسبت سے زیر عنوان "سماجی انصاف : ڈاکٹر امبیڈکر پر دوروزہ مذاکرات کا انعقاد اکادمی کے لائبریری ہال و اسٹیٹ تکمیل الطب کالج میں کیا گیا۔ 13 اپریل کے مذاکرہ کے مہمان خصوصی انڈین ایرفورس کے سابق گروپ کیپٹن دنیش چندرا اور 14 اپریل کے مذاکرہ کے مہمان خصوصی مولانا آزاد میموریل اکادمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی تھے۔ اسکے علاوہ امبیڈکر سینٹرل یونیورسٹی سے پروفیسر رودر پرساد ساہو اسٹیٹ تکمیل الطب کالج سے پروفیسر صفیہ لوکھنڈے ڈاکٹر منی رام، ڈاکٹر ملک، سماجی کارکن محترمہ اندو پرساد کے علاوہ اشفاق احمد محمد زما وغیرہ نے اس موضوع پر سیر حاصل علمی گفتگو کی۔ مذاکرہ کا آغاز کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ہوئے کہا ڈاکٹر امبیڈکر دور بین شخصیت کے مالک تھے، انہوں نے کہا تھا ملک کی پسماندہ طبقات کی ترقی اس وقت ممکن نہیں جب تک انھیں بنیادی تعلیمات حاصل نہ ہوں۔ وہ تعلیم کو ترقی کی اصل کنجی سمجھتے تھے تعلیم حاصل کیے بغیر کسی بھی قوم و ملک کی سماجی اور معاشی ترقی ممکن نہیں۔ ترقی کے تمام دروازے اسی راستے سے ہو کر ہی جاتے ہیں۔ امیڈکر کا معاشی ترقی کا بنیادی فلسفہ سماج کے ہر طبقہ کی ترقی فکر پر مبنی تھا نہ کچھ لوگوں کی ترقی پر مبنی معاشرہ کی بنیاد پر، انھوں نے کیپٹل انکم بڑھ جانے کو ترقی کا پیمانہ نہ سمجھا جانا چاہیے جب تک اس ملک سے ہم غریبی اور بے روزگاری کو ختم کر نہ دیں۔۔ صحت، تعلیم۔ اور غیر برابری سسٹم پر توجہ دینا ہوگا۔۔ گروپ کیپٹن دنیش چندر نے کہا بابا صاحب نے ہمیشہ خود ارادیت کا سبق ہم سکو دیا۔ انہوں نے کہا روٹی کپڑا اور مکان کے ساتھ ہمیں برابری کے حقوق اور معاشی ترقی پر زور دینا ہے، ہمیں حکومت پر منحصر نہ رہ کر خود کفیل بننے کے لئے تلاش معاش کی طرف توجہ کرنا ہوگی۔ انہوں نے آئین کے پریمبل کو نصاب میں شامل کرنے پر زور دیا۔ پروفیسر رودر پرساد ساہو نے کہا آج کرپشن ملک کا ایک بڑا مدعا ہے۔ ہم کس معاشرے کی تشکیل کرنا چاہتے ہیں کرپٹ یا کریٹیو یعنی تخلیقی، سماجی انصاف اور برابری اسی وقت ممکن ہے جب ہم کرپٹ اور کریٹیو کے فرق کو سمجھنے لگیں۔ جب ہم موجودہ حالات کی بات کرتے ہیں تو ہمیں مستقبل کی بھی بات کرنی ہوگی جہاں آج سے پہلے برابری کا کوئی تصور بھی نہیں تھا جہاں دو طبقات امیر اور غریب رہا کرتے تھے جہاں ایک طبقہ کو جانور سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہو آج ملک میں مساوات جس بھی حالت میں ہم دیکھ رہے ہیں وہ ڈاکٹر امبیڈکر کی دین ہے۔ انہوں نے کہا سماج اور ملک کی ترقی ویژن اور مشن کے بغیر ممکن نہیں ہمیں نئے حوصلو اور ولولوں کے ساتھ ایک نئی اڑان بھرنی ہوگی جسکا خواب امیڈکر نے دیکھا تھا۔

سب کو مساوی حقوق دینا بابا صاحب کا خواب ہے: شمس الحسن عمرہ

لکھنؤ۔ بارہ بنکی کے عمرا میں بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے یوم پیدائش کی تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی شمس الحسن عمرا سابق ریاستی جنرل سکریٹری اقلیتی محاذ کانگریس پارٹی نے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویر پر پھول چڑھائے اور چراغ روشن کیا۔ اس کے بعد موجود تمام لوگوں نے جناب حسن کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام ہمارا آئین، ہماری عزت نفس کے تحت منعقد کیا گیا ہے۔ میں اس موقع پر سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بابا صاحب نہ صرف آئین کے خالق تھے، انہوں نے اپنی پوری زندگی تعلیم کے فروغ کے لیے وقف کردی۔ بابا صاحب ایک سماجی مصلح اور ماہر معاشیات بھی تھے۔ وہ آزاد کے پہلے وزیر قانون بنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کیا کہ لوگوں کو برابری کا حق ملے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے بعد میں بدھ مت اپنایا۔ ہم سب بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے ان کے سماجی اور نظریاتی تعاون کے مقروض ہیں۔

سینئر مصنفہ نمرتا شکلا کو انٹرنیشنل چلڈرن فلم فیسٹیول میں اعزاز سے نوازا گیا

لکھنؤ/ سینئر صحافی اور مصنفہ نمرتا شکلا جو طویل عرصے سے صحافت کے میدان میں کام کررہی ہیں، کو بین الاقوامی چلڈرن فلم فیسٹیول (ICFF-2025) میں صحافت اور سماجی کام کے میدان میں بہترین کام کرنے پر اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ تقریب سٹی مونٹیسوری اسکول سی ایم ایس کانپور روڈ آڈیٹوریم میں ہوئی جہاں سی ایم ایس منیجر گیتا گاندھی کنگڈم، اداکار روئی جاگاؤں کر اور اوشیکھا ڈے، اداکار روی بھوشن اور ہیمونت تیواری موجود تھے۔ نمرتا شکلا نے سترہ سال کی عمر میں صحافت کا آغاز کیا اور ٹائمز آف انڈیا، روزنامہ جاگرن، مڈ ڈے جیسے معروف اخبارات میں کام کیا۔ انہوں نے فلم انڈسٹری میں دوہری پوسٹ گریجویٹ ڈگری کے ساتھ سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے اور IFFI، گوا میں کئی کہانیاں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں ماحولیاتی کام کے لیے متھرا ریفائنری سے ایوارڈ ملا اور بچوں کی بہبود کے لیے متھرا کے لائنز کلب آف ورنداون کی طرف سے اعزاز سے نوازا گیا۔ انہیں انڈیا آئیکون ایوارڈ، FICCI سمیت کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر موجود معززین نے نمرتا شکلا کی کامیابیوں کو سراہا اور ان کے مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا